عمران سیریز
ڈبل مشن
مظہر کلیم
ایم اے

ذاتی حیثیت سے اتنی رقومات ہیں کہ وہ اس قدر فیاضی سے اتنی بھاری رقومات مخبروں کو ادا کرتا رہے لیکن چونکہ انتہائی قیمتی معلومات حاصل کرنے کے لئے اکثر بھاری رقومات بہرحال ادا کرنی پڑتی ہیں اس لئے عمران نے اس کا بھی حل نکال رکھا ہے اور اکثر ناولوں میں بلیک زیرو کے سوال کے جواب میں وہ اس کی وضاحت بھی کر چکا ہے جو شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزری۔ عمران نے آپ جیسے سوال کے جواب میں بلیک زیرو کو بتایا کہ جب وہ مشن مکمل کرنے کسی بھی ملک جاتا ہے تو مشن مکمل ہونے اور واپس پاکیشیا آنے کے درمیان اسے جتنا عرصہ ملتا ہے وہ ان ملکوں کے گیم کلبوں میں جا کر مشین گیمز کے ذریعے بھاری رقومات حاصل کر لیتا ہے اور پھر یہ رقومات وہ وہیں اسی ملک میں سیکرٹ سروس کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیتا ہے اور پھر وہ انہی جمع شدہ رقوم سے معاوضہ ادا کرتا رہتا ہے۔ بقول عمران کے وہ پاکیشیا کے معصوم عوام کی خون پسینے کی کمائی غیر لوگوں پر خرچ کرنے کی بجائے کنوئیں کی مٹی کنوئیں میں ہی پوری کر دینے کا قائل ہے۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ کے کمرے میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے رسالے پر سے نظریں بھی نہ اٹھائیں۔ چند لمحوں بعد گھنٹی دوبارہ بجی اور اس بار مسلسل بجتی ہی چلی گئی۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ ذرا دیکھنا یہ کون اپنی انگلی کی کھجلی دور کرنے کے لئے کال بیل کے بٹن کو استعمال کر رہا ہے"...... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر اونچی آواز میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور گھنٹی اب مسلسل بجتی ہی چلی جا رہی تھی۔

"ارے۔ اوہ لاحول ولاقوۃ۔ سلیمان تو مارکیٹ گیا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب میرا حافظہ میرا ساتھ چھوڑتا جا رہا ہے"...... عمران نے یکلخت چونکتے ہوئے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے

اٹھ کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا راہداری سے ہو کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ارے۔ ارے کال بیل جل جائے گی۔ ارے۔ ارے رک جاؤ میں دروازہ کھول رہا ہوں"...... عمران نے دروازے کے قریب جا کر چیختے ہوئے کہا تو شاید بٹن سے انگلی اٹھالی گئی تھی۔

"لک۔ لک۔ کون ہے باہر"...... عمران نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"دروازہ کھولو"...... باہر سے سوپر فیاض کی دھاڑتی ہوئی آواز سن کر عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس نے سپیشل لاک کھول کر دروازے کے پٹ کھول دیئے۔ سامنے سوپر فیاض اپنی یونیفارم میں موجود تھا اور اس کے چہرے پر جلال اپنے پورے عروج پر تھا۔

"ج۔ ج جناب۔ جناب۔ بب۔ بب۔ بڑے افسر صاحب آپ اور یہاں۔ میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں آپ کی کوئی خدمت نہ کر سکوں گا۔ آپ۔ بب۔ بب۔ برائے کرم کوئی اور دروازہ دیکھیں"...... عمران نے اس طرح ہکلا ہکلا کر کہا جیسے سوپر فیاض کے رعب سے وہ بری طرح سہم گیا ہو۔

"کیا مطلب۔ کیا میں فقیر ہوں۔ بھک منگا ہوں۔ ایک تو مجھے گھنٹہ ہو گیا ہے گھنٹی بجاتے ہوئے اور تم دروازہ ہی نہیں کھولتے اوپر سے یہ بکواس شروع کر دی ہے تم نے"...... سوپر فیاض نے پھٹ

پڑنے والے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کے اس فقرے پر کہ وہ کوئی اور دروازہ دیکھے اس کا رد عمل یہی ہونا چاہئے تھا۔

"مم۔ مم۔ میں سمجھا سوپر سلیمان۔ اور سوری۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے سوپر فیاض صاحب۔ میں سمجھا کہ سوپر فیاض باورچی خانے میں ہے۔ اوہ۔ اوہ سوری۔ ایک تو یہ میرا حافظہ نجانے اسے کس کی نظر لگ گئی ہے۔ مم۔ میرا مطلب تھا کہ آغا سلیمان پاشا باورچی خانے میں ہے۔ مم۔ مگر پھر مجھے یاد آیا کہ وہ تو مارکیٹ گیا ہوا ہے اور میں نے آپ کو اور دروازہ دیکھنے کی بات اس لئے کی تھی کہ آپ بڑے افسر ہیں اور بڑے افسر جس گھر کا دروازہ دیکھ لیں اس بیچارے کو پھر باقی عمر اپنا دروازہ دیکھنا ہی نصیب نہیں ہوتا"۔ عمران نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض بجائے غصے کے یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہیں واقعی اب اپنا دروازہ دوبارہ دیکھنا نصیب نہیں ہو گا"۔ سوپر فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ وہ کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا تم واپسی پر دروازہ اکھاڑ کر لے جاؤ گے۔ کیا اب کباڑ خانے کا سائیڈ بزنس کر لیا ہے تم نے۔ چچ۔ چچ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سوپر فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں نے دروازہ کیا اکھاڑ کر لے جانا ہے۔ میں تو تمہاری بات کر رہا ہوں۔ تمہاری باقی عمر اب جیل میں گزرے گی"...... سوپر

فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اچھا۔ کمال ہے۔ کیا اس فلیٹ کو سب جیل قرار دیا جا رہا ہے۔ ویسے سوپر فیاض یہ کیسی خوبصورت جیل ہوتی ہو گی کہ عظیم الشان وسیع وعریض سجی سجائی خوبصورت کوٹھی ہے۔ نوکر چاکر بھی موجود ہیں۔ فون بھی چل رہا ہے۔ مہمان بھی آجا رہے ہیں لیکن ہے یہ سب جیل۔ واہ۔ کیا ترقی ہے کہ سب جیلیں بھی اس قدر خوبصورت ہو گئی ہیں۔ یار اگر ایسی بات ہے تو پھر مجھ سے دوستی کا حق ادا کرو اور مجھے کسی عظیم الشان کوٹھی میں بٹھا کر اسے جیل قرار دلوا دو یہ تمہارا احسان رہے گا مجھ پر۔ میں خود بھی اس چھوٹے، تنگ اور تھرڈ کلاس فلیٹ سے تنگ آ گیا ہوں لیکن کیا کروں آخر تمہارے جیسے بڑے افسر کا فلیٹ ہے اس لئے مجبوراً یہاں رہنا پڑ رہا ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"سب جیل نہیں بلکہ اصل جیل"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ خلاف توقع کافی خوشگوار دکھائی دے رہا تھا اور اسی بات سے عمران کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے۔

"اصل جیل۔ یعنی تمہاری وہ سرکاری کوٹھی۔ اوہ چلو بیچاری سلمیٰ بھابھی اپنے بچوں سمیت کچھ دن تو جیل سے باہر گزار لے گی"۔ عمران نے کہا۔

"تم میری کوٹھی کو جیل کہہ رہے ہو۔ وہ تو سرکاری کوٹھی ہے۔

وہ کیسے جیل ہو سکتی ہے"...... سوپر فیاض نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب جس کوٹھی میں داروغہ جیل موجود ہو اس کو کون کوٹھی کہہ سکتا ہے۔ جیل ہی کہے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی جب میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں تمہیں گرفتار کر کے جیل پہنچانے آیا ہوں تو تمہاری یہ تیزی سے حرکت کرتی ہوئی زبان خودبخود رک جائے گی۔ آخری بار دیکھ لو اس فلیٹ کو۔ پھر چلو میرے ساتھ"۔ سوپر فیاض نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم جیسے دوست سے اور بھلا امید ہی کیا ہو سکتی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے میری دوستی کا کیا تعلق۔ کام تم الٹے کرتے ہو اور بدنام دوستی کو کرتے ہو"...... فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"الٹے کام۔ یہ کسی دشمن نے اڑائی ہو گی۔ میں بھلا تمہاری طرح احمق تو نہیں ہوں کہ اچھی بھلی آزاد زندگی کو پابند کر لوں اور پھر ساری عمر پچھتاتا رہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا جیل اور گرفتاری کا سن کر تمہارا دماغ تو نہیں الٹ گیا"...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"الٹا کام شادی ہی ہو سکتا ہے اور کیا ہو سکتا ہے۔ تم خود ہی تو کہہ رہے ہو"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اچھا ہوا تم نے شادی نہیں کی ورنہ وہ بیچاری ساری عمر بیٹھی

تمہیں روتی رہتی۔ سنو عمران میری جیب میں تمہارے وارنٹ گرفتاری بھی موجود ہیں اور وزارت داخلہ کا خصوصی آرڈر بھی جس کے تحت تمہیں گرفتار کر کے جیل پہنچانا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"لو خود پڑھ لو۔ یہ تو میں دوستی کی وجہ سے تمہیں ہتھکڑی نہیں لگا رہا ورنہ آج واقعی اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ہتھکڑی نہ لگانے کی بات کر کے عمران پر احسان کر رہا ہو۔ عمران نے حیرت بھری نظروں سے سوپر فیاض کو دیکھا اور پھر میز پر رکھا ہوا لفافہ اٹھا لیا کیونکہ اسے سوپر فیاض سے اتنی شاندار اداکاری کی توقع ہی نہ تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے۔ عمران نے لفافے سے کاغذ نکالے اور انہیں دیکھنے لگا۔ وہ واقعی وارنٹ گرفتاری اور وزارت داخلہ کی طرف سے نقص امن میں فوری نظربندی کا حکم تھا۔ عمران نے حیرت سے اس پر لکھے ہوئے نام کو دیکھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تم مجھے گرفتار کرنے آئے ہو۔ کیوں"...... عمران نے کاغذ واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور سن لو کہ میں فرض کے راستے میں دوستی وغیرہ کے رشتے کی پرواہ نہیں کیا کرتا"...... سوپر فیاض نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ڈیڈی نے تمہیں دیئے ہیں یہ کاغذات"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ براہ راست میرے نام آئے ہیں۔ اب تو میں تمہیں جیل پہنچا کر ہی تمہارے ڈیڈی کو رپورٹ کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس پر شکرانے کے نفل پڑھیں گے"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کس کالج میں پڑھتے رہے ہو"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کالج کہاں سے درمیان میں آ گیا"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"تمہیں یاد ہے کہ اس فلیٹ کا نمبر کیا ہے جو تمہاری ملکیت ہے اور جس میں تم اس وقت موجود ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو سو نمبر کنگ روڈ۔ کیوں۔ سنو عمران مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو اور اٹھو چلو میرے ساتھ"...... سوپر فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"انگریزی کے مضمون میں کتنے سال فیل ہوتے رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں تمہیں ڈھیل دے رہا ہوں اور تم سر پر چڑھے آ رہے ہو۔ اٹھو ورنہ میں ہتھکڑی لگا دوں گا اور یہ بھی سن لو کہ

باہر فورس موجود ہے اس لئے تم فرار بھی نہیں ہو سکتے"۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس وارنٹ گرفتاری میں وزارت داخلہ کا حکم تو کسی عدنان ولد عبدالرحمن کے نام پر ہے اور پتہ بھی دو سو اسی کنگ روڈ کا درج ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نہیں۔ عمران ولد عبدالرحمن اور دو سو کنگ روڈ ہے۔ اب تم مجھے چکر نہیں دے سکتے"...... سوپر فیاض نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارے پاس عینک کے پیسے نہیں ہیں تو میں تمہیں خیراتی فنڈ سے عینک دلوا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے جھپٹ کر کاغذ اٹھائے اور انہیں غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسے بدل دیا۔ نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے صاف پڑھا تھا عمران ولد عبدالرحمن اور دو سو کنگ روڈ۔ لیکن اب یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کیا تم جادوگر ہو"...... سوپر فیاض نے بری طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا اور بار بار آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نام اور فلیٹ کا نمبر پڑھ رہا تھا۔

"تمہاری حسرت نے تمہیں غلط نام پڑھا دیا ہے سوپر فیاض۔ تم نے سرسری طور پر پڑھا اور عبدالرحمن اور کنگ روڈ پڑھتے ہی تم دوڑ پڑے مجھے گرفتار کرنے اور تم نے میرے فلیٹ پر آ کر مجھے ناجائز گرفتاری کی دھمکیاں دی ہیں اور یہ بہرحال جرم ہے کہ کوئی سرکاری

آفیسر کسی معزز شہری کو ناجائز طور پر گرفتار کرنے کی دھمکیاں دے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور دوسرے لمحے اس نے کاغذ جھپٹے اور اٹھ کر انتہائی تیزی سے کمرے سے نکل کر دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے سوپر فیاض۔ وہ دروازہ دیکھتے جانا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن ظاہر ہے اب سوپر فیاض کہاں رکنے والا تھا۔ عمران ابھی اٹھنے ہی والا تھا کہ جا کر دروازہ بند کرے کہ سلیمان اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا صاحب۔ یہ سوپر فیاض صاحب کیوں پاگلوں کی طرح دوڑے جا رہے تھے اور باہر باقاعدہ فورس موجود ہے۔ کیا ہوا ہے"...... سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے پر آ کر بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں گرفتار کرنے اور جیل پہنچانے آیا تھا۔ بڑی بھاری رقم دے کر بڑی مشکل سے واپس بھجوایا ہے۔ تمہیں کیا ضرورت تھی ہمسایوں کی باورچن مسماۃ بخت بھری کو چھیڑنے کی۔ اب میں اماں بی سے کہتا ہوں کہ وہ تمہیں واپس گاؤں بھجوا دیں۔ اب یہاں تمہاری موجودگی میری سکہ بند شرافت کے دامن کو تار تار کر سکتی ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تو کیا بخت بھری نے شکایت کر دی ہے۔ میں دیکھ لوں گا

اسے۔ مجھے تو اس نے یقین دلایا تھا کہ وہ کسی سے شکایت نہیں کرے گی"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہائیں۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی کسی بخت بھری مسماۃ کا وجود ہے اور تم نے اسے چھیڑا بھی تھا"...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اگر میں اس کی منتیں کر کے اسے نہ روکتا تو اب تک آپ بڑی بیگم صاحبہ کے ہاتھوں زمین میں دفن ہو چکے ہوتے اور اب مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا کوئی بخت بھری موجود بھی ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم مارکیٹ سے نشہ تو نہیں کر کے آئے ہو۔ اپنی بات مجھ پر ڈال رہے ہو۔ یعنی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چور بیچارہ الٹا ہو کر کیا کوتوال کو ڈانٹے گا۔ اس کے منہ سے تو آواز ہی نہ نکلے گی۔ یہ تو آپ ابھی سیدھے بیٹھے ہوئے ہیں جو مجھے ڈانٹ رہے ہیں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا تو عمران اس کے اس خوبصورت اور بامعنی جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ سلیمان نے محاورہ اسی پر ہی الٹ دیا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی۔

"اب جا کر دیکھو تب تمہیں پتہ چلے گا کہ مسماۃ بخت بھری کو

چھیڑنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں پوچھتا ہوں جا کر اس سے کہ اس نے بڑی بیگم صاحبہ سے کیوں شکایت کی ہے"...... سلیمان کی راہداری میں بڑبڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔

"تم آگئے ہو"...... فیاض کی آواز سنائی دی۔

"تم۔ میں نے۔ میں نے قسم لے لیں جناب۔ میں نے بخت بھری کو نہیں چھیڑا۔ آپ بے شک جس طرح چاہیں قسم لے لیں"۔ سلیمان کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اس کی شاندار اور بے داغ اداکاری پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔

"کیا مطلب۔ کون بخت بھری۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو پوچھ رہا ہوں کہ میں پہلے آیا تھا تو تم موجود نہیں تھے اب آگئے ہو اور تم نے بخت بھری کی راگنی شروع کر دی ہے۔ یہ فلیٹ ہے یا پاگل خانہ۔ جس سے بات کرو وہی الٹا جواب دیتا ہے"...... سوپر فیاض کی پھا کھانے والی آواز سنائی دی۔

"جی آپ کا ہی فلیٹ ہے۔ اب مالک جانے کہ یہ کہ سلیمان کی آواز سنائی دی اور عمران اس کے اس خوبصہ بے اختیار ہنس پڑا۔ ، نے فوراً ہی

"بکواس مت کرو۔ جا کر چائے بنا لاؤ۔ جاؤ" بے اختیار ہنس غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے سلیمان کے اس : بھی سمجھ آجانا تھا۔ جرم میں نظر بند

"بڑی بیگم صاحبہ نے منع کر دیا ہے جناب۔ اگر آپ بضد ہیں تو میں فون کر کے بڑی بیگم صاحبہ سے اجازت لے لیتا ہوں"۔ سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ بڑی بیگم صاحبہ نے کیا منع کیا ہے"۔ سوپر فیاض نے جو اب سٹنگ روم کے دروازے پر پہنچ چکا تھا بوکھلا کر پوچھا اور پھر وہ اندر آ گیا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ چائے بند کر دوں۔ چھوٹے صاحب اور ان کے مہمانوں کو گڑ والے ستو پلایا کرو"...... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے۔ کیا اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کلچرل ڈش ہے۔ واہ گڑ والے ستو۔ کیا کہنے"...... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس بند کرو اور یہ بتاؤ کہ کیا واقعی ان کاغذات میں عدنان
تھا یا تم نے کوئی تبدیلی کر دی ہے کیونکہ نہ ہی اس بلڈنگ
ڈانٹ ر
نمبر کا فلیٹ ہے اور نہ ہی یہاں کوئی عدنان ولد
عمران اس ـ
ہے"...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے
پڑا۔ سلیمان ـ
گزری تھی کہ ایک
سلیمان سے پڑھوا لو۔ اب اتنی انگریزی تو اسے
"اب جا کر
ران نے کہا۔

"اچھا اب میں تمہارے اس باورچی سے بھی کم پڑھا لکھا ہوں"۔ سوپر فیاض نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے مجھ پر ناراض کیوں ہو رہے ہو۔ تم میرے بہترین دوست ہو۔ میں تو ہر محفل میں بڑے فخریہ انداز میں کہتا ہوں کہ سوپر فیاض جیسا اعلیٰ افسر میرا دوست ہے اور سچ پوچھو لوگ مجھے رشک بھری نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اگر تمہیں ضرورت ہو تو میں اپنی ڈگریاں تمہیں دے سکتا ہوں۔ آخر دوستی بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم دونوں ہی شیطان ہو۔ اصل شیطان۔ کہاں کی بات کہاں جا ملاتے ہو۔ ویسے مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ یہ عدنان ہے۔ مجھے تو اب بھی عمران ہی نظر آتا ہے۔ کہیں تم نے وہ شعبدہ بازی، وہ کیا کہتے ہیں نظر بندی تو نہیں سیکھ لی"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اگر میں نے نظر بندی سیکھ لی ہوتی تو تمہیں اپنے بٹوے میں بھرے ہوئے نوٹ کیسے نظر آ سکتے تھے۔ اگر یقین نہ آئے تو بے شک بٹوہ نکال کر اسے کھول کر دیکھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس مجھے یقین آ گیا ہے"...... سوپر فیاض نے فوراً ہی ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے یہ عدنان صاحب ہیں کون اور انہیں کس جرم میں نظر بند

کیا جا رہا ہے۔ کیا کوئی سیاسی لیڈر ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو نہیں معلوم۔ مجھے تو یہ آرڈر ملے تو میں دوڑتا ہوا یہاں آ گیا کہ کہیں کسی اور کے ہتھے کاغذ چڑھ گئے تو وہ تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دے گا لیکن تم تو بہرحال میرے دوست ہو لیکن یہاں آ کر معاملہ ہی الٹ گیا۔ بہرحال اب رپورٹ کرنی پڑے گی کہ پتہ اور نام غلط ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ٹائپسٹ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس نے عمران کی بجائے عدنان ٹائپ کر دیا ہے اور دو سو کی جگہ دو سو اسی ٹائپ کر دیا ہے"...... فیاض نے کہا تو اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ ٹرالی پر چائے کے ساتھ ساتھ سنیکس کی پلیٹیں بھی موجود تھیں۔

"ارے۔ ارے سوپر فیاض نے تو بٹوہ جیب سے نکالنے سے انکار کر دیا تھا اور تم اتنا مال اٹھائے چلے آئے ہو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب سوپر فیاض بہت بڑے افسر ہیں اور ان جیسے افسر کا ہمارے فلیٹ پر آنا ہی ہمارے لئے انتہائی فخر کا باعث ہے۔ یقین کریں ہمسائے مجھ سے پوچھتے ہیں تو میرا سینہ فخر سے پھول جاتا ہے"۔ سلیمان نے چائے کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ ادھر سوپر فیاض کا سینہ واقعی سلیمان کی بات سن کر ہی پھولتا جا رہا تھا۔

"کیا پوچھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آخر آپ کتنے بڑے مجرم ہیں کہ اتنے بڑے افسر آپ کو

سلام کرنے آتے ہیں"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ سوپر فیاض چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ شاید اسے سلیمان کا جواب سمجھ نہیں آیا تھا لیکن پھر وہ یکلخت اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ سلیمان نے کیا کہا ہے۔ کیا میں رشوت خور ہوں۔ کیا مطلب۔ کیا میں مجرموں سے ملنے جاتا رہتا ہوں"۔ سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو اس نے کچھ نہیں کہا۔ مجھے ہی مجرم کہا ہے اور غصہ تم دکھا رہے ہو۔ لو چائے پیو"...... عمران نے پیالی میں چائے ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے اسے سر پر کیوں چڑھا رکھا ہے۔ میرا ملازم ایسی بات کہے تو میں جوتیوں سے اس کا سر توڑ دوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اب کیا کروں فیاض۔ اصل مسئلہ تو اسی قرض کا ہے جو اس ناہنجار نے میرے سر پر چڑھا رکھا ہے۔ نجانے کتنے اوور ٹائم، کتنے بونس اور کتنی تنخواہیں گن گن کر مجھے بتاتا رہتا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ میں سوائے خون کے گھونٹ پینے کے اور کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے تو اسے ہزار بار کہا ہے کہ اللہ میرے دوست، میرے بھائی، میرے ہمدرد اور میرے خیر خواہ کو عمر خضر عطا کرے۔ تم اپنا سارا

بل لے جا کر اسے دے دو وہ ایک لمحے میں تمہاری ساری رقم دے دے گا۔ اب کیا بتاؤں"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ ایسا کون سا دوست ہے۔ مجھے بھی تو بتاؤ"...... فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا بتاؤں بڑا افسر ہے۔ سپرنٹنڈنٹ ہے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو میں۔ کوئی گھسیارہ نہیں ہے ہاں"...... عمران نے جواب دیا تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تو یہ تم میرے بارے میں کہہ رہے تھے۔ میرے پاس بل تو لے کر آئے میں اس کا سر نہ توڑ دوں"...... فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یعنی تم میرے دوست، میرے خیر خواہ، میرے ہمدرد"۔ عمران نے لہجے میں انتہائی حیرت بھرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"بس بس۔ یہ ٹاپک ختم۔ مجھے کیا ضرورت ہے تمہارے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے کی۔ تمہارا ملازم ہے چاہے تمہاری بے عزتی کرے چاہے عزت کرے"...... سوپر فیاض نے کہا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران رقم کی وصولی کے لئے یہ تمہید باندھ رہا ہے۔

"یعنی تم واقعی ایسے نہیں ہو۔ میں خواہ مخواہ ڈیڈی کے سامنے تمہاری صفائی دیتا رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی کے سامنے صفائی۔ کیا مطلب۔ یہ تم میری کیا صفائی دیتے رہے ہو"...... سوپر فیاض نے حیران ہو کر کہا۔

"انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ سوپر فیاض کی نئی گاڑی کہاں سے آئی ہے۔ وہ اس معاملے میں تمہاری انکوائری کرانا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ سلمیٰ بھابھی کے زیورات فروخت کر کے یہ نئی گاڑی آئی ہے اور گاڑی سلمیٰ بھابھی نے لی ہے۔ سوپر فیاض نے نہیں لی۔ بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بکواس بند کرو۔ انہیں معلوم ہے کہ میں نے ڈیپارٹمنٹ سے قرضہ لے کر گاڑی لی ہے۔ قرضے کے کاغذات پر انہوں نے خود دستخط کئے ہیں"...... فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم انہیں بچہ سمجھتے ہو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بچہ۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... فیاض نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے کتنا قرضہ منظور کرایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دس لاکھ روپے۔ کیوں"...... فیاض نے جواب دیا۔

"اور جو گاڑی تم نے خریدی ہے اس کی قیمت پندرہ لاکھ روپے ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ گاڑی پندرہ لاکھ کی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس بند کرو۔ میں نے تمہارے ڈیڈی کو بتا دیا ہے کہ پانچ لاکھ روپے سلمیٰ اپنے بھائی سے لے کر آئی ہے"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور اگر ڈیڈی نے سلمیٰ بھابھی سے پوچھ لیا تب"...... عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ یکلخت رنگ بدلنے لگا۔ ظاہر ہے یہ بات غلط تھی اور فیاض کو یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ اس طرح بات پوچھی بھی جا سکتی ہے۔

"وہ۔ وہ۔ مگر"...... فیاض سے بوکھلاہٹ میں بات ہی نہ بن سکی تھی۔

"اب بھی میں تمہارا خیر خواہ ہی ہوں۔ بڑی مشکل سے انکوائری رکوائی تھی۔ نجانے کتنی قسمیں کھانی پڑی تھیں مجھے۔ تب جا کر ڈیڈی کو یقین آیا تھا۔ کہو تو ابھی فون کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ تم۔ تم واقعی بڑے اچھے دوست ہو۔ بہت ہی اچھے دوست۔ بہت اچھے"...... سوپر فیاض واقعی چوکڑی بھول گیا تھا۔

"چلو شکر ہے تم نے تسلیم تو کیا۔ بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ ویسے تمہیں کیا ضرورت تھی جھوٹ بولنے کی۔ تم دھڑلے سے کہہ دیتے کہ پانچ لاکھ روپے میں نے اپنے دوست علی عمران سے لئے ہیں۔ اب میں اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہوں کہ کسی ضرورت مند کو پانچ لاکھ روپے بھی نہ دے سکوں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بوکھلاہٹ کے باوجود ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

"تم اور پانچ لاکھ دو گے۔ تم۔ یہ اس صدی کا سب سے بڑا لطیفہ ہے"...... سوپر فیاض کا موڈ یکلخت بدل گیا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے سیٹھ قاسم کتنا دولت مند ہے"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"سیٹھ قاسم۔ وہ کون ہے"...... سوپر فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافرستان کے سب سے بڑے صنعت کار سر عاصم کا اکلوتا بیٹا سیٹھ قاسم اور میرا کھالہ جاد ہے۔ سمجھے۔ ایک لمحے میں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے خرچ کر سکتا ہے۔ پانچ لاکھ روپے تو وہ فقیر کو خیرات کر دیتا ہے۔ ہاں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کر سکتا ہے اور یقیناً اس نے تمہیں بھی اسی مد میں پانچ لاکھ روپے دیئے ہوں گے"...... فیاض نے اپنی طرف سے اس پر طنز کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں۔ تم جیسے ضرورت مند کی بات کر رہا ہوں۔ ضرورت مند مہذب لفظ ہے۔ فقیر کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ماشکی کو بہشتی، نائی کو خلیفہ اور جمعدار کو حلال خور کہا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"بس بس۔ مجھے نہیں چاہئیں تمہارے پانچ لاکھ۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔ ارے ہاں۔ میں اس لئے آیا تھا کہ اگر تم نے ان کاغذات میں کوئی شعبدہ بازی کر کے نام بدل دیا ہے تو اب بھی وقت ہے بتا دو ورنہ تمہارے ڈیڈی کو اصل بات کا پتہ چل گیا تو پھر بے موت مارے جاؤ گے"...... فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ یہ کاغذات لے جا کر اماں بی کو دکھا دو۔ پھر دیکھنا اپنے بڑے صاحب کا تماشہ"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اماں بی نے جب ڈیڈی سے پوچھنا ہے کہ عدنان کیسے ان کا بیٹا بن گیا جبکہ ان کے بیٹے کا نام تو عمران ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیڈی نے خفیہ شادی کر رکھی ہے اور اس شادی کے نتیجے میں ایک صاحبزادہ بھی اس دنیا میں تشریف لا چکا ہے جس کا نام مجھ سے ملتا جلتا ہے۔ پھر دیکھنا ڈیڈی کیا جواب دیتے ہیں انہیں بھی اور تمہیں بھی"...... عمران نے کہا۔

"تم حقیقتاً شیطان ہو۔ کم از کم اپنے والد کو تو بخش دیا کرو"۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تو تمہاری بات کر رہا ہوں۔ بہرحال بیٹھو کہاں جا رہے ہو۔ وہ کاغذات تمہارے پاس ہوں گے۔ ذرا مجھے دکھاؤ۔ مجھے تجسس ہو رہا ہے کہ اس قدر سخت احکامات ہیں اور نمبر بھی غلط درج ہے۔ کوئی بڑا چکر لگتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو میں نے عملے کے ہاتھ واپس دفتر بھجوا دیئے ہیں۔ ہو گا کوئی سلسلہ مجھے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ کی دردسری کی"...... فیاض نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ جب دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع

کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پی اے ون سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"پی اے ون کیا مطلب۔ اوہ آپ عمران صاحب"...... دوسری طرف سے پی اے نے کہا۔

"صاحب کے پی اے تو تم ہو۔ میں تو بس خالی عمران ہی ہوں لیکن تمہاری ذہانت کی بھی داد دینی پڑتی ہے کہ پی اے ون کی کبھی آواز ہی نہیں سنی۔ پی اے ٹو ہی سننے میں آتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پی اے کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"یہ تو بڑے صاحب کی وجہ سے ٹو کہا جاتا ہے۔ آپ نے اسے میرا عہدہ بنا دیا"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر تو مجھے کہنا چاہئے کہ ٹو سے بات کراؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پی اے ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تمہیں ڈگریاں یاد نہیں رہتیں جو تم بار بار انہیں دہراتے رہتے ہو"...... سرسلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جناب انہی ڈگریوں کی وجہ سے تو آج میں گرفتار ہونے اور جیل جانے سے بچا ہوں ورنہ آپ کو اب میری ضمانت کرانی پڑتی"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیا مذاق ہے"...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے انہوں نے یہی سمجھا کہ عمران مذاق کر رہا ہے۔

"مذاق نہیں جناب۔ بڑا سیریس مسئلہ بن گیا تھا۔ سوپر فیاض وارنٹ گرفتاری مع وزارت داخلہ کی طرف سے نظر بندی کا حکم لے کر فلیٹ میں آ گیا تھا۔ بڑی مشکل سے میں نے اسے یقین دلایا ہے کہ اس میں صرف عمران ولد عبدالرحمن لکھا ہوا ہے جبکہ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں۔ وہ تو مان ہی نہ رہا تھا۔ پھر میں نے ان کاغذات کو غور سے دیکھا تو اس میں عدنان ولد عبدالرحمن لکھا ہوا تھا اور میرے فلیٹ کا نمبر دو سو جبکہ اس میں دو سو اسی درج تھا۔ لیکن آٹھ کا ہندسہ اس طرح ٹائپ شدہ تھا کہ سرسری نظروں سے زیرو ہی نظر آتا تھا۔ چنانچہ میری جان بخشی تو ہو گئی لیکن پھر فیاض نے آ کر بتایا کہ اس بلڈنگ میں سرے سے دو سو اسی نمبر کسی فلیٹ کا ہی نہیں ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ کسی نے اپنا پتہ غلط لکھوا دیا ہو گا"۔ سر سلطان نے کہا۔

"لیکن وزارت داخلہ نے جس انداز میں آرڈر دیا تھا اس سے مجھے

تشویش ہو رہی ہے کہ کوئی گہرا چکر بھی ہو سکتا ہے۔ آج تو عدنان میں نے پڑھ لیا کل کو اگر کسی ٹائپسٹ نے عدنان کو ٹائپ کرتے ہوئے عمران ٹائپ کر دیا تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو"...... سر سلطان نے جان چھڑانے کے انداز میں پوچھا۔

"آپ وزارت داخلہ سے معلوم کریں کہ عدنان ولد عبدالرحمن فلیٹ نمبر دو سو اسی کنگ روڈ کا حدود اربعہ کیا ہے۔ اس نے کیا جرم کیا ہے اور اس کا یہ پتہ وزارت داخلہ کو کہاں سے ملا ہے تاکہ آئندہ کے لئے گرفتاری سے بچا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس ان دنوں شاید کوئی کام نہیں ہے لیکن میں بے حد مصروف ہوں۔ اس لئے تم خود ہی سیکرٹری داخلہ سے پوچھ لو۔ خدا حافظ"...... سر سلطان نے خشمگیں سے لہجے میں کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ شاید انہوں نے اس معمولی سے مسئلے میں بات کرنا اپنی توہین سمجھا تھا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سیکرٹری داخلہ کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ بات کراؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے پی اے کی

انتہائی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ راشد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری وزارت داخلہ سر راشد کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس"...... عمران نے اسی مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... سر راشد کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"آپ کے آفس سے سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو فیاض کو ایک آدمی عدنان ولد عبدالرحمن پتہ دو سو اسی کنگ روڈ کی فوری گرفتاری اور نظر بندی کا آرڈر بھجوایا گیا ہے۔ یہ نام میرے نمائندہ خصوصی علی عمران سے ملتا ہے اور پھر علی عمران کے والد سر عبدالرحمن ہی ہیں اور علی عمران کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے جبکہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی رپورٹ کے مطابق دو سو اسی نمبر کا فلیٹ ہی کنگ روڈ پر موجود نہیں ہے۔ مجھے میرے نمائندہ خصوصی نے رپورٹ دی ہے کہ کہیں یہ اس کے خلاف کوئی سازش نہ ہو۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ عدنان ولد عبدالرحمن کون ہے اور آرڈر میں اس کا غلط پتہ کیسے درج ہو گیا ہے۔ کس نے یہ غلط پتہ بتایا ہے اور اس عدنان نے کیا جرم کیا ہے"...... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں آفس سے معلوم کرتا ہوں سر"...... سر راشد نے کہا۔

"کتنی دیر میں معلوم ہو جائے گا"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"سر صرف پندرہ بیس منٹ میں جناب"...... سر راشد نے جواب دیا۔

"میں اپنے نمائندہ خصوصی کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہ آپ سے معلوم کر کے مجھے رپورٹ دے دے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہو گیا ہے صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ اسی لمحے سلیمان نے خالی ٹرالی لے آتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید عمران کی باتیں سن لی تھیں۔

"گرفتار ہوتے ہوتے بچا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کیا خاص بات ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے کچھ مجھے بھی تو بتائیں"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ کیا دو سو اسی نمبر کا فلیٹ بھی ہے اس علاقے میں"...... عمران نے کہا۔

"دو سو اسی۔ نہیں فلیٹ تو نہیں ہے البتہ بلڈنگ ہے سراج منزل۔ پرانی بلڈنگ ہے۔ اس کا نمبر شاید دو سو اسی ہے۔ میں نے ایک بار اس پر پرانی سی تختی پر لکھا ہوا دیکھا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے

رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ"...... مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی علی عمران بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راشد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر راشد کی آواز سنائی دی۔

"انکل۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا یہ سر آپ کا خیراتی ہے کہ آپ بغیر سر کے رہنا پسند کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ بغیر سر کے آدمی کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ پتہ نہیں تم جیسے احمق کو چیف نے نمائندہ خصوصی کیسے بنا لیا ہے"۔ سر راشد نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھے اور عمران بھی۔ اس لئے عمران جب اپنی اصل آواز میں بولا تو ظاہر ہے اس کے لئے سنجیدہ رہنا ناممکن تھا۔ ویسے سر راشد انتہائی سنجیدہ اور بردبار آدمی تھے۔ اس لئے وہ عمران کی فضولیات پر ہمیشہ انتہائی غصے کا اظہار کرتے تھے لیکن ظاہر ہے عمران جیسا ڈھیٹ صرف ان کے غصے کی وجہ سے تو خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔

"بڑے بڑے عہدے ہمیشہ انہیں ہی ملتے ہیں جنہیں عام لوگ احمق کہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار سر راشد بے

اختیار ہلکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔ ظاہر ہے وہ عمران کے طنز کو سمجھ گئے تھے کیونکہ وہ خود بھی اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔

"تم شیطان ہو۔ تم سے باتوں میں کون جیت سکتا ہے۔ بہرحال تمہارے چیف نے جو ڈیوٹی میرے ذمے لگائی تھی میں نے اس کی انکوائری کر لی ہے۔ یہ آدمی جس کا وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا ہے اور جسے فوری طور پر نظر بند کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کا یہ پتہ فائل پر اس وقت سے موجود ہے جب وہ ایک عام سے مقدمہ میں گرفتار ہوا تھا مگر اب وہ دہشت گردی کی کارروائی میں ملوث ہے"۔ سر راشد نے خود ہی تفصیل بتانا شروع کر دی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران نے اصل بات پر آنے سے پہلے ہی انہیں نجانے کتنی دیر تک ستانا ہے۔

"کس قسم کی دہشت گردی کی کارروائی"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بم دھماکوں کے سلسلے میں"...... سر راشد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی ثبوت بھی مل چکا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے فائل پر کوئی ثبوت موجود ہو گا۔ تب ہی تو یہ کارروائی کی گئی ہے۔ لیکن فائل مجھ تک پہنچنے میں تو کافی دیر لگ جائے گی"...... سر راشد نے کہا۔

"آپ آرڈر کر دیں کہ یہ فائل سر سلطان کو بھجوا دی جائے۔ میں

چیف آف سیکرٹ سروس کو رپورٹ دے دیتا ہوں۔ وہ خود ہی یہ فائل سر سلطان سے منگوا لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ خدا حافظ"...... دوسری طرف سے جان چھڑانے والے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یہ سارے ہی سیکرٹریوں نے ایک جیسی آواز والے پی اے رکھ لئے ہیں یا میں نے غلط نمبر ڈائل کر دیئے ہیں"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ واقعی دونوں سیکرٹریوں کے پی اے کی آوازیں کافی حد تک ملتی تھیں۔

"عمران صاحب آپ۔ کیا مطلب میں آپ کی بات نہیں سمجھا"۔ پی اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ابھی سر راشد سے بات کی ہے۔ ان کے سیکرٹری کی آواز بھی تم سے ملتی جلتی ہے کہیں یہ کوئی ضابطہ تو نہیں کہ سب سیکرٹریوں کی آوازیں ایک جیسی ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے اس لئے کہ سر راشد کا پی اے میرا چھوٹا بھائی ہے"...... پی اے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے دوسرے لفظوں میں ہمہ خانہ آفتاب است

کی طرح تمہارا ہمہ خانہ پی اے است"...... عمران نے کہا تو پی اے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں آپ کی بات کراتا ہوں"...... پی اے نے کہا اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ کی آواز تو سر راشد سے نہیں ملتی۔ یعنی آپ کا ہمہ خانہ سیکرٹریوں پر مشتمل نہیں ہے"...... عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم آخر اس قسم کی فضول باتیں کیوں کرتے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم لوگ فارغ ہوتے ہیں"۔ سر سلطان نے انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

"یہ فضول بات نہیں ہے جناب"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر راشد اور سر سلطان کے پی اے کی آوازیں ملنے پر پی اے کی وضاحت دوہرا دی۔

"میں سمجھا جس طرح دونوں وزارتوں کے پی اے ایک ہی گھرانے سے ہیں اسی طرح یہ دونوں وزارتوں کے سیکرٹریوں کا تعلق بھی ایک ہی خاندان سے ہے۔ ویسے سر تو دونوں میں مشترکہ ہے ہی۔ باقی جسم بھی مشترکہ ہو سکتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم سے خدا سمجھے۔ نجانے کہاں کی بات کہاں جا ملاتے ہو۔ بہرحال بولو کیوں فون کیا ہے میں نے ایک ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے"...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی نشستند۔ گفتند۔ برخواستند میں شریک ہونا ہے۔ بہرحال سرراشد ایک فائل آپ کو بھجوائیں گے۔ وہ آپ نے میرے فلیٹ پر پہنچانی ہے تاکہ میں اسے بصد ادب جناب چیف آف سیکرٹ سروس کی خدمت عالیہ میں پیش کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"پہنچ جائے گی۔ خدا حافظ"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

شاگل اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔ وہ اپنے ماتحتوں سے ایسے ہی لہجے میں بات کرنے کا عادی تھا۔

"وکرم سنگھ ملاقات کے لئے موجود ہے سر۔ آپ نے اسے طلب کیا تھا"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسے کہو انتظار کرے۔ میں فارغ تو نہیں ہوں کہ جب وہ لاٹ صاحب آجائیں میں اس سے فوراً ہی مل لوں۔ نانسنس"۔ شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ۔ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ آیا ہے تو آتا رہے"۔ شاگل نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ فائل پر نظریں جما دیں لیکن پھر اس نے فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھ دیا۔

"پتہ نہیں کیا کیا لکھتے رہتے ہیں نانسنس۔ رپورٹ کرنے کا بھی سلیقہ نہیں آتا۔ پورے محکمہ میں کام چور بھرے ہوئے ہیں"۔ شاگل نے کہا اور انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"وکرم سنگھ کو بھیجو"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ یہ شاگل کا نیا نمبر نو تھا۔ گزشتہ مہم میں وکرم سنگھ کو جو ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرتا تھا ایک خاص کام کے لئے شاگل کے ساتھ اٹیچ کیا گیا تھا اور شاگل کو اس کی طبیعت اور کارکردگی پسند آ گئی۔ اس کا پہلا نمبر نو اسی مہم میں ہلاک ہو چکا تھا اس لئے اس نے وکرم سنگھ کو ملٹری انٹیلی جنس سے سیکرٹ سروس میں ٹرانسفر کرا کر اپنا نمبر نو بنا لیا تھا۔

"آؤ بیٹھو"...... شاگل نے رعب دار لہجے میں کہا اور وکرم سنگھ بڑے مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... شاگل نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہمارا ایجنٹ وہاں کے ایک آدمی عدنان کے روپ میں کامیابی سے کام کر رہا تھا کہ اچانک اسے بم دھماکے میں گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا کیونکہ جس عدنان کی جگہ اس نے لی تھی وہ کسی بم دھماکے میں ملوث تھا۔ اس سلسلے میں جو آرڈر وزارت داخلہ کی طرف سے جاری کیا گیا وہ پہلے ہی لیک آؤٹ ہو گیا۔ اس لئے ہم نے فوری طور پر اسے ہلاک کر دیا ورنہ ہمارا سارا پلان سامنے آ جاتا"۔ وکرم سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ تمہارا مشن ناکام ہو گیا۔ سیدھی طرح کہو۔ یہ گھما پھرا کر بات مت کیا کرو"...... شاگل نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مشن تو ہر صورت میں کامیاب ہو گا سر۔ کیونکہ اس مشن کے انچارج آپ ہیں۔ البتہ ایک مہرہ راستے سے ہٹ گیا ہے یا ہٹا دیا گیا ہے"...... وکرم سنگھ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو شاگل کے چہرے پر نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گڈ۔ تم واقعی سمجھ دار آدمی ہو۔ میرا انتخاب غلط نہیں ہو سکتا لیکن اب تک اس نے کیا رپورٹ دی ہے وہ بتاؤ"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق اے ایف میزائل کا فارمولا میزائل تیار کرنے والی فیکٹری میں ہی ہے اور یہ فیکٹری پاکیشیا کے دارالحکومت سے دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک

پہاڑی علاقے شاکو میں بنائی گئی ہے اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ اس پورے پہاڑی علاقے کو ہر طرف سے فوج نے گھیر رکھا ہے اور پہاڑی چوٹیوں پر باقاعدہ چیک پوسٹس اور میزائل پوسٹس بنی ہوئی ہیں۔ یہ پہاڑیاں ایک محدود علاقے میں ہیں۔ اس لئے اس پہاڑی علاقے میں بھی سخت حفاظتی انتظامات ہیں ویسے اس پہاڑی علاقے میں داخل ہونے کے لئے صرف دو راستے ہیں۔ ایک تو دارالحکومت کی طرف سے ہے اور دوسرا پہاڑیوں کے عقبی طرف واقع ایک کافی بڑے شہر میرپور کی طرف سے ہے اور ان دونوں راستوں پر بھی فوج کی انتہائی سخت چیکنگ ہے۔ بس اتنی ہی رپورٹ مل سکی ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ اس فیکٹری میں کام کرنے والے کسی بڑے افسر کے بارے میں تفصیلات مہیا کرے جو کہ دارالحکومت میں آتا جاتا ہو تاکہ اس کا روپ دھار کر ہمارا آدمی وہاں سے فارمولے کی نقل حاصل کر سکے لیکن اس سے پہلے ہی اسے ہلاک کرنا پڑا"۔ وکرم سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس طرح کام ہوتا رہا تو پھر تو سال دو سال لگ جائیں گے اور تب تک پاکیشیا نے یہ میزائل تیار کر کے ہماری سرحدوں پر نصب بھی کر دینے ہیں۔ پھر اس فارمولے کا ہمیں کیا فائدہ۔ ہم تو اس فارمولے کو حاصل کر کے اس کا اینٹی نظام فوری طور پر تیار کرنا چاہتے ہیں تاکہ جب بھی یہ میزائل نصب ہوں ہمارے پاس ان کا توڑ موجود ہو۔ اس طرح تو کام نہیں ہو سکتا"...... شاگل نے ہونٹ

بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب آپ جیسے حکم کریں۔ ہم تو آپ کے حکم کے غلام ہیں"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اپنی کوشش جاری رکھو۔ میں اس بارے میں غور کروں گا۔ تم اب جا سکتے ہیں"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ اٹھا اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ سب نکمے ہیں۔ اب یہ دوسرا آدمی تلاش کریں گے پھر وہ کام کرے گا۔ نہیں اس طرح کام نہیں ہو سکتا"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں کوئی اور تجویز سوچتا، فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایک تو یہ فون بھی مصیبت ہے۔ آدمی کو کسی بات پر غور کرنے ہی نہیں دیتا۔ جب آدمی ذہن استعمال کرتا ہے یہ ٹرٹرانا شروع کر دیتا ہے"...... شاگل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"پی اے بول رہا ہوں سر۔ جناب صدر صاحب سے آپ کی بات کرانی ہے"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تو کراؤ۔ سوچ کیا رہے ہو"...... شاگل نے ایسے لہجے میں کہا

جیسے پی اے کا سوچنا کوئی بہت بڑا جرم ہو۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کراؤ"...... شاگل نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص باوقار آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب"...... شاگل کا لہجہ اس بار انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"چیف شاگل۔ اے ایف میزائل مشن کے سلسلے میں آپ نے کوئی رپورٹ نہیں دی جبکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہ میزائل انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کئے جا رہے ہیں"...... صدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو شاگل نے وکرم سنگھ سے ملنے والی تفصیل دوہرا دی۔

"اس انداز میں تو مشن صدیوں تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انداز میں کام کیوں نہیں کرتے کہ ٹیم لے کر جائیں اور یہ فارمولا حاصل کر کے آ جائیں"۔ صدر نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو پاکیشیا والوں کو معلوم ہو جائے گا جناب کہ ہم نے فارمولا حاصل کر لیا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"تو اس سے کیا ہو گا یا تو وہ میزائل بنانا بند کر دیں گے یا پھر بنائیں گے تو ہم اس کا توڑ بنا لیں گے۔ دونوں صورتوں میں ہمیں

کیا فائدہ ہے"...... صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کا حکم"...... شاگل کے پاس اب کوئی بہانہ نہ رہا تھا۔

"چیف شاگل۔ میں آپ کو ایک ہفتہ دے سکتا ہوں۔ ایک ہفتے کے اندر مجھے یہ فارمولا چاہئے ورنہ مجھے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کے لئے قومی اسمبلی کو کوئی دوسرا نام بھجوانا پڑے گا اور اتنی بات تو آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر میں نے قومی اسمبلی کو نیا نام بھجوا دیا تو پھر وہ نام منظور بھی ہو جائے گا اس لئے آپ کے پاس ایک ہفتہ ہے صرف ایک ہفتہ مجھے ہر صورت میں یہ فارمولا چاہئے کیونکہ اے ایف میزائل بالکل نئی ساخت کے میزائل ہیں۔ ان کی رینج بھی بے حد وسیع ہے اور یہ انتہائی تباہ کن بھی ہیں۔ پورا کافرستان اس کی تباہ کاریوں کی رینج میں آ جائے گا اور جہاں ملک کی سلامتی کا سوال ہو وہاں شخصیات کو نہیں دیکھا جاتا"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا تو شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"صدر صاحب نے ایک ہفتہ تو اس طرح کہہ دیا کہ جیسے میرے قبضے میں الہ دین کا چراغ ہو کہ جسے میں رگڑوں گا اور اس کا جن جا کر فارمولا لے آئے گا۔ نانسنس۔ اتنے بڑے عہدے پر ہونے کے باوجود عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ نانسنس"...... شاگل نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے صرف بڑبڑانے اور جھلانے سے فارمولا نہیں آسکتا تھا اور اسے بھی معلوم تھا کہ صدر صاحب کو اگر غصہ آگیا تو اسے واقعی اس عہدے سے ہٹایا بھی جا سکتا ہے۔ اس لئے اس نے سنجیدگی سے غور کرنا شروع کر دیا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں رابرٹ۔ میرے آفس آجاؤ ابھی اور اسی وقت"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے کہا۔

"رابرٹ ملاقات کے لئے موجود ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بھیجو اسے۔ وہاں کیوں بٹھا رکھا ہے جبکہ میں اس کا انتظار کر رہا ہوں"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا حالانکہ اس نے خود ہی آرڈر کیا ہوا تھا کہ جو بھی آئے اس کی پہلے اسے اطلاع دی جائے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"بیٹھو رابرٹ"...... شاگل نے کہا تو رابرٹ میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم پاکیشیا میں کافی عرصہ رہے ہو"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے وہاں چار سال گزارے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ہم نے وہاں ایک مشن مکمل کرنا ہے اور انتہائی تیز رفتاری سے۔ یہ مشن دارالحکومت سے دو سو کلو میٹر دور پہاڑی علاقے شاکو میں مکمل کرنا ہے کیا تم نے یہ علاقہ دیکھا ہوا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اب تو شاکو فوجی تحویل میں چلا گیا ہے کیونکہ سنا ہے کہ وہاں کسی دفاعی اسلحے کی فیکٹری بن گئی ہے اس سے پہلے تو یہ پہاڑی علاقہ سمگلروں کے سٹورز کے طور پر کام آتا تھا اور میں چونکہ بھی بظاہر سمگلنگ کے دھندے میں ملوث تھا اس لئے یہ سارا علاقہ اچھی طرح دیکھا بھالا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"گڈ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کے دو راستے ہیں۔ ایک حکومت کی طرف سے اور دوسرا کسی شہر میرپور کی طرف سے۔ کوئی تیسرا راستہ بھی ہے کیونکہ ان دونوں راستوں پر انتہائی سخت چیکنگ ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ایک نہیں بلکہ کئی خفیہ راستے ہیں اگر وہ بند نہ کر دیئے گئے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس قدر خفیہ ہیں کہ شاید ہی کسی کو ان کے بارے میں معلوم ہو۔ بہرحال راستے موجود ہیں اور

اگر بند بھی کر دیئے گئے ہوں تو انہیں کھولا جا سکتا ہے۔ لیکن با
وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے۔ ہم اندر تو داخل
جائیں گے لیکن فیکٹری تک کیسے پہنچیں گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے سمجھے۔ تمہیں میں نے اس لئے بلا
ہے کہ تم نے اس علاقے میں داخل ہونے کے راستوں کی نشاند
کرنی ہے اور بس"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے تیار رہنا ہے میں کسی بھی وقت تمہیں
فوری نوٹس پر بلوا سکتا ہوں اور سنو چونکہ تم نے یہ سارا علاقہ د
ہوا ہے اس لئے تم نے اپنے طور پر اس کا اندرونی نقشہ بھی تیار ک
ہے اور خفیہ راستوں کے بارے میں نشاندہی بھی کرنی ہے"۔ شاگ
نے کہا۔

"یس باس"...... رابرٹ نے کہا۔

"اب تم جا سکتے ہو"...... شاگل نے کہا اور رابرٹ اٹھا اور س
کر کے واپس چلا گیا۔ جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو شاگل
انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"وکرم سنگھ کو کہو کہ مجھ سے فون پر بات کرے"...... ش
نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹ
اٹھی تو شاگل نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... شاگل نے کہا۔

"وکرم سنگھ آپ سے فون پر بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری
طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"وکرم سنگھ عرض کر رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد وکرم
سنگھ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"وکرم سنگھ تمہاری رپورٹ ملنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے
کہ ہم ٹیم لے کر پاکیشیا جائیں اور پھر فارمولا وہاں سے حاصل کر کے
لے آئیں۔ رہنمائی کے لئے میں نے رابرٹ سے بات کر لی ہے۔ تم
ایسا کرو کہ اپنے ساتھ چار انتہائی تجربہ کار اور منجھے ہوئے آدمی تیار
کرو۔ یہ ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو انتہائی تیز رفتاری سے کام کر
سکیں"...... شاگل نے کہا۔

"کیا وہاں ریڈ کرنا ہو گا باس"...... وکرم سنگھ کے لہجے میں
حیرت تھی۔

"ریڈ نہیں احمق آدمی۔ مشن مکمل کرنا ہے لیکن انتہائی تیز
رفتاری سے"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور شاگل نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں حسب دستور ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سلیمان چائے کا کپ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"صاحب آپ اس روز سراج منزل کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ آج وہاں ایک لاش آئی ہے۔ عدنان نام کا کوئی آدمی ہے جو سراج منزل میں رہنے والے دو خاندانوں میں سے ایک خاندان کے سربراہ کا بیٹا تھا"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو کیا یہ عدنان واقعی وہاں رہتا تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ غلط نمبر لکھوا دیا گیا ہو گا۔ کیا ہوا ہے اسے۔ کیا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ اسے کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ دراصل

وہ نوجوان اچھے کردار کا نہ تھا اس لئے اس کے والد نے اسے عاق کر دیا تھا۔ چونکہ آپ نے اس روز سراج منزل کے بارے میں پوچھا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... سلیمان نے کہا۔

"لاش اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں وہاں سے گزرا تو لوگ وہاں اکٹھے تھے اگر آپ کہیں تو میں مزید معلوم کروں"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں معلوم کرو"...... عمران نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے پیالی اٹھائی اور چائے کی چسکیاں لینے لگا۔ رسالہ اس نے میز پر رکھ دیا تھا۔ سر سلطان سے اسے جو فائل ملی تھی اس میں صرف اتنا درج تھا کہ بم دھماکے کا ایک ملزم پکڑا گیا تھا اس نے اس عدنان کی نشاندہی کی تھی جس پر اس کی گرفتاری کا آرڈر دیا گیا تھا۔ چونکہ فائل میں کوئی خاص بات نہ تھی اس لئے اس نے اسے واپس وزارت داخلہ کو بھجوا دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آ گیا۔

"جناب انتہائی حیرت انگیز بات کا پتہ چلا ہے۔ وہ لاش عدنان کی نہیں تھی کسی دوسرے آدمی کی تھی البتہ اس کے چہرے پر عدنان کا میک اپ تھا۔ پولیس لاش پوسٹ مارٹم کے لئے لے گئی تھی۔ وہاں اس کے چہرے پر میک اپ کا پتہ چلا ہے۔ پولیس نے اس کا چہرہ واش کیا تو وہ عدنان کی بجائے کوئی اور آدمی تھا اس لئے پولیس نے

لاش اپنی تحویل میں رکھ لی ہے اور چونکہ وہ عدنان نہیں تھا اس لئے سراج منزل والے بھی خوش ہو گئے ہیں کہ ان کا بیٹا عدنان نہیں مرا"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"میک اپ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات گہرے ہیں۔ عام مجرم تو چہروں پر اس طرح میک اپ نہیں کیا کرتے۔ کون سا تھانہ لگتا ہے اس علاقے کو"...... عمران نے پوچھا۔

"سٹی پولیس سٹیشن"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے تو دانش منزل آنا ہی چھوڑ دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"دانش دماغ میں بہت بھر گئی تو میں نے سوچا کہ کچھ خالی ہو جائے تو پھر دانش منزل کا رخ کروں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ مجھے تو چوبیس گھنٹے دانش منزل میں ہی رہنا پڑتا ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ زیادہ عقل مندی اور پاگل پن کی سرحدیں ملتی ہیں۔ باقی تم بہرحال دانش منزل کے باسی ہو اس لئے سمجھ سکتے ہو۔ بہرحال ایک کام کرنا ہے۔ یہاں ہمارے فلیٹ کے ساتھ ایک سراج منزل ہے جہاں ایک آدمی عدنان رہتا ہے لیکن اس کے برے کردار کی وجہ سے خاندان والوں نے اسے عاق کر دیا تھا۔ آج اس کی لاش آئی ہے کیونکہ اسے کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے لیکن جب پوسٹ مارٹم ہوا تو پتہ چلا کہ اس کے چہرے پر میک اپ ہے جس پر پولیس نے میک اپ صاف کیا تو عدنان کی بجائے وہ کوئی دوسرا آدمی تھا۔ لاش سٹی تھانے کی تحویل میں ہے تم اس لاش کا کوئی واضح فوٹو پولیس سے حاصل کرو اور مجھے بھجوا دو تاکہ میں ٹائیگر کی ڈیوٹی لگاؤں کہ وہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو کوئی کیس نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ کیس شروع بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا میک اپ کہ جس سے اس کے خاندان والے بھی اسے نہ پہچان سکیں عام مجرموں کے بس کا نہیں ہوتا۔ ایسا میک اپ تو غیر ملکی ایجنٹ ہی کر سکتے ہیں اس لئے میں چیکنگ کرانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں جولیا کے ذریعے صفدر کو کہلوا دیتا ہوں کہ وہ سپیشل

فورس کا کارڈ استعمال کرتے ہوئے پولیس سے اس لاش کے فوٹو حاصل کر کے آپ کو پہنچا دے۔ آپ فلیٹ سے ہی بول رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھا اور دوبارہ رسالہ اٹھا کر پڑھنے لگا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کال بیل بجی تو عمران سمجھ گیا کہ صفدر آیا ہو گا۔

"سلیمان دروازہ کھولو صفدر آیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جا رہا ہوں صاحب"...... سلیمان کی راہداری میں سے آواز سنائی دی۔

"کیا حال ہے سلیمان صاحب"...... دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جی اللہ کا شکر ہے صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہی بے حد ریزرو رہتے تھے اس لئے سلیمان بھی ان سے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتا تھا۔

"عمران صاحب ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کے منتظر ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"السلام علیکم"...... چند لمحوں بعد صفدر نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ جناب صفدر یار جنگ بہادر۔ خوش آمدید۔ اے آمدنت باعث آبادی ما"...... عمران نے اٹھ کر

صفدر کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آبادی کا کیا مطلب۔ یہاں تو لفظ شادی ہونا چاہئے تھا کہ اے آنے والے تمہاری آمد ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے"...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"فارسی زبان میں آبادی کا ایک مطلب خوشی بھی ہوتا ہے اس لئے اس فقرے میں لفظ آبادی خوشی کے معنوں میں ہی استعمال کیا گیا ہے۔ ویسے ایک جگہ میں نے اس فقرے کا صحیح اور درست استعمال دیکھا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی جگہ"...... صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک جیل کے بیرونی دروازے پر کپڑے کا بینر لگا ہوا تھا جس پر لکھا ہوا تھا "اے آمدنت باعث آبادی ما" شاید جیل کا معائنہ کرنے کوئی بڑا افسر آ رہا تھا اس لئے یہ خیر مقدمی فقرہ لکھا گیا تھا لیکن جیل کے دروازے پر اس فقرے نے واقعی بے حد لطف دیا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واقعی بے حد پر لطف فقرہ ہے۔ خاص طور پر جیل کے لئے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔ اسی لمحے سلیمان چائے اور سنیکس لے کر آ گیا۔

"ارے اتنی جلدی۔ ابھی تو ہماری دعا سلام ہی ختم نہیں ہوئی اور تم چائے لے آئے جبکہ میں چائے مانگتا ہوں تو مجھے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے لئے اور خاص مہمانوں کے لئے چائے بنا کر فلاسک میں رکھ لیتا ہوں جناب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"شکریہ سلیمان"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ فوٹو تو میں لے آیا ہوں لیکن یہ سلسلہ کیا ہے۔ کون ہے یہ آدمی"...... صفدر نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے لفافہ لیا اور پھر اس میں سے ایک فوٹو نکال لیا۔ یہ چہرے کا کلوزاپ تھا۔ عمران کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اس نے تصویر واپس لفافے میں ڈالی اور لفافہ میز پر رکھ دیا۔ اس دوران صفدر نے چائے کی ایک پیالی اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی اور دوسری خود اٹھا لی اور عمران نے اسے بھی وہی تفصیل بتا دی جو اس نے بلیک زیرو کو بتائی تھی۔

"لیکن چیف نے کیسے اس بارے میں چھان بین کا حکم دے دیا۔ یہ کوئی ایسا کیس تو نظر نہیں آتا جس میں سیکرٹ سروس دلچسپی لے"۔ صفدر نے کہا تو عمران کو مجبوراً اسے سوپر فیاض کی آمد اور پھر اس فائل کے بارے میں بتانا پڑا۔

"میں نے تمہارے چیف کو سوپر فیاض کی آمد اور اس سارے قصے کی اطلاع اس لئے دی تھی کہ کہیں کل کو واقعی میرے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہو جائے تو کم از کم چیف کا ذہن تو صاف ہو لیکن چیف نے سیکرٹری وزارت داخلہ سے رپورٹ طلب کر لی اور پھر

وہ فائل منگوا لی۔ فائل میں تو کوئی خاص بات نہ تھی لیکن پھر آج سلیمان نے جب مجھے یہ بات بتائی تو میں نے تمہارے چیف سے بات کی جس پر اس نے کہا کہ چونکہ عام مجرم اس قدر باکمال انداز میں میک اپ نہیں کر سکتے اس لئے یہ سیکرٹ سروس کا بھی کیس ہو سکتا ہے۔ چنانچہ چیف نے مجھے کہا کہ وہ صفدر کے ذریعے فوٹو منگوا کر مجھے بھجوا دے گا اور میں ٹائیگر کی مدد سے اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کروں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ آدمی بھی زیر زمین دنیا سے ہی تعلق رکھتا ہو"...... عمران کو صفدر کی ذہانت کی وجہ سے پوری تفصیل ہی بتانی پڑی اور اسی وجہ سے اس نے اس انداز میں کہانی بنا کر صفدر کو سنائی تاکہ صفدر کو کسی قسم کا شک نہ پڑے۔

"لیکن بات تو پھر وہیں آ جائے گی کہ زیر زمین دنیا سے متعلق لوگ تو عام مجرم ہوتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے ٹائیگر کے ذریعے تسلی کر لی جائے اگر کوئی بات نہ بنی تو پھر سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب مجھے اجازت"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر صفدر واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمران نے اٹھ کر الماری میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال

دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"میرے فلیٹ پر آؤ جلدی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا اور خالی برتن واپس لے جانے لگا۔

"ابھی ٹائیگر آ رہا ہے۔ خیال رکھنا"...... عمران نے کہا اور سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس چلا گیا۔ عمران نے لفافے میں سے فوٹو نکالا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ ذہن پر زور دے رہا تھا کہ شاید یہ چہرہ اس کی یادداشت میں موجود ہو لیکن جب اسے کچھ یاد نہ آیا تو اس نے فوٹو واپس لفافے میں رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر سٹنگ روم میں داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو"...... عمران نے سلام کا جواب دے کر کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ فوٹو دیکھو۔ ہم نے اس آدمی کو ٹریس کرنا ہے"...... عمران نے لفافہ اٹھا کر ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے لفافہ لیا اور پھر اس میں سے فوٹو نکال لیا۔

"یہ تو مارٹن ہے باس۔ چیف کلب کے مالک راشیل کا خاص آدمی ہے۔ کیا ہوا ہے اسے۔ فوٹو سے تو لگتا ہے کہ یہ لاش کا فوٹو

ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم نے اسے درست پہچانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ خاصا تیز آدمی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ راشیل کسی دھندے میں ملوث ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"زیر زمین دنیا میں اس نے مخبری کا نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پھر تو راشیل کو معلوم ہو گا کہ یہ مارٹن عدنان کے روپ میں کیا کرتا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عدنان کے روپ میں۔ کیا مطلب باس۔ یہ عدنان کون ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر پس منظر بتا دیا۔

"اوہ تو اس نے میک اپ کیا ہوا تھا اور وہ بھی اس قدر کامیاب کہ عدنان کے گھر والے بھی اسے پہچان نہیں سکے۔ پھر تو واقعی معاملہ گڑبڑ ہے۔ پھر تو باس اس عدنان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑیں گی کیونکہ عدنان کے میک اپ کا مطلب ہے کہ عدنان کے روپ میں کوئی خاص مہم مکمل کرنا چاہتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں اور یقیناً اس راشیل کو اس ساری کہانی کا علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ اجازت دیں تو میں خود اس راشیل سے معلومات کر لوں

اور اگر کہیں تو اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم اکیلے اسے اغوا کر لو گے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آسانی سے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو اور جوزف سے کہنا کہ مجھے فون پر اطلاع دے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سلام کر کے واپس چلا گیا۔

شاگل، رابرٹ، وکرم سنگھ اور چار دیگر افراد کے ساتھ شاکو پہاڑی علاقے کے قریب شہر میرپور کی ایک پرائیویٹ رہائش گاہ پر موجود تھا۔ شاگل نے رابرٹ کو پہلے ہی یہاں بھجوا دیا تھا اور رابرٹ نے یہاں آ کر یہ رہائش گاہ حاصل کی تھی۔ پھر شاگل دوسرے ساتھیوں کے ساتھ میک اپ میں اور نئے کاغذات کے ساتھ پاکیشیا پہنچا اور ایئرپورٹ پر رابرٹ نے اس کا استقبال کیا اور ٹیکسیوں کے ذریعے وہ یہاں پہنچے تھے۔ صرف شاگل نے میک اپ کیا تھا باقی ساتھی اصل چہروں میں تھے کیونکہ شاگل کے خیال کے مطابق ان لوگوں کو پاکیشیا میں کوئی بھی اس حیثیت سے نہیں پہچانتا تھا کہ ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس وقت کمرے میں شاگل کے ساتھ رابرٹ اور وکرم سنگھ تھے جبکہ باقی چار آدمی دوسرے کمرے میں تھے۔ شاگل کے سامنے رابرٹ کا بنایا ہوا نقشہ موجود تھا۔

"باس۔ میں نے آپ کی آمد سے پہلے ایک خفیہ راستے کو چیک کیا ہے۔ وہ راستہ موجود ہے۔ کھلا ہوا بھی ہے اور وہاں چیکنگ بھی نہیں ہے"...... رابرٹ نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔

"کہاں ہے وہ راستہ۔ اس نقشے میں نشان لگایا ہے تم نے" شاگل نے پوچھا۔

"یس باس۔ یہ نشان ہے۔ یہ ایک غار ہے جو بظاہر تو آگے جا کر بند ہو جاتا ہے لیکن اس کے آخر میں ایک بڑا سا سوراخ ہے جو ایک کریک تک چلا جاتا ہے اور اس کریک کے ذریعے ہم اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سوراخ کو ایک بھاری چٹان سے بند کیا گیا ہے لیکن میں نے چیک کر لیا ہے راستہ کھلا ہوا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"گڈ۔ لیکن اب یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ فیکٹری اس علاقے میں کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں۔ وکرم سنگھ تمہارے آدمی نے کوئی رپورٹ دی ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"میں نے اسے فون کیا ہے باس۔ وہ موجود ہے لیکن آپ سے پوچھنا تھا کہ اسے یہاں بلایا جائے یا"...... وکرم سنگھ نے اپنی بات کو ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتا ہے۔ کیا یہیں میرپور میں"...... شاگل نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ دارالحکومت میں رہتا ہے۔ اس کا تعلق ایک ایسی عورت سے ہے جو اس فیکٹری میں کسی بڑے افسر کی سیکرٹری رہی ہے اور اس حیثیت سے اس نے فیکٹری میں کافی عرصہ گزارا ہے۔ وہ

بیمار ہو گئی تو اس نے نوکری چھوڑ دی اور اب وہ کسی پرائیویٹ کام میں ملازم ہو گئی ہے۔ اس عورت کا نام راحیلہ ہے"۔ وکرم سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اصل معلومات اس راحیلہ ہی سے مل سکتی ہیں۔ کیا اسے اغوا کر کے یہاں لایا جا سکتا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہاں ہمارے ایجنٹ موجود ہیں۔ وہ آسانی سے یہ کام کر سکتے ہیں"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان ایجنٹوں کی نگرانی ہو رہی ہو اور ان کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری راہ پر لگ جائے اس لئے اسے یہاں لانے کی بجائے ہمیں اس سے پوچھ گچھ کے لئے وہیں دارالحکومت جانا ہو گا۔ وہاں کسی پرائیوٹ رہائش گاہ پر اسے بلوا کر اس سے تفصیلی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"میں بندوبست کرتا ہوں باس"...... وکرم سنگھ نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ شاگل رابرٹ سے مخاطب ہو گیا۔

"تمہارا کیا اندازہ ہے۔ یہ فیکٹری کہاں بنائی گئی ہو گی"۔ شاگل نے وکرم سنگھ کے جانے کے بعد رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ اس پورے علاقے میں تین وادیاں ہیں جن میں سے ایک کافی بڑی وادی ہے اور دو چھوٹی وادیاں ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اس بڑی وادی میں ہی فیکٹری بنائی گئی ہو گی۔ ویسے بھی یہ

"وادی اس علاقے کے تقریباً درمیان میں ہے۔ یہ ہے وہ وادی" رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے پر انگلی رکھ کر وادی کی نشاندہی کر دی۔

"ہاں۔ یہ جگہ واقعی درمیان میں ہے۔ اگر فرض کیا کہ فیکٹری یہاں ہو تو پھر جس جگہ تم نے راستے کا نشان لگایا ہے وہاں سے اس جگہ تک پہنچنے کے لئے ہمیں کوئی ایسا راستہ اختیار کرنا پڑے گا کہ ہم چوٹیوں پر موجود چیک پوسٹس والوں کی نظروں سے بچ کر وہاں تک پہنچ سکیں"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ خفیہ اور زیر زمین راستہ کوئی نہیں ہے البتہ مختلف کریکوں میں سے گزر کر اور چٹانوں کی اوٹ لے کر ہم وہاں تک پہنچ سکتے ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ میں احمق ہوں۔ مجھ میں اتنی عقل نہیں ہے کہ میں یہ سوچوں کہ ہمارے وہاں تک پہنچنے کے لئے زیر زمین خفیہ راستہ بنایا گیا ہو گا۔ نانسنس"...... شاگل کو یکلخت غصہ آ گیا۔

"میں تو ایک رائے دے رہا تھا باس"...... رابرٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ جو منہ میں آئے مت بکواس کیا کرو"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور اسی لمحے وکرم سنگھ اندر داخل ہوا۔

"باس۔ میری بات ہو گئی ہے۔ جب تک ہم دارالحکومت پہنچیں گے انتظامات ہو چکے ہوں گے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"وہاں ہمیں کہاں جانا ہو گا"...... شاگل نے پوچھا۔

"باس۔ وہاں پہنچ کر میں فون کر کے مزید پوچھ لوں گا"۔ وکرم سنگھ نے کہا۔

"اوکے صرف تم اور رابرٹ میرے ساتھ جاؤ گے۔ کار تیار کر لی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... وکرم سنگھ نے جواب دیا اور شاگل اٹھ کھڑا ہوا اور پھر چار گھنٹوں بعد وہ دارالحکومت کی ایک رہائشی کالونی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی میں پہنچ گئے تھے۔ وکرم سنگھ نے یہاں پہنچتے ہی فون پر اپنے آدمی سے بات کی اور پھر شاگل کو اطلاع دی کہ راحیلہ ابھی تھوڑی دیر بعد یہاں پہنچ جائے گی اسے اغوا کر لیا گیا ہے۔ صرف ہمارے پہنچنے کا انتظار تھا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل بجی تو وکرم سنگھ باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔

"باس۔ راحیلہ کو میں نے تہہ خانے میں پہنچا دیا ہے۔ آئیے"۔ وکرم سنگھ نے کہا تو شاگل اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ رابرٹ تم بھی"...... شاگل نے رابرٹ سے کہا جو شاگل کے اٹھتے ہی خود ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر وہ وکرم سنگھ کی رہنمائی میں ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک کرسی پر ایک نوجوان لڑکی

رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... شاگل نے کہا اور لڑکی کی کرسی کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ رابرٹ کو بھی اس نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور رابرٹ نے کرسی کو شاگل کی کرسی سے ذرا سا پیچھے کھسکایا اور پھر اس پر بیٹھ گیا جبکہ وکرم سنگھ نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے راحیلہ کا چہرہ اونچا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چار پانچ زور دار تھپڑوں کے بعد ہی راحیلہ نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو وکرم سنگھ پیچھے ہٹ گیا۔

"خنجر نکال کر اس کی سائیڈ پر کھڑے ہو جاؤ"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ نے جیب سے خنجر نکالا اور راحیلہ کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"کک۔ کون ہو تم۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں"...... راحیلہ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام راحیلہ ہے اور تم شاگو پہاڑی علاقے میں واقع میزائل فیکٹری میں کام کر چکی ہو۔ کیوں"...... شاگل نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"...... راحیلہ نے بے اختیار لہجے میں پوچھا۔

"اب اگر تم نے کوئی سوال کیا تو خنجر سے تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی۔ صرف میرے سوالوں کا جواب دو۔ سمجھیں"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وکرم سنگھ نے خنجر راحیلہ کی آنکھوں کے سامنے لہرایا اور راحیلہ کا رنگ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"سنو لڑکی۔ ہم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم جس طرح تمہیں یہاں لے آئے ہیں اسی طرح تمہیں خاموشی سے واپس پہنچا دیا جائے گا اور کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم نے ہمیں کیا بتایا ہے اور کیا نہیں۔ ہمیں اس فیکٹری کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات بتا دو اور سنو آخری بار یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر تم نے جھوٹ بولا یا بتانے سے انکار کیا تو تمہارا ایسا عبرتناک حشر کیا جائے گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک چیختی چلاتی رہے گی"...... شاگل نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتی ہوں۔ خدا کے لئے مجھے مت مارو۔ میں مرنا نہیں چاہتی"...... راحیلہ نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ۔ پوری تفصیل بتاؤ اور سنو ہم اسے چیک کریں گے اگر تم نے معمولی سا جھوٹ بھی بولا تو پھر تم چاہے پاتال میں کیوں نہ چھپ جاؤ تمہیں وہاں سے نکال کر تمہاری بوٹیاں اڑا دی جائیں گی اور اگر تم نے سچ بولا تو نہ صرف تم زندہ رہو گی بلکہ تمہیں بھاری

"دولت بھی دی جائے گی"...... شاکل نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ بولوں گی۔ مجھے مت مارو۔ میں سچ بولوں گی"...... راحیلہ نے بے ساختہ ہو کر کہا۔

"تو پھر سب کچھ تفصیل سے بتاؤ"...... شاکل نے کہا اور راحیلہ نے اس طرح بتانا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ جب وہ اپنی طرف سے سب کچھ بتا کر خاموش ہو گئی تو شاکل نے اس سے سوالات شروع کر دیئے اور راحیلہ شاکل کے سوالوں کا جواب دیتی رہی۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے چونکہ سب کچھ تفصیل سے بتا دیا ہے اس لئے تم زندہ بھی رہو گی اور تمہیں دولت بھی ملے گی لیکن ایک بات تمہیں بتانی ہو گی کہ اگر ہم چار پانچ آدمی میزائل فیکٹری میں اس طرح داخل ہونا چاہیں کہ کسی کو وہاں ہماری موجودگی کا علم ہی نہ ہو سکے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... شاکل نے کہا تو وکرم سنگھ اور رابرٹ دونوں چونک کر ایسی نظروں سے شاکل کو دیکھنے لگے جیسے انہیں شاکل کے اس احمقانہ سوال پر حیرت ہو رہی ہو کیونکہ راحیلہ نے جو کچھ بتایا تھا اس کے بعد ایسا سوال ہی احمقانہ تھا کہ چار پانچ آدمی وہاں داخل ہو جائیں اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔

"میں کیا بتا سکتی ہوں۔ وہاں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہاں کوئی غلط آدمی کسی طرح داخل ہو ہی نہیں سکتا اور وہاں کیا اس پہاڑی علاقے میں ہی کوئی غلط آدمی داخل نہیں ہو سکتا اور اگر کسی

طرح داخل ہو بھی جائے تب بھی اسے فوری طور پر ہلاک کر دیا جاتا ہے"...... راحیلہ نے جواب دیا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔ تم جان بوجھ کر نہیں بتا رہی اس لئے تمہاری سزا موت ہے۔ اسے ہلاک کر دو"...... شاکل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راحیلہ کے ساتھ کھڑے ہوئے وکرم سنگھ کو حکم دیتے ہوئے اشارہ کر دیا اور وکرم سنگھ کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی پکڑا ہوا خنجر راحیلہ کی گردن میں پیوست ہو گیا۔ راحیلہ کے منہ سے کربناک چیخ نکلی اور وہ بندھی ہونے کے باوجود بری طرح تڑپنے لگی اور پھر چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گئی۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ شاکل اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم دونوں نے میرے آخری سوال پر مجھے حیرت سے دیکھا تھا۔ تمہارا خیال تھا کہ میں احمق ہوں۔ کیوں"...... شاکل نے اس بار رابرٹ اور وکرم سنگھ سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہم کیسے یہ سوچ سکتے ہیں۔ ہمیں تو حیرت اس بات پر ہوئی تھی کہ ہمارے تو ذہن میں بھی یہ سوال نہ آ سکتا تھا۔ یہ تو آپ کی ذہانت تھی کہ آپ نے ایسا سوچ لیا"...... وکرم سنگھ نے جلدی سے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ میری ذہانت ہے سمجھے۔ میں نے راحیلہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسے زندہ چھوڑ دوں گا لیکن میں اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتا تھا

اس لئے میں نے ایسا سوال کیا جس کا وہ جواب نہ دے سکے اور ہمیں اسے ہلاک کرنے کا بہانہ مل جائے"...... شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کی ذہانت سے کوئی نہیں مل سکتا"...... اس بار رابرٹ نے کہا اور شاگل کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

"وکرم سنگھ اس کی رسیاں کاٹ دو اور اس کی لاش کو کھینچ کر کرسی سے نیچے فرش پر ڈال دو پھر اس کا چہرہ اس طرح بگاڑ دو کہ کوئی اسے راحیلہ کی حیثیت سے نہ پہچان سکے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... وکرم سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور شاگل فاتحانہ انداز میں تہہ خانے سے باہر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

عمران رانا ہاؤس پہنچا تو وہاں ٹائیگر بھی موجود تھا۔ اسے جوزف نے اطلاع دی تھی کہ ٹائیگر مطلوبہ آدمی کو رانا ہاؤس پہنچا گیا ہے۔ اس سے عمران یہی سمجھا تھا کہ ٹائیگر چیف کلب کے مالک راشیل کو رانا ہاؤس پہنچا کر واپس چلا گیا ہوگا کیونکہ اس نے اسے وہاں رکنے کی خصوصی ہدایات نہیں دی تھیں لیکن یہاں پہنچنے پر جب اس نے ٹائیگر کو بھی موجود دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم ابھی یہیں ہو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ میں نے سوچا کہ اگر آپ اسے زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کریں تو میں اسے واپس پہنچا دوں"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا تم چاہتے ہو کہ اسے زندہ رکھا جائے"...... عمران نے

کہا۔

"نہیں باس۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ میرا اس سے کوئی گہرا تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ آدمی عام جرائم کی مخبری کرتا ہے۔ اس کی کوئی ایسی اہمیت آج تک سامنے نہیں آئی کہ اس سے دوستی کی جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ آؤ پھر اس سے تمہارے سامنے ہی بات ہو جائے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ جوزف اور جوانا بھی وہاں موجود تھے۔

"کیسے بے ہوش کیا ہے اسے"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"گیس سے۔ ویسے میں نے جوزف کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اسے کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جوزف اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر ساتھ والی کرسی پر ٹائیگر کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

جوزف کے ہاتھ میں ایک بوتل موجود تھی۔ اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ اس بے ہوش راشیل کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ عمران کی کرسی کے قریب کھڑے ہوئے جوانا کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد راشیل نے کراہتے

ہوئے آنکھیں کھول دیں اس کا جسم تن گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ۔ تم۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تم تو عمران ہو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست اور تم ٹائیگر ہو۔ تم تو میرے پاس کسی پارٹی کا پوچھنے آئے تھے۔ پھر یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں اور تم نے یہ مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"...... راشیل نے ہوش میں آتے ہی خودبخود بولنا شروع کر دیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہارا نام راشیل ہے اور تم چیف کلب کے مالک ہو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر"...... راشیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا ایک دست راست مارٹن ہے۔ وہ کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا تو راشیل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"وہ۔ وہ تو میری سروس چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے ابھی اس ماحول کا ادراک نہیں کیا۔ ان دیوؤں کو دیکھ رہے ہو۔ یہ صرف ہاتھوں سے تمہارے جسم کی ہڈیاں توڑ سکتے ہیں اور یہاں تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال کر

راکھ کر دی جائے گی اور دنیا کو کبھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ چیف کلب کا مالک راشیل کہاں گیا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ تم زندہ بھی رہو اور تمہاری ہڈیاں بھی صحیح سلامت رہیں۔ جہاں تک مارٹن کا تعلق ہے تو تمہارے لئے اب اس کے بارے میں کچھ چھپانا بے سود ہے کیونکہ وہ ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا تو راشیل ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مارٹن ہلاک ہو گیا ہے۔ کب۔ کیسے۔ کس نے اسے ہلاک کیا"۔ راشیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب سے لفافہ نکالا اور اس میں سے مارٹن کا فوٹو نکال کر اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے دکھاؤ تاکہ اسے یقین آجائے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے عمران کے ہاتھ سے فوٹو لیا اور اٹھ کر اس نے راشیل کے چہرے کے سامنے لے جا کر اسے دکھایا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ لاش کا فوٹو ہے اور یہ ہے بھی مارٹن کا"۔ راشیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ٹائیگر واپس مڑا اور آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم اگر مجھے جانتے ہو تو پھر یہ بھی جانتے ہو گے کہ میں کیا کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو اور انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہو لیکن میں نے تو

ایسا کبھی کوئی کام نہیں کیا جس میں سیکرٹ سروس دلچسپی لے سکے۔ میں تو ایک معمولی سا آدمی ہوں۔ بے شک ٹائیگر سے پوچھ لو"۔ راشیل نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم چھوٹی مچھلی ہو اس لئے تو میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا جسم بھی ٹوٹ پھوٹ سے بچا لو اور اپنی زندگی بھی"۔ عمران نے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو مارٹن کے بارے میں"...... راشیل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مارٹن ایک عام سے مجرم عدنان کے میک اپ میں تھا اور جس انداز کا یہ میک اپ تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ میک اپ کسی سیکرٹ ایجنٹ نے کیا ہو گا اس لئے اب تم بتاؤ گے کہ مارٹن کس مشن پر تھا اور یہ عدنان کیا کرتا تھا اور مارٹن اس کے روپ میں کیوں مرتے وقت تک رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"عدنان بڑے افسروں کو خفیہ طور پر شراب سپلائی کرنے کا دھندہ کرتا تھا اور اس نے اس دھندے کی وجہ سے بڑے بڑے افسروں سے بڑے گہرے تعلقات قائم کر رکھے تھے۔ اس کا تعلق وزارت دفاع کے کسی بڑے افسر سے بہت گہرا تھا اس لئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ مارٹن نے عدنان کا روپ اس لئے دھارا ہو گا کہ وہ اس بڑے افسر سے کوئی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہو گا اور کیا کہا جا سکتا ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

"جوانا اس کی دائیں آنکھ نکال دو"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور جارحانہ انداز میں راشیل کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پلیز۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔" راشیل نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔

"وہیں اس کے ساتھ ہی کھڑے ہو جاؤ جوانا۔ میں اسے آخری موقع دینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روکتے ہوئے کہا تو جوانا راشیل کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔

"کیا تم مجھے حلف دیتے ہو کہ میں جو کچھ بتاؤں گا اس کے بعد تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔۔۔۔ راشیل نے کہا۔

"کوئی حلف نہیں۔ بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ مارٹن میرے ساتھ کام کرتا تھا لیکن وہ کافرستان کا ایجنٹ بھی تھا۔ میں چونکہ ملک کے خلاف کام نہ کرتا تھا اور نہ میں اپنے اندر اس کی استطاعت رکھتا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اس کا انجام عبرتناک موت کی صورت میں سامنے آتا ہے اس لئے میں نے مارٹن کو بھی سمجھایا تھا لیکن اس کے سر پر بے پناہ دولت حاصل کرنے کا

بھوت سوار تھا اس لئے اس نے میری بات نہ مانی البتہ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جو کچھ بھی کرے گا مجھ سے علیحدہ ہو کر ہی کرے گا۔ اس پر میں خاموش ہو گیا کیونکہ مخبری کے دھندے میں مارٹن میرا بہترین کارندہ تھا۔ بہرحال کچھ عرصے پہلے مارٹن نے مجھ سے کہا کہ وہ کافرستان کے ایک خاص مشن پر کام کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ مجھے دو تین ماہ تک نہیں ملے گا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کے کافرستانی باس نے اسے ایک ایسا مشن دیا ہے جس کا معاوضہ اسے اس کی توقع سے بھی زیادہ ملے گا اور وہ مشن یہ تھا کہ اس نے وزارت دفاع کے کسی بڑے افسر سے شاکو پہاڑی علاقے میں واقع کسی میزائل فیکٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا تھیں۔ میرے مزید پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کے لئے اس نے سوچا ہے کہ اس عدنان کو جو اس کا دوست تھا استعمال کرے گا۔ پھر وہ چلا گیا لیکن کچھ روز بعد وہ مجھ سے عدنان کے میک اپ میں ملا اور میں بھی اسے نہ پہچان سکا تو اس نے خود ہی مجھے بتایا کہ وہ مارٹن ہے اور اس وقت عدنان کے میک اپ میں ہے۔ ظاہر ہے میں نے حیران ہونا تھا۔ اس پر اس نے بتایا کہ عدنان نے الٹا اسے بلیک میل کرنا شروع کر دیا جس پر اس نے یہاں موجود کافرستان کے دوسرے ایجنٹوں سے مل کر اسے ہلاک کر دیا اور چونکہ اس کا قدوقامت اور عدنان کا قدوقامت تقریباً ایک جیسا تھا اس لئے اس نے عدنان کا روپ دھار لیا اور اب وہ خاصی کامیابی سے آگے بڑھ رہا

ہے اور پھر وہ چلا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں۔ آج تم نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے"...... راشیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کے کسی ساتھی کے بارے میں بتاؤ کیونکہ جس طرح کا میک اپ تھا کہ عدنان کے گھر والے بھی اسے پہچان نہیں سکے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا یہ میک اپ یہاں کے کسی ماہر سیکرٹ ایجنٹ نے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ اس کا اس معاملے میں ساتھی بلیو گیم کلب کا سپروائزر روڈی تھا۔ اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم"۔ راشیل نے جواب دیا۔

"کیا تم روڈی کے بارے میں جانتے ہو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس۔ وہ عام جرائم پیشہ لوگوں کا کلب ہے اس لئے میں وہاں زیادہ نہیں گیا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا روڈی تمہارا واقف ہے"...... عمران نے راشیل سے پوچھا۔

"وہ تو یقیناً مجھے جانتا ہو گا لیکن میں نے اسے صرف ایک دو بار مارٹن کے ساتھ دیکھا تھا اور پھر مجھے مارٹن نے خود ہی بتایا تھا کہ یہ کافرستان کا بہت کامیاب ایجنٹ ہے۔ بس اتنا مجھے معلوم ہے"۔ راشیل نے جواب دیا۔

"فون لے آؤ جوزف"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون تھا۔

"کیا تمہیں اس کلب کا فون نمبر معلوم ہے"...... عمران نے راشیل سے پوچھا تو راشیل نے نمبر بتا دیا۔

"تم نے اس سے بات کرنی ہے اور مارٹن کے بارے میں پوچھنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر فون پر نمبر پریس کر کے اس نے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور فون پیس ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ فون سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ٹائیگر نے اٹھ کر فون پیس بندھے ہوئے راشیل کے کان سے لگا دیا۔

"بلیو گیم کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں چیف کلب کا مالک راشیل بول رہا ہوں۔ سپروائزر روڈی سے بات کراؤ"...... راشیل نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ دیر تک دوسری طرف سے خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو۔ میں روڈی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"روڈی میں راشیل بول رہا ہوں چیف کلب سے۔ مارٹن کافی دن ہوئے نظر نہیں آیا مجھے اس سے ضروری کام تھا۔ کہاں ہو گا"۔ راشیل نے کہا۔

"وہ کافرستان گیا ہوا ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے اب یہ معلوم نہیں کہ وہ کب آئے گا"...... روڈی نے جواب دیا۔

"اچھا پھر تو اس کی فوری دستیابی ممکن نہیں ہے۔ اوکے شکریہ"۔ راشیل نے کہا تو ٹائیگر نے فون آف کر دیا اور واپس ہٹ آیا۔

"تم جوانا کو ساتھ لے جاؤ اور اس روڈی کو ساتھ لے آؤ"۔ عمران نے اس سے فون لے کر ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ جوانا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جوزف اسے بے ہوش کر دو"...... عمران نے جوزف سے کہا اور وہ خود بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اپنے عقب میں راشیل کی چیخ سنائی دی لیکن وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کافرستانی ایجنٹوں اور میزائل فیکٹری کے بارے میں سن کر اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ یہ میزائل فیکٹری شاکو پہاڑی علاقے میں بنائی گئی ہے لیکن اس کے بارے میں اسے تفصیلات کا علم نہیں تھا اور چونکہ ابھی یہ واضح نہ تھا کہ مارٹن اس میزائل فیکٹری کے بارے میں کیا مشن مکمل کرنا چاہتا تھا اور اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہے اور کس نے کیا ہے اس لئے اس نے روڈی سے پوچھ گچھ کے بعد اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹائیگر

اور جوانا واپس آگئے۔ وہ روڈی کو لے آئے تھے جو بے ہوش تھا۔

"اسے بھی راڈز میں جکڑ دو۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس۔ یہ مجھے جانتا تھا۔ میں اسے ایک خاص کام کا کہہ کر کلب سے باہر کار میں لے آیا جہاں جوانا نے اس کے سر پر مکہ مار کر اسے بے ہوش کر دیا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے کہیں اس کی گردن تو اس کے سینے میں نہیں اتر گئی"۔ عمران نے چونکتے ہوئے جوانا سے کہا جس نے کار میں سے بے ہوش روڈی کو نکال کر اپنے کاندھے پر لادا ہوا تھا۔

"سینے میں کیا اس کے پیروں تک اس کی گردن اتر جاتی لیکن چونکہ اسے زندہ رکھنا تھا اس لئے میں نے بس معمولی سی ضرب لگائی تھی"...... جوانا نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ اسے باندھ دو"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ یہ کافرستانی ایجنٹوں والی بات سن کر میں یہ سوچ رہا ہوں کہ مجھے اس سلسلے میں کام بھی کرنا چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں نجانے کن کن ملکوں کے ایجنٹ موجود ہوں گے۔ تم ان کی نظروں میں آگئے تو پھر مارٹن کی طرح کسی بھی وقت تمہیں گولی کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے اس لئے تم ابھی وہی کچھ کرتے رہو جو

تم کرتے رہتے ہو۔ ان کے خلاف ملٹری انٹیلی جنس کام کرتی رہتی ہے۔ وہی کرتی رہے گی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران ٹائیگر سمیت جب ڈارک روم میں پہنچا تو راشیل کے ساتھ والی کرسی پر روڈی بھی راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے اس کا منہ اور ناک ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ روڈی کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔

"تم۔ تم۔ مگر۔ اوہ۔ اوہ تم۔ اوہ۔ مم۔ مم مگر یہ کیا ہے۔ میں کہاں ہوں"...... روڈی نے پہلے ٹائیگر اور عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے جس انداز میں الفاظ رک رک کر نکلے تھے اور اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی مخصوص چمک نے ہی عمران کو بتا دیا تھا کہ وہ ٹائیگر کو جانتا تھا کہ وہ اسے یہاں لے آیا ہے لیکن عمران کو وہ بطور سیکرٹ ایجنٹ جانتا ہے لیکن شاید اسے ٹائیگر اور عمران کے درمیان تعلق کا علم نہیں ہے ورنہ شاید وہ ٹائیگر کے ہاتھ اتنی آسانی سے نہ آتا اور اب عمران کو احساس ہو رہا تھا کہ جب کافرستانی ایجنٹوں کا ذکر آیا تھا تو اسے ٹائیگر کو خود ہی کہہ دینا چاہئے تھا کہ وہ میک اپ میں جائے۔

"تمہارا نام روڈی ہے اور تم کافرستانی ایجنٹ ہو"...... عمران

نے سرد لہجے میں کہا۔

"کافرستانی ایجنٹ۔ نہیں۔ نہیں۔ میں تو گیم کلب میں سپروائزر ہوں۔ تم کون ہو اور تم نے مجھے یہاں کیوں جکڑ رکھا ہے"۔ روڈی کا لہجہ اس بار خاصا سنبھلا ہوا تھا اور اس کے اس لہجے نے ہی عمران کو بتا دیا تھا کہ وہ روڈی خاصا تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔

"تم نے مارٹن کو کیوں ہلاک کیا تھا"...... عمران نے کہا تو روڈی اس بار نمایاں طور پر چونک پڑا لیکن اس نے فوراً ہی دوبارہ اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"مارٹن۔ کون مارٹن"...... روڈی نے کہا۔

"تم جب مجھے اچھی طرح جانتے ہو روڈی تو پھر تمہاری ان باتوں کو سوائے حماقت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ تم نے اپنے ساتھ والی کرسی پر راشیل کو دیکھ لیا ہے اور راشیل نے یہیں سے فون کر کے تم سے بات کی تھی اور تم نے اسے بتایا تھا کہ مارٹن کافرستان چلا گیا ہے حالانکہ مارٹن کی لاش میری تحویل میں ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ مارٹن کے چہرے پر میک اپ بھی تم نے کیا یا کرایا تھا اور مارٹن عدنان کے روپ میں میزائل فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا۔ پھر اچانک اس کی لاش سامنے آئی۔ تمہارا خیال ہو گا کہ وہ عدنان کے روپ میں دفن ہو جائے گا اور اس طرح کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا لیکن پوسٹ مارٹم کے دوران اس کا میک اپ کسی وجہ سے چیک ہو گیا اور اس طرح اس کی اصل صورت سامنے آ

گئی اس لئے اب دوبارہ حماقت بھرا جواب نہ دینا ور تم اتنی بات تو جانتے ہی ہو گے کہ میں تمہاری روح سے بھی اصل بات اگلوا سکتا ہوں لیکن میں تم جیسے چھوٹے ایجنٹوں کے خون سے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو سب کچھ بتا دو ۔ عمران نے کہا تو روڈی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

تم نے جو کچھ بتایا ہے سب میں نہیں جانتا البتہ مارٹن کو میں جانتا ہوں اور چار روز پہلے اس نے مجھے خود بتایا تھا کہ وہ کافرستان جا رہا ہے اور بس ۔۔۔ روڈی نے کہا۔

جوانا خنجر مجھے دو ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جوانا نے خنجر جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں ۔۔۔ روڈی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور روڈی اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکا اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اس کا ایک نتھنا کٹ چکا تھا اور اس کی پہلی چیخ ختم ہی ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور روڈی کا دوسرا نتھنا کٹ گیا۔ اس کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی لیکن عمران نے اطمینان سے خنجر اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے جوانا کی طرف اچھال دیا۔ جوانا نے اسے کیچ کر لیا۔

اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روڈی کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مڑی

ہوئی انگلی سے آہستہ سے ضرب لگائی تو کمرہ روڈی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونجنے لگا۔

اب دوسری ضرب تمہاری روح کو بھی ہلا کر رکھ دے گی اس لئے بہتر ہے کہ تم یہ عذاب بھگتنے کی بجائے سب کچھ بتا دو ۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ ہاتھ اٹھایا۔

رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ یہ تو موت سے بھی بدتر عذاب ہے۔ میں بتاتا ہوں ۔۔۔ روڈی نے بے اختیار چیختے ہوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

بتلاؤ ورنہ یہ ہاتھ نہیں رکے گا ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

ہاں ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ مارٹن کافرستانی ایجنٹ تھا۔ ہمارے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا کہ ہم میزائل فیکٹری کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں مکمل تفصیلات معلوم کریں۔ مارٹن نے عدنان کی مدد سے ایک بڑے افسر سے رابطہ کر کے اور اسے انتہائی قیمتی شراب مہیا کر کے اس سے ابتدائی معلومات حاصل کی تھیں لیکن پھر ہمیں اطلاع ملی کہ اس عدنان کو وزارت داخلہ سے گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ افسر بھی مارٹن کی طرف سے مشکوک ہو گیا تھا اس لئے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور ہم نے واقعی یہ سمجھا تھا کہ وہ عدنان کے میک اپ میں دفن ہو جائے گا اس لئے ہم نے مارٹن کی لاش عدنان کے گھر پہنچا دی تھی اس لئے ہم مطمئن ہو

گئے تھے" ...... روڈی نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم یہ معلومات یہاں کیسے پہنچاتے تھے" ...... عمران نے پوچھا۔

"مارٹن مجھے بتاتا تھا اور میں کافرستان میں اپنے باس کو۔ کیونکہ یہاں کا انچارج میں ہوں" ...... روڈی نے کہا۔

"مارٹن کو کس نے ہلاک کیا تھا" ...... عمران نے پوچھا۔

"ایک پیشہ ور قاتل سے یہ کام کرایا گیا تھا کیونکہ ہم سامنے نہ آنا چاہتے تھے" ...... روڈی نے جواب دیا۔

"کیا معلومات حاصل کی ہیں تم نے اب تک" ...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی تو صرف ابتدائی معلومات ہی حاصل ہوئی ہیں لیکن اب ہمیں روک دیا گیا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اب یہ کام کافرستان میں رہنے والے سرکاری ایجنٹ خود یہاں آ کر کریں گے" ...... روڈی نے کہا۔

"تمہارا رابطہ کافرستان میں کس سے ہے" ...... عمران نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے وکرم سنگھ سے۔ وہ پہلے کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس میں تھا تب بھی اس کے پاس پاکیشیا کا ہی ڈیسک تھا پھر وہ سیکرٹ سروس میں چلا گیا وہاں بھی وہ یہی کام کرتا ہے" ...... روڈی نے جواب دیا۔

"کس طرح رابطہ ہوتا تھا۔ فون پر یا ٹرانسمیٹر پر" ...... عمران نے پوچھا۔

"فون پر۔ اس کا ایک خصوصی نمبر ہے جس پر یا وہ خود فون اٹھاتا ہے یا پھر ٹیپ شدہ آواز سنائی دیتی ہے کہ وہ موجود نہیں ہے"۔ روڈی نے کہا۔

"کیا نمبر ہے" ...... عمران نے پوچھا تو روڈی نے نمبر بتا دیا۔

"رابطہ نمبر کیا استعمال کرتے ہو" ...... عمران نے پوچھا تو روڈی نے رابطہ نمبر بھی بتا دیا۔

"تمہارے علاوہ اور کتنے افراد کام کرتے ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

"میں اور مارٹن۔ ہم وکرم سنگھ کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہمارے علاوہ اور ہوں تو مجھے معلوم نہیں ہے" ...... روڈی نے جواب دیا اور عمران اس بار اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"ان معلومات سے وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہاں سے کسی میزائل کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ روڈی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد اس نے جوزف سے دوبارہ فون پیس منگوایا اور پھر فون پیس پر اس نے رابطہ نمبر پریس کر کے روڈی کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے ایک بار گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"وی ایس موجود نہیں ہے ایک ہفتے بعد رابطہ کریں پیغام نوٹ کرا دیں" ...... اور اس کے ساتھ ہی آواز بند ہو گئی تو عمران نے فون

آف کر دیا۔

"ان دونوں کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو"۔ عمران نے سرد لہجے میں جوزف اور جوانا سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روڈی کا چیخیں اور منتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن پھر ایک تیز چیخ کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی اور عمران سمجھ گیا کہ اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ عمران ڈارک روم سے باہر آگیا۔

"تم جا سکتے ہو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سلام کر کے پورچ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کئے ہی تھے کہ پھر اس نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر وہ بھی پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دانش منزل جا کر مزید کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ ناٹران سے کہہ کر اس وکرم سنگھ کے بارے میں معلومات حاصل کرائے گا۔ اس کے ساتھ ہی وزارت دفاع سے اس میزائل فیکٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا تھا اور پھر اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھنے لگی۔

شاگل میرپور کی اس رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا جہاں سے وہ راحیلہ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے دارالحکومت گیا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ راحیلہ نے اسے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق تو ان کا فیکٹری میں داخل ہونا ہی ناممکن تھا۔ کجا وہ وہاں جا کر وہاں سے فارمولا حاصل کر کے صحیح سلامت باہر بھی آتے اور یہاں سے کافرستان بھی پہنچ جاتے اس لئے وہ اس وقت کمرے میں اکیلا بیٹھا اس بات پر غور کر رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ ادھر وقت بھی تیزی سے گزرتا جا رہا تھا اور صدر کی دی ہوئی مہلت بھی صرف چند روز کی تھی اس لئے اب نہ ہی وہ واپس جا سکتا تھا اور نہ ہی مشن مکمل کرنے کی اسے کوئی واضح اور ٹھوس صورت نظر آ رہی تھی۔

"یہ کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے صدر نے۔ اب بھلا یہ چیف

آف سیکرٹ سروس کا تو کام نہیں ہے کہ وہ عام ایجنٹوں کی طرح مشن مکمل کرتا رہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وکرم سنگھ اندر داخل ہوا۔

"باس۔ اب کیا پروگرام ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور کیا میں نے شادی کا پروگرام بنانا ہے۔ نانسنس"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا تو وکرم سنگھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور واپس مڑنے لگا۔

"ٹھہرو۔ ادھر آؤ بیٹھو"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ خاموشی سے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم میرے نمبر ٹو ہو تو اب تمہارا مطلب ہے کہ چیف آف سیکرٹ سروس خود جا کر خود مشن مکمل کرے گا۔ کیا کافرستان سیکرٹ سروس میں اب میرے علاوہ کوئی ایسا ایجنٹ نہیں رہا جو کام کر سکے"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ آپ نے خود ہی فیصلہ کیا تھا کہ آپ کام کریں گے"۔ وکرم سنگھ نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ صدر صاحب نے مجھے حکم دیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عمران ٹیم کے ساتھ کام کرتا ہے تو مجھے بھی ٹیم کے ساتھ آ کر کام کرنا چاہئے لیکن صدر صاحب کو یہ خیال نہیں آیا کہ کہاں عمران جیسا عام ایجنٹ اور کہاں کافرستان

سیکرٹ سروس کا چیف اور عمران کا سیکرٹ سروس کا چیف ہونا تو ایک طرف وہ سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں۔ یہ تو میری توہین ہے لیکن اب صدر صاحب کو کون یہ بات بتائے"...... شاگل نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ حکم دیں تو میں ٹیم کے ساتھ جا کر مشن مکمل کروں"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"کس طرح کرو گے۔ تم نے راحیلہ کی باتیں سنی تھیں۔ بولو کس طرح مشن مکمل کرو گے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب تم ٹیم کے ساتھ وہاں جاؤ گے تو تمہارا بینڈ باجے کے ساتھ استقبال ہو گا۔ تمہیں گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا اور پھر تمہیں وہ فارمولا چاندی کی پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیا جائے گا۔ نانسنس"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ راحیلہ نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق بظاہر تو یہ مشن ناممکن نظر آتا ہے لیکن اس کی بتائی ہوئی تفصیل پر میں نے غور کیا ہے۔ میری نظر میں اس سارے نظام میں ایک اہم کمزوری موجود ہے جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور مشن آسانی سے مکمل کیا جا سکتا ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا تو شاگل اس طرح آنکھیں پھاڑ کر وکرم سنگھ کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات وکرم سنگھ نے ہی کی ہے۔

"کیا کمزوری"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ راحیلہ نے بتایا ہے کہ میزائل فیکٹری کا انچارج سائنس دان ڈاکٹر غوری ہے اور راحیلہ نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر غوری مستقل طور پر فیکٹری میں ہی رہتا ہے اور صرف عید کے روز اپنی ماں سے ملنے دارالحکومت جاتا ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سنا ہے تو پھر اس میں کیا کمزوری سامنے آ گئی ۔" شاگل نے کہا۔

"جناب اگر اس کی ماں کو کور کر کے اس سے ڈاکٹر غوری کو بلوایا جائے تو لامحالہ ڈاکٹر غوری آ جائے گا۔ کوئی بیماری کا بہانہ کیا جا سکتا ہے پھر وہاں سے ڈاکٹر غوری کو کور کیا جا سکتا ہے اور کوئی بھی پلان بنایا جا سکتا ہے۔ اس کی جگہ ہمارا آدمی بھی فیکٹری میں جا سکتا ہے اور فارمولا لا سکتا ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"لیکن اس کی ماں کہاں رہتی ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"۔ شاگل نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ شروع میں، میں نے کافرستان میں اس فارمولے کے حصول کے لئے جو پلان بنایا تھا وہ یہی تھا کہ ڈاکٹر غوری کو اس کی ماں کی بنیاد پر بلیک میل کر کے اس سے فارمولا حاصل کیا جائے۔ چنانچہ میں نے اس کی ماں کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں لیکن پھر جب مجھے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر غوری مستقل طور پر فیکٹری میں ہی رہتا ہے تو میں نے پلان ہی بدل دیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ شاید وہ اپنی ماں سے ناراض ہے لیکن اب راحیلہ کی بات سن کر مجھے

خیال آیا ہے کہ اگر وہ عید پر اس سے ملنے جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ناراض نہیں ہے بلکہ مصروفیت یا سیکورٹی کی وجہ سے وہاں نہیں آتا لیکن اس کی ماں کی بنیاد پر اسے فوری طور پر بلوایا جا سکتا ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"تم احمق ہو وکرم سنگھ جو ڈاکٹر غوری کی جگہ اپنا آدمی وہاں بھیجنے کا سوچ رہے ہو۔ راحیلہ نے بتایا ہے کہ وہاں انتہائی سخت چیکنگ ہوتی ہے اس لئے صرف میک اپ کر کے کوئی غلط آدمی وہاں نہیں جا سکتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس ڈاکٹر غوری کو ہی مجبور کیا جائے کہ وہ فارمولے کی کاپی ہمیں مہیا کر دے"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے"...... وکرم سنگھ نے فوراً ہی کہا اور اس کی توقع کے عین مطابق شاگل کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم ذہین ہو۔ گڈ۔ لیکن اس کے لئے تو ہمیں پھر دارالحکومت جانا ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ اگر اس طرح فیکٹری میں داخل ہوئے بغیر فارمولا مل سکتا ہے تو پھر ہمیں یہاں رہنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں وہیں جانا چاہئے۔ وہ کوٹھی ابھی تک ہمارے پاس ہے جس میں راحیلہ کی لاش موجود ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ جگہ میں نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ ہم سوچ رہے ہیں ویسے نہ ہو اور ہمیں دوبارہ یہاں آنا پڑے۔ ٹھیک

ہے تم ایسا کرو کہ کار نکالو۔ میں اور تم وہاں جائیں گے۔ کہاں رہتی ہے اس ڈاکٹر عوری کی ماں"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ نے ایک رہائشی کالونی کا نام اور کوٹھی کا نمبر بتا دیا۔

"او کے چلو"...... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں دوسرے لوگوں کو ہدایات دے دوں"...... وکرم سنگھ نے کہا اور مڑ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور ایک بار پھر طویل سفر کر کے شاگل، وکرم سنگھ کے ساتھ دارالحکومت پہنچ گیا لیکن اب رات پڑ چکی تھی۔ اس لئے راستے میں وکرم سنگھ نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ یہ کام صبح کو کر لیا جائے اور رات کسی ہوٹل میں گزاری جائے لیکن شاگل نے انکار کر دیا تھا۔ وہ جلد از جلد یہ کام کر لینا چاہتا تھا اسے معلوم تھا کہ کہ اگر ڈاکٹر عوری چاہے تو آدھی رات کو بھی فیکٹری سے نکل کر دارالحکومت آ سکتا ہے۔ جس کوٹھی کا پتہ بتایا گیا تھا وہ ایک ایسی رہائشی کالونی کا تھا جہاں خاصی پرانی کوٹھیاں تھیں اور پھر جس کوٹھی کے سامنے وکرم سنگھ نے جا کر کار روکی وہ بھی خاصی پرانی تھی۔

"پھاٹک کھلواؤ"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ ہمیں کوئی بہانہ کرنا پڑے گا"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"نانسنس۔ یہ بہانہ کرنے کا وقت ہے جو نظر آئے گولی سے اڑا دو"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ میرے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود

ہے اگر یہاں فائر ہوا تو پوری کالونی اکٹھی ہو جائے گی"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن جو کچھ بھی کرو جلدی کرو"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ نے کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک سائیڈ پر لے جا کر اس نے کار روکی۔

"آپ یہاں ٹھہریں۔ میں آ رہا ہوں"...... وکرم سنگھ نے کہا اور کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس چلا گیا۔ شاگل کار میں ہی بیٹھا رہا لیکن وکرم سنگھ کی واپسی ہی نہ ہو رہی تھی۔ شاگل بے چین ہو گیا تو وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے ہی لگا تھا کہ وکرم سنگھ آ گیا۔

"کہاں مر گئے تھے تم"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے گیس فائر کی اور پھر اس کے تاثرات ختم ہونے کا انتظار کرتا رہا پھر عقبی طرف سے کوٹھی کے اندر گیا اور کوٹھی کو چیک کیا۔ وہاں ایک بوڑھی عورت اور دو ملازم تھے۔ پھر میں نے پھاٹک کو اندر سے کھولا اور اب یہاں آیا ہوں"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم نے واقعی کام کیا ہے۔ گڈ شو"...... شاگل نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور وکرم سنگھ جو اس دوران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی اور پھر اسے موڑ کر واپس کوٹھی کی طرف لے گیا۔ اس نے کار کو کوٹھی کے سامنے روکا

اور پھر نیچے اتر کر اس نے خود ہی پھاٹک کو دھکیل کر کھول دیا۔ پھر وہ کار میں بیٹھا اور کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی۔ وکرم سنگھ نے کار لے جا کر اس کے ساتھ روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک کو بند کر کے اس نے اس کا کنڈہ لگایا اور واپس پورچ میں آ گیا۔ یہاں شاگل کار سے اتر کر کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"آئیے باس۔ ادھر کمرے میں ایک کرسی پر بوڑھی عورت بے ہوش پڑی ہوئی ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔ شاگل نے سر ہلایا اور پھر اس کے پیچھے چلتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا ایک کمرے میں جو بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا ایک کافی عمر کی بوڑھی عورت ایک آرام کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ اب اسے ہوش میں کیسے لے آؤ گے"...... اچانک شاگل نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"باس۔ میرے پاس اینٹی گیس موجود ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال لی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کو اس بوڑھی عورت کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ شاگل اس دوران سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"یہ بڑھیا شاید آسانی سے نہ مانے۔ اس لئے خنجر نکال کر ہاتھ میں

پکڑ لو"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے تیز دھار کا چھوٹا سا خنجر نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ کمرے میں جلنے والی تیز روشنی کے بلب کی وجہ سے خنجر چمک رہا تھا۔ چند لمحوں بعد بوڑھی عورت کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا تو سامنے بیٹھے ہوئے شاگل اور ساتھ ہی خنجر اٹھائے کھڑے وکرم سنگھ کو دیکھ کر عورت کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے بڑھیا۔ تمہارے ملازم بے ہوش پڑے ہیں اور سنو ہم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا تو بوڑھی عورت بے اختیار سہم گئی اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم ڈاکٹر غوری کی ماں ہو"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... بوڑھی عورت نے خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو۔ ہم نے تمہارے بیٹے سے ایک فائل کی نقل حاصل کرنی ہے لیکن ہم اس کی فیکٹری میں نہیں جانا چاہتے ورنہ ہمیں اسے ہلاک کرنا پڑے گا تم اسے یہاں بلاؤ اور پھر اسے مجبور کرو کہ وہ فائل کی نقل لا دے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم تمہیں بھی اور پھر تمہارے بیٹے کو بھی گولیوں سے اڑا دیں گے"...... شاگل نے

کہا۔

"اوہ۔ وہ۔ وہ تو ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ وہ دو روز پہلے آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ سائنس کانفرنس کے سلسلے میں پاکیشیا سے باہر کسی ملک میں جا رہا ہے اور اس کی واپسی پندرہ روز بعد ہو گی"...... بوڑھی عورت نے کہا تو شاگل اور وکرم سنگھ دونوں کے چہرے بے اختیار مایوسی سے لٹک سے گئے۔ یہ بات شاید ان کے تصور میں بھی نہ تھی کہ ڈاکٹر غوری باہر بھی جا سکتا ہے۔

"پھر تمہارے پاس آنے کا ہمیں کیا فائدہ ہوا۔ اس کا گلا کاٹ دو"...... شاگل نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے مت مارو۔ تم اس کے کمرے اور سیف کی تلاشی لے لو۔ وہ اس میں اپنے ضروری کاغذات رکھتا ہے" یکلخت بوڑھی عورت نے چیختے ہوئے کہا تو شاگل اور وکرم سنگھ دونوں چونک پڑے

"نہیں۔ اس قدر اہم فائل وہ یہاں نہیں رکھ سکتا۔ پھر اس فائل کے تحت تو وہاں فیکٹری میں کام ہو رہا ہے" شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے اصل فائل کی کوئی کاپی یہاں بھی رکھی ہو۔ اکثر سائنسدان ایسا کرتے ہیں"...... وکرم سنگھ نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کہاں ہے اس کا کمرہ" شاگل نے بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر کہا تو بوڑھی عورت نے کمرے کے بارے میں بتا دیا۔

"جاؤ وکرم سنگھ جا کر چیک کرو سیف کا لاک ہو تو اسے توڑ دینا" ۔ شاگل نے کہا۔

"اس بڑھیا کو ساتھ لے چلیں باس۔ میرا خیال ہے کہ یہ سیف خفیہ ہو گا اور یہ بڑھیا اس کے بارے میں جانتی ہو گی"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"کیا یہ سیف خفیہ ہے" ۔ شاگل نے بوڑھی عورت سے پوچھا

"ہاں۔ وہ دیوار کے اندر بنا ہوا ہے اور دیوار پر باغ کے منظر کی بڑی سی تصویر لگی ہوئی ہے۔ اس تصویر کو ہٹایا جائے تو اس کے پیچھے ابھری ہوئی جگہ پر ہاتھ مارا جائے تو دیوار پھٹ جائے گی اور سیف سامنے آ جائے گا۔ میرے بیٹے نے یہ سیف خصوصی طور پر بنوایا تھا" ۔ بوڑھی عورت نے خود ہی ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چلو ہمارے ساتھ"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ نے بوڑھی عورت کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کیا اور پھر وہ تقریباً گھسیٹتا ہوا اسے اپنے ساتھ لے کر چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس کمرے کی تین دیواروں کے ساتھ تو کتابوں کی الماریاں موجود تھیں جبکہ ایک دیوار خالی تھی اور اس پر ایک بڑی سی تصویر تھی جس میں باغ کا خوبصورت منظر تھا۔ وکرم نے بوڑھی عورت کو ایک کرسی پر بٹھا دیا کیونکہ وہ اتنی دیر چلنے سے ہی ہانپنے لگی تھی۔ شاید وہ بیمار تھی اور پھر وکرم نے آگے بڑھ کر تصویر ہٹائی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے

تصویر والی جگہ پر دیوار پر ایک معمولی سی ابھری ہوئی جگہ پر زور سے ہاتھ مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک انتہائی جدید قسم کا سیف سامنے آ گیا۔

"یہ کھلے گا کیسے" ...... شاگل نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میرا بیٹا ہی اسے کھولتا ہے" ...... بوڑھی عورت نے کہا۔

"اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" ...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ گولی اس پر اثر نہیں کرے گی لیکن میں اسے کھول لوں گا۔ یہ روڈ سٹن کمپنی کا سیف ہے۔ اس کمپنی کے سیف ملٹری میں خصوصی طور پر استعمال کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ انتہائی مضبوط اور محفوظ خیال کئے جاتے ہیں" ...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"کیسے کھولو گے اسے۔ اس میں تو نہ ہی کوئی چابی کا سوراخ ہے اور نہ ہی کوئی تالا نظر آ رہا ہے۔ صرف درمیان میں ایک معمولی جھری سی ہے اور بس" ...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ نمبروں سے کھلتے ہیں اور نمبر باکس بھی خفیہ ہوتا ہے اور ایک خاص تکنیک سے سامنے آتا ہے" ...... وکرم سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیف کے درمیان میں جھری کے قریب تین بار ہاتھ مخصوص انداز میں مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی وہاں ایک خانہ سا کھل گیا جس میں فون کے ڈائل کی طرح کے نمبر موجود تھے۔

"اب نمبر کیسے معلوم ہوں گے" ...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کر لوں گا" ...... وکرم سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ بار بار ہاتھ روکتا اور پھر نمبر پریس کرتا رہا لیکن سیف نہ کھل سکا اور پھر اچانک ایک بار اس نے جیسے ہی نمبر پریس کئے۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف کھل گیا۔

"ویری گڈ۔ کیا نمبر پریس کئے ہیں تم نے" ...... شاگل نے خوش ہو کر کہا۔

"باس۔ اس کوٹھی کا نمبر ہی اس کا نمبر ہے۔ مجھے اچانک خیال آ گیا تھا" ...... وکرم سنگھ نے کہا اور اس نے سیف کے پٹ کھول دیئے۔ سیف میں کاغذات اور لفافے موجود تھے البتہ سب سے نچلے خانے میں ایک فائل بھی رکھی ہوئی تھی۔ وکرم سنگھ نے وہ فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

"باس۔ یہی ہماری مطلوبہ فائل ہے" ...... وکرم سنگھ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم سائنسدان ہو" ...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ اس پر میزائل کا کوڈ نام لکھا ہوا ہے" ...... وکرم سنگھ نے فائل شاگل کو دکھاتے ہوئے کہا تو شاگل نے فائل جھپٹی اور پھر اسے دیکھنے لگا دوسرے لمحے اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے آثار

پیدا ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ ہماری مطلوبہ فائل ہے۔ فائل پر واقعی میزائل کا کوڈ نام لکھا ہوا ہے اور سائنسی کاغذات ہیں لیکن یہ اصل نہیں ہیں بلکہ اس کی نقل ہیں۔ بہرحال ہمارے لئے یہی اصل ہیں"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے کہا تھا ناں کہ ایسا ہو سکتا ہے اور دیکھئے ایسا ہو گیا ہے"...... وکرم سنگھ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو شاگل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کا چہرہ بے اختیار بدل گیا لیکن پھر جلد ہی وہ نارمل ہو گیا۔

"سیف بند کر دو"...... شاگل نے فائل کو موڑ کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو وکرم سنگھ نے جلدی سے سیف بند کیا اور پھر سائیڈ پر ابھری ہوئی ایک جگہ پر اس نے ضرب لگائی تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ وکرم سنگھ نے تصویر اٹھائی اور واپس اسی جگہ پر لگا دی۔ اب کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ سیف کو کھولا بھی گیا ہے یا نہیں۔

"اس بڑھیا کو لے آؤ۔ اس نے واقعی ہماری مدد کی ہے"۔ شاگل نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وکرم سنگھ نے بڑھیا کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور پہلے کی طرح گھسیٹتا ہوا واپس اسی کمرے میں لے آیا کیونکہ شاگل آگے آگے چلتا ہوا اس کمرے میں ہی آیا تھا۔

"اسے بٹھا دو اور پھر آف کر دو"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر وہ سیدھا چلتا ہوا پورچ میں آ گیا تھوڑی دیر بعد وکرم سنگھ بھی وہاں پہنچ گیا۔

"کیا ہوا۔ ختم کر دیا بڑھیا کو"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے اسے خنجر یا گولی سے ہلاک نہیں کیا بلکہ اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کیا ہے اور سامان کو اس طرح الٹ پلٹ کر دیا ہے کہ یہی سمجھا جائے کہ یہ ڈاکوؤں اور چوروں کی کارستانی ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وکرم سنگھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار پھاٹک کے قریب لے آ کر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پھاٹک کھولا اور ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار کو آگے بڑھایا اور پھاٹک کراس کر کے سائیڈ میں لے جا کر اسے روک دیا اور وہ نیچے اتر کر واپس چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تھوڑی دیر بعد ہوئی اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اب کیا واپس میرپور جانا ہے باس"...... وکرم سنگھ نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے سپیشل ایئرپورٹ پر چھوڑ دو۔ میرے پاس کاغذات موجود ہیں۔ میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے فوراً کافرستان جانا چاہتا ہوں۔ تم ساتھیوں سمیت بعد میں آ جانا"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار آگے بڑھا دی۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا اور حسب دستور ایک سائنسی
رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ رانا ہاؤس سے وہ دانش منزل
گیا تھا اور اس نے وہاں بطور ایکسٹو ناٹران کو ہدایات دے دی تھیں
کہ وہ سیکرٹ سروس کے وکرم سنگھ کے بارے میں معلومات حاصل
کرے اور اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کی میزائل فیکٹری کے سلسلے
میں ان کی طرف سے ہونے والی کارروائی کا اصل مقصد بھی ٹریس کر
کے اطلاع دے۔ اس کے بعد اس نے بطور ایکسٹو وزارت دفاع سے
اس فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر وہ ایکسٹو کے
نمائندہ خصوصی کے طور پر صفدر کے ساتھ اس فیکٹری کا چکر بھی خود
لگا آیا تھا۔ وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ کافرستانی ایجنٹ چاہے
لاکھ کوشش کر لیں۔ وہ کسی طرح بھی نہ اس فیکٹری میں داخل ہو
سکتے ہیں اور نہ ہی وہاں سے کوئی فائل حاصل کر سکتے ہیں۔ اس

فیکٹری اور اس پہاڑی علاقے کے تمام انتظامات جو کچھ بھی سامنے آئے
تھے وہ واقعی فول پروف تھے اور ان انتظامات کو دیکھ کر اسے حیرت
ہوئی تھی کہ یہ فول پروف انتظامات کس کے ذہن کا نتیجہ ہیں اور
جب اسے بتایا گیا کہ یہ انتظامات سائنسدان سرداور نے حکومت کی
خصوصی ہدایات پر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے مل کر تیار کئے
ہیں تو وہ اور بھی مطمئن ہو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اب اطمینان
سے اپنے فلیٹ میں بیٹھا سائنسی رسالہ کے مطالعے میں مصروف تھا۔
سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے وہ فلیٹ میں اکیلا تھا۔ اچانک
ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بغیر رسیور کو
دیکھے بول رہا ہوں کیونکہ میں اس وقت ایک انتہائی اہم رسالے کے
گہرے مطالعے میں مصروف ہوں اور نہیں چاہتا کہ نظریں رسالے
سے ہٹاؤں اس لئے پلیز۔ جو کچھ کہنا ہے مختصر کہیں اور کوئی ایسی بات
نہ کریں جس سے مجھے رسالے سے نظریں ہٹانا پڑیں" عمران
نے رسیور اٹھاتے ہی پوری تقریر کر ڈالی لیکن یہ حقیقت تھی کہ اس
کی نظریں رسالے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"بلیک زیرو بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ناٹران کی طرف سے
انتہائی اہم اطلاعات ملی ہیں اگر سائنسی رسالہ اس سے زیادہ اہم ہے
تو جب آپ فارغ ہوں پلیز مجھ سے رابطہ کر لیں۔ خدا حافظ"۔ دوسری

طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے رسیور کے ساتھ ساتھ رسالہ
بھی رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ
واقعی کوئی اہم بات کرنا چاہتا تھا لیکن عمران کی تقریر کی وجہ سے یا تو
وہ ناراض ہو گیا تھا یا پھر فون پر بتانا اس نے مناسب نہ سمجھا تھا۔
اس لئے عمران نے سوچا کہ وہ خود دانش منزل پہنچ جائے تاکہ دونوں
ہی صورتوں میں معاملے کو صحیح طریقے سے ٹریٹ کیا جا سکے۔ چنانچہ
تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔
دانش منزل پہنچ کر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

میرا خیال تھا کہ تم نے ناراض ہو کر فون بند کیا ہے۔ اس لئے
میں خود جا کر تم سے معافی مانگوں۔ لیکن تمہارا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ
کر اب میرا خیال ہے کہ تمہیں مجھ سے معافی مانگنی چاہئے لیکن چلو
بغیر مانگے ہی معاف کر دیتا ہوں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مانگے بھیک
نہیں ملتی اور بن مانگے موتی مل جاتے ہیں ...... سلام وغیرہ کے بعد
عمران کی زبان رواں ہو گئی تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

آپ کی مہربانی ہے عمران صاحب کہ آپ نے ایسا سوچا۔ ویسے
سچی بات یہ ہے کہ میں ناراض نہیں ہوا تھا بلکہ میں نے آپ کے
رسالے کی اہمیت کی وجہ سے یہ بات کی تھی کیونکہ جو اطلاعات ملی
تھیں وہ خاصی تفصیلی تھیں ...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

کیا اطلاعات ملی ہیں بتاؤ۔ کیونکہ اب میں باہوش و حواس خمسہ
سننے کے لئے تیار ہوں ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو پھر بے
اختیار ہنس پڑا۔

ناٹران نے اطلاع دی ہے کہ وکرم سنگھ، شاگل کا نیا نمبر ٹو
ہے۔ پہلے یہ ملٹری انٹیلی جنس میں تھا۔ اب سیکرٹ سروس میں
شفٹ ہو گیا ہے اور اہم بات یہ کہ وکرم سنگھ پاکیشیا آیا ہوا ہے اور
جس روز ناٹران کو کال کیا گیا اس کے دو روز بعد واپس آیا ہے۔ اس
کے ساتھ پانچ افراد اور بھی تھے۔ وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آئے
ہیں اور اس کے ساتھ ہی ناٹران نے اطلاع دی ہے کہ شاگل بھی
کافرستان سے دو روز تک غائب رہا ہے اور پھر اچانک اس کی واپسی
ہوئی ہے اور پھر اس نے پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر سے طویل
ملاقات کی ہے۔ اس ملاقات کے بعد وہ بے حد خوش نظر آ رہا تھا لیکن
اس ملاقات کی تفصیلات نہیں مل سکیں کیونکہ یہ غیر رسمی ملاقات
تھی ...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے
چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

اس کا مطلب ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس پراسرار
سرگرمیوں میں ملوث ہے ...... عمران نے کہا۔

جی ہاں۔ اس رپورٹ سے تو یہی لگتا ہے۔ ناٹران نے یہ بھی
بتایا ہے کہ اس نے اس کا کھوج لگانے کی بے حد کوشش کی ہے
لیکن اسے اس سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ سب کچھ کسی جگہ

ٹیپ شدہ ہے اور نہ ہی تحریر شدہ۔ البتہ اس نے اجازت طلب کی ہے
کہ اگر اسے اجازت دی جائے تو وہ اس وکرم سنگھ کو اغوا کر کے اس
سے پوچھ گچھ کر کے مزید معلومات حاصل کر سکتا ہے لیکن میں نے
اسے ابھی صرف عام حالات میں معلومات حاصل کرنے کا کہا ہے"۔
بلیک زیرو نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن وکرم سنگھ یہاں کیا کرنے آیا ہو گا جبکہ یہاں اس کے
ایجنٹوں نے اس کی آمد کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر وہ آیا ہوتا تو لامحالہ
وہ واضح طور پر نہ بتاتے لیکن کم از کم اشارہ ضرور کرتے"...... عمران
نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ شاگل کا بھی دو روز تک غائب رہنا اور پھر
صدر سے ملاقات اور اس کے بعد خوش ہونا۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ وہ جس مقصد کے لئے بھی دو روز غائب رہا ہے وہ مکمل ہو گیا
ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ سیکرٹ سروس کا چیف ہے اور پھر وہ جذباتی آدمی ہے۔
معمولی باتوں پر بھی خوش ہو جاتا ہے اور سیکرٹ سروس کو بہرحال
بے شمار کام کرنے پڑتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"نائران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نائران کی آواز
سنائی دی چونکہ لاؤڈر کا بٹن حسب عادت عمران نے پریس کر دیا تھا
اس لئے نائران کی آواز بلیک زیرو بھی سن رہا تھا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... نائران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم نے وکرم سنگھ اور اس کے پانچ ساتھیوں کی پاکیشیا سے
واپسی کی اطلاع تو دی ہے لیکن تم نے یہ اطلاع نہیں دی کہ کیا وہ
پاکیشیا اکیلا گیا تھا یا ان پانچ ساتھیوں کے ساتھ گیا تھا"...... عمران
نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا۔ میں ابھی چیک کراتا
ہوں۔ آپ مجھے صرف نصف گھنٹہ دے دیں۔ میں اس دوران
چیکنگ کر لوں گا"...... نائران نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"چیکنگ کر کے اطلاع دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا اس کی کوئی خاص اہمیت ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ کوئی خاص اہمیت تو نہیں ہے البتہ مجھے خیال آ گیا تھا
کہ جو پانچ افراد اس کے ساتھ گئے ہیں ان کا تعلق کہیں پاکیشیا سے تو
نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں کے خاص آدمیوں کو اپنے ساتھ شاگل
کے پاس لے گیا ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات
میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس" ...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ صفدر، عمران کے ساتھ آپ کے نمائندے کے طور پر میزائل فیکٹری گیا تھا۔ اس نے جو رپورٹ دی تھی وہ میں نے آپ کو دی تھی لیکن ابھی صفدر کا فون آیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ اپنے دوست سے ملنے دارالحکومت کی ایک رہائشی کالونی میں گیا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دوست اسی کالونی میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت کی قل خوانی میں گیا ہے اور آنے ہی والا ہے چونکہ صفدر کو اپنے اس دوست سے کوئی ضروری کام تھا اس لئے وہ رک گیا۔ پھر جب اس کا دوست آیا تو اس نے صفدر کو بتایا کہ اس بوڑھی عورت کو چوروں نے واردات کے دوران گلا دبا کر ہلاک کر دیا تھا اور پھر اس بوڑھی عورت کے متعلق اس نے بتایا کہ یہ پاکیشیا کے مشہور سائنسدان ڈاکٹر غوری کی والدہ تھی جو یہاں اپنی ذاتی کوٹھی میں دو ملازموں کے ساتھ اکیلی رہتی تھی اور صفدر ڈاکٹر غوری کا نام سن کر چونک پڑا کیونکہ اس کے مطابق وہ جب عمران کے ساتھ میزائل فیکٹری میں گیا تھا تو وہاں اسے پتہ چلا تھا کہ فیکٹری کا انچارج سائنسدان ڈاکٹر غوری ہے جو کسی سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے ملک سے باہر گیا ہوا ہے چنانچہ صفدر نے کنفرم کیا تو اسے

معلوم ہو گیا کہ یہ بوڑھی عورت اسی ڈاکٹر غوری کی والدہ ہے اور ڈاکٹر غوری بھی اپنی والدہ کی وفات کی وجہ سے ہنگامی طور پر واپس آیا ہے۔ صفدر نے اپنے ذاتی تجسس کی بناء پر جب اس واردات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں تو اسے یہ معلوم کر کے بے حد حیرت ہوئی کہ ملازموں کو کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس بوڑھی عورت کو گلا دبا کر اس کے کمرے میں ہلاک کر دیا گیا۔ کمرے کا سامان تو الٹ پلٹ حالت میں تھا لیکن کوئی چیز چوری نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ یہ چوری کی واردات نہیں ہو سکتی۔ صفدر نے پہلے عمران کے فلیٹ ٹیلی فون کیا لیکن عمران وہاں موجود نہیں تھا اس لئے اس نے مجھے فون کر کے رپورٹ دی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں۔ شاید کوئی اہمیت کی بات ہو" ...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کس کالونی میں یہ واردات ہوئی ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"خرم کالونی میں جناب۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک۔ اے بلاک"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"صفدر سے کہو کہ وہ واردات کرنے والوں کے بارے میں اپنے طور پر اردگرد کے لوگوں سے معلومات حاصل کرے" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"صفدر کا خیال درست لگتا ہے۔ یہ واردات چوری کی نہیں ہو سکتی۔ چور اس طرح بے ہوش کر دینے والی گیس فائر نہیں کرتے

اور وہ بھی صرف ایک بوڑھی عورت کا گلا دبا کر مارنے کے لئے۔ یہ کوئی اور چکر ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... پی اے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شاکو پہاڑی علاقے میں واقع میزائل فیکٹری کے انچارج سائنسدان ڈاکٹر غوری کی والدہ کو دارالحکومت میں ان کی رہائش گاہ پر گلا دبا کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ بظاہر یہ چوروں کی واردات ظاہر کی گئی ہے لیکن حالات بتاتے ہیں کہ یہ عام چوروں کی واردات نہیں تھی اس سلسلے میں ڈاکٹر غوری سے میں فوری طور پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سیکرٹری دفاع اکرام صاحب کو کہہ کر ڈاکٹر غوری جہاں بھی موجود ہوں ان کا فون نمبر بھی مجھے دیں اور انہیں میرے متعلق بھی بتا دیں"...... عمران نے

کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا اور عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"آپ ڈاکٹر غوری سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس سے تعزیت کرنا چاہتا ہوں۔ آخر وہ ہمارے ملک کا بہت بڑا سائنس دان ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں آپ چیف آف سیکرٹ سروس کا نام استعمال نہ کرتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیوں۔ کیا چیف آف سیکرٹ سروس کو یہ کام کرنا منع ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"منع تو نہیں ہے۔ بہرحال اگر آپ نہیں بتانا چاہتے تو دوسری بات ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"میرے ذہن میں جولیا کی رپورٹ سن کر اور اس سے پہلے ٹائران کی رپورٹ سن کر ایک خیال آیا ہے اور میں اس خیال کو کنفرم کرنا چاہتا ہوں اور ظاہر ہے اب تم نے وہ خیال پوچھنا ہے اور چونکہ چیک چاہے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو، دینا یا نہ دینا تمہارا صوابدیدی اختیار ہے اس لئے مجبوراً بتانا پڑے گا کہ کہیں واردات وکرم سنگھ اور اس کے ساتھیوں کی نہ ہو اور ڈاکٹر غوری کہیں اپنے ضروری کاغذات تو اپنی آبائی رہائش گاہ میں نہیں رکھتا۔ کیونکہ عام طور پر سائنسدان

ایسا کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اس طرح ان کے اہم کاغذات محفوظ رہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے وکرم سنگھ کے ساتھ چھ آدمی عام فلائٹ سے پاکیشیا گئے تھے لیکن واپسی میں اس کے ساتھ پانچ افراد آئے ہیں۔ چھٹا آدمی جس کا نام کمپیوٹر ریکارڈ میں جوگندرام تھا ان کے ساتھ تو نہیں آیا البتہ ان کے آنے سے ایک روز پہلے وہ پاکیشیا سے چارٹرڈ طیارے پر اکیلا واپس آیا تھا"...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فی الحال اس سارے سلسلے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرو۔ اصل مقصد معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب۔ ڈاکٹر غوری اپنی والدہ کی رہائش گاہ پر موجود ہیں چونکہ تعزیت کے لئے دوسرے لوگ بھی موجود ہیں اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان سے خود بات کر لیں۔ چاہے مناسب سمجھیں تو اپنے کسی نمائندے کو بھجوا کر بات کر لیں۔

بہرحال اسے آپ کے متعلق اطلاع دے دی گئی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں خود جا کر اس سے ملتا ہوں سر سلطان کا اشارہ درست تھا۔ بہت سے لوگوں کی موجودگی میں چیف آف سیکرٹ سروس کو بات نہیں کرنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ صفدر وہاں اردگرد موجود ہو سکتا ہے اور وہ انتہائی ذہین آدمی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خرم کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کوٹھی قدیم طرز کی بنی ہوئی تھی اور کوٹھی کے باہر اور اندر کافی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔ عمران نے اپنی کار سائیڈ پر روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کے اندر داخل ہونے کے لئے آگے بڑھنے ہی لگا تھا۔

"عمران صاحب"...... اچانک ایک طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس نے صفدر کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم نے چیف کو اطلاع دی تھی جس کی وجہ سے مجھے یہاں آنا

پڑا۔ ”.... “ عمران نے سلام دعا کے بعد منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ تعزیت کرنے سے ثواب ہی ملے گا“.... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر تم بھی چلو تاکہ ثواب میں تم بھی شامل ہو سکو“.... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ نے صرف تعزیت کرنی ہے یا کچھ اور بھی کام ہے“.... صفدر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

”پہلے تم بتاؤ۔ تمہاری انکوائری کیا کہتی ہے۔ مجھے چیف نے بتایا تھا کہ صفدر نے شک ظاہر کیا تھا اس لئے اس نے صفدر کے ہی ذمے انکوائری لگا دی ہے جس پر میں نے کہا کہ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جو بولے وہی کنڈی کھولے“.... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ چیف نے مجھے یہ حکم دے کر مجھ پر اعتماد کیا ہے اور مجھے اس پر واقعی بے حد مسرت ہوئی ہے۔ بہرحال جو کچھ اب تک میں نے انکوائری کی ہے اس کے مطابق صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک کار یہاں آئی تھی پھر اس میں سے ایک آدمی نکل کر اندر چلا گیا پھر جب وہ واپس آیا تو کار واپس پھاٹک کی طرف لے جائی گئی پھر اس آدمی نے کار سے اتر کر پھاٹک کھولا اور کار اندر چلی گئی۔ پھر کافی دیر بعد وہ کار واپس آئی اور وہی آدمی ڈرائیونگ سیٹ سے اترا اور اس نے جا کر پھاٹک بند کیا اور پھر واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور

کار چلی گئی جبکہ دوسرا آدمی کار کی عقبی نشست پر اکڑا ہوا بیٹھا رہا“.... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”یہ اکڑا ہوا بیٹھا رہا۔ کیا تم نے خود کہا ہے یا.... “ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ سامنے والی کوٹھی خالی ہے اس کا چوکیدار اس دوران چھت پر رہا ہے۔ اس نے مجھے یہ بتایا ہے اور یہ فقرہ اسی کا ہے کہ وہ آدمی واقعی اکڑا ہوا بیٹھا نظر آیا تھا“.... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کیا اس فقرے میں کوئی خاص بات ہے جو آپ اس طرح ردعمل ظاہر کر رہے ہیں“.... صفدر نے کہا۔

”فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بس میرے ذہن میں ایک خیال آیا تھا۔ آؤ میرے ساتھ“.... عمران نے ٹالنے والے انداز میں کہا اور پھر وہ صفدر کو ساتھ لئے کوٹھی کے اندر چلا گیا۔ وہاں ایک بڑے ہال میں دری بچھی ہوئی تھی اور کافی لوگ وہاں موجود تھے۔ عمران اور صفدر بھی پہلے ان میں شامل ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ فاتحہ خوانی کی۔ ڈاکٹر غوری ادھیڑ عمر آدمی تھے اور ان کے لباس اور انداز کے ساتھ ساتھ لوگوں کے ساتھ رویئے کی وجہ سے ہی عمران اور صفدر انہیں پہچان گئے تھے۔ پھر عمران اٹھا اور وہ ڈاکٹر غوری کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر غوری نے چونک کر اسے دیکھا۔

”آپ ڈاکٹر غوری ہیں“.... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"جی ہاں" ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"میں چیف آف سیکرٹ سروس کا نمائندہ ہوں۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں آپ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہوں" عمران نے کہا تو ڈاکٹر غوری بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے" ڈاکٹر غوری نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے حاضرین سے ایک ضروری کام کے لئے معذرت کی اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر ایک علیحدہ کمرے میں آ گئے۔ عمران نے صفدر کو بھی اشارے سے ساتھ لے لیا تھا۔

"فرمائیے جناب" ڈاکٹر غوری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ یہاں مستقل تو نہیں رہتے" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں صرف میری والدہ رہتی تھیں۔ میں اپنی والدہ کا اکلوتا لڑکا ہوں لیکن اپنے کام کی وجہ سے مجبوراً مجھے اپنی بیوی بچوں سمیت فیکٹری میں رہنا پڑتا ہے البتہ فرصت میں یہاں آ کر والدہ سے مل جاتا تھا" ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں آپ کے کوئی اہم کاغذات بھی نہیں ہوں گے" عمران نے کہا تو ڈاکٹر غوری بے اختیار چونک پڑے۔

"اہم کاغذات سے آپ کا کیا مطلب ہے" ڈاکٹر غوری نے پوچھا۔

"مثال کے طور پر فیکٹری میں بننے والے میزائلوں کے فارمولے کے سلسلے میں کاغذات یا فیکٹری کے حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں کاغذات یا ایسے ہی کوئی کاغذات" عمران نے کہا۔

"انتظامات سے تو میرا براہ راست تعلق نہیں تھا اور نہ اس سلسلے میں کوئی کاغذات میرے پاس تھے البتہ میں نے میزائل فارمولے کی ایک کاپی یہاں اپنے ایک خفیہ سیف میں رکھی ہوئی ہے تاکہ اگر کسی بھی وجہ سے اصل کاغذات ضائع ہو جائیں تو وہ کام دے سکیں" ڈاکٹر غوری نے کہا تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا آپ نے چیک کیا ہے کہ وہ فائل موجود ہے" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے چیک کیا ہے۔ میرا سیف محفوظ ہے" ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"آپ نے فائل چیک کی ہے" عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ لیکن وہ سیف اول تو ظاہر نہیں ہو سکتا اور اگر ظاہر ہو بھی جائے تو کسی صورت کھل نہیں سکتا۔ میں نے چیک کیا ہے سیف بند حالت میں دیوار کے اندر موجود ہے اور اسے نہ ظاہر کیا گیا ہے اور نہ کھولا گیا ہے" ڈاکٹر غوری نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ ہمارے ساتھ چل کر اس فائل کو چیک کر سکتے

ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری۔ وہ میرا ذاتی سیف ہے"۔۔۔ ڈاکٹر غوری نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ ملک کے بڑے سائنس دان ہیں اور آپ کی والدہ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ چوری کی واردات نہیں ہے بلکہ آپ کی والدہ کو کافرستانی سیکرٹ ایجنٹوں نے ہلاک کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ آپ کے سیف سے وہ فائل لے اڑے ہیں۔ موجودہ حالت میں ہم آپ سے کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے جس سے آپ کو ذہنی یا جسمانی طور پر کوئی تکلیف ہو کیونکہ آپ بہرحال محب وطن ہیں اور آپ ہرگز یہ نہیں چاہیں گے کہ پاکیشیا کو نقصان پہنچے۔ اس کے ساتھ ساتھ یقیناً آپ کو سیکرٹ سروس کے چیف کے اختیارات کے بارے میں بھی بریف کر دیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے چلیئے"۔۔۔ ڈاکٹر غوری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک اور کمرے میں آیا جو آفس کے انداز میں سجایا ہوا گیا۔ ڈاکٹر غوری نے عمران اور صفدر کو بتایا کہ سیف کہاں ہے اور پھر اس نے تصویر ہٹا کر ابھری ہوئی جگہ پر ہاتھ مار کر سیف ظاہر کیا۔ سیف واقعی بند تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر غوری نے نمبر باکس سیف سے نکالا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اس پر آپ کی اس کوٹھی کا نمبر فکسڈ ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو

ڈاکٹر غوری نے اثبات میں سر ہلایا۔ دوسرے لمحے سیف کھل گیا اور پھر جیسے ہی ڈاکٹر غوری نے سیف کے پٹ کھولے تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"لک۔ کیا مطلب۔ وہ۔ وہ فائل تو یہاں نیچے والے خانے میں تھی۔ وہ تو نہیں ہے"۔۔۔ ڈاکٹر غوری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اچھی طرح چیک کریں"۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر غوری نے چیکنگ کی۔

"نہیں ہے جناب۔ حیرت ہے بند سیف سے وہ کہاں جا سکتی ہے"۔۔۔ ڈاکٹر غوری نے کہا۔

"سیف کھول کر اسے دوبارہ بند بھی کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"لیکن کسی کو یہاں سیف کی موجودگی کا تو علم ہی نہیں ہو سکتا"۔۔۔ ڈاکٹر غوری نے کہا۔

"آپ کی والدہ کو تو علم ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ظاہر ہے انہیں تو علم تھا مگر"۔ ڈاکٹر غوری نے کہا۔

"ان پر جب تشدد کیا گیا تو انہوں نے بتا دیا اور پھر اسی بات کو چھپانے کے لئے آپ کی والدہ کو ہلاک کیا گیا ورنہ چور ایسی کارروائی نہیں کرتے کہ ملازمین کو گیس سے بے ہوش کریں پھر بوڑھی

خاتون کو گلا دبا کر ہلاک کریں اور بغیر کوئی قیمتی چیز حاصل کئے واپس چلے جائیں" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی مگر" ڈاکٹر غوری نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کے علاوہ اور کسے علم تھا کہ آپ نے یہاں اصل فارمولے کی نقل رکھی ہوئی ہے" عمران نے پوچھا۔

"سوائے میری ذات کے اور کسی کو علم نہ تھا۔ حتیٰ کہ میری والدہ کو بھی علم نہ تھا انہیں بس اتنا علم تھا کہ میں اپنے ضروری اور اہم کاغذات اس سیف میں رکھتا ہوں" ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"کیا اس فائل پر آپ نے میزائل کا کوڈ نام بھی لکھا ہوا تھا۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اے ایف میزائل" ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"او کے۔ خدا حافظ" عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"پلیز میری بات سنیں۔ اب میرے ساتھ کیا ہوگا" ڈاکٹر غوری نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"فی الحال آپ نے کسی کو اس بارے میں نہیں بتانا۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ سے اس سلسلے میں کوئی بازپرس نہ ہو۔ لیکن آپ نے بہرحال ایک بھیانک غلطی تو کی ہے لیکن چونکہ آپ نے نادانستہ اور گڈ فیتھ میں یہ نقل یہاں رکھی ہوئی تھی اس لئے مجھے

یقین ہے کہ چیف آپ کے خلاف کوئی سخت ایکشن نہ لے گا لیکن اگر آپ نے کسی کو بتا دیا کہ یہاں سے فائل کی نقل چوری ہو گئی ہے تو پھر میں کچھ نہیں کہہ سکتا" عمران نے کہا۔

"میں کسی کو نہیں بتاؤں گا پلیز۔ آپ میری طرف سے چیف صاحب کو عرض کر دیں۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے اپنے طور پر اسے یہاں صرف اس لئے رکھا تھا کہ اصل فائل ضائع ہو جائے تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور میرے خیال کے مطابق میرا یہ ذاتی سیف انتہائی محفوظ بھی تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہاں سے بھی کوئی اسے چوری کر سکتا ہے" ڈاکٹر غوری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ ساری باتیں بہرحال چیف کو بتا دی جائیں گی۔ خدا حافظ" عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے تھا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے کافرستانی ایجنٹوں کی بات کی ہے۔ کیا کوئی خاص کلیو مل گیا ہے" صفدر نے باہر آ کر کہا۔

"ہاں۔ یہ شاگل اور اس کے ساتھیوں کی واردات ہے۔ اکڑے ہوئے بیٹھے آدمی کے الفاظ سے میں اس لئے چونکا تھا کیونکہ یہ شاگل کی فطرت ہے اور پھر چیف نے پہلے ہی ٹائران کے ذریعے اس بارے میں انکوائری کرائی ہے۔ اس کے مطابق شاگل بھی یہاں آیا تھا اور اس کے پانچ ساتھی بھی۔ جن کا انچارج شاگل کا نمبر ٹو کرم سنگھ تھا

اور پھر شاگل اکیلا پہلے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس گیا ہے اور اس کے ساتھی بعد میں گئے ہیں۔ اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں سے انہیں جب فائل ملی تو شاگل شاید یہاں سے سیدھا ایئرپورٹ چلا گیا اور وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے فائل سمیت کافرستان چلا گیا جبکہ اس کے ساتھی بعد میں گئے ۔۔۔۔ عمران نے اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ یہاں واردات بھی کر گئے اور کسی کو اطلاع ہی نہیں ملی۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کسی کو الہام تو ظاہر ہے نہیں ہوتا۔ لیکن مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ انہیں یہاں فائل کی موجودگی کا پتہ کیسے چل گیا۔ ڈاکٹر غوری کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے اور پھر وہ ان دنوں ملک سے باہر بھی تھا۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب کیا وہ فائل وہاں سے واپس لے آئی ہو گی۔" صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ چیف کیا فیصلہ کرتا ہے اصل فائل تو محفوظ ہے لیکن یہ فائل بہرحال کافرستان پہنچ چکی ہے اور ظاہر ہے وہاں آسانی سے اس کی کئی کاپیاں کرا لی گئی ہوں گی۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میں بھی چلتا ہوں۔ اب میری مزید انکوائری کا کیا فائدہ۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافرستان کے صدر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے ضروری فائلوں کو دیکھ رہے تھے کہ ساتھ پڑے ہوئے ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔ صدر نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"سر۔ سائنسدان ڈاکٹر راجندر ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں۔۔۔ دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"انہیں بٹھاؤ۔ میں آ رہا ہوں۔۔۔ صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے دوبارہ فائل کو پڑھنا شروع کر دیا پھر کافی دیر بعد انہوں نے قلمدان سے اپنا مخصوص قلم نکال کر فائل کے آخر میں چند الفاظ رکھ کر دستخط کر کے فائل بند کی اور اسے ایک طرف رکھی ہوئی ٹرے میں رکھ کر وہ اٹھے اور آفس کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

دروازہ کراس کر کے وہ ایک بند راہداری سے گزرتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے تو وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ یہ کافرستان کے معروف سائنسدان ڈاکٹر راجندر تھے جو میزائل کے بارے میں بین الاقوامی شہرت رکھتے تھے۔

"تشریف رکھیے ڈاکٹر راجندر" صدر نے سلام کا جواب دینے کے علاوہ باقاعدہ ڈاکٹر راجندر سے مصافحہ کیا اور پھر انہیں بیٹھنے کا کہا اور خود اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گئے۔

"آپ نے اے ایف میزائل کی فائل چیک کر لی ہے۔ یہ درست ہے ناں" صدر نے کہا۔

"اسی سلسلے میں حاضر ہوا ہوں جناب۔ فائل تو درست ہے لیکن" ڈاکٹر راجندر نے کہا اور پھر خاموش ہو گئے تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"لیکن کیا مطلب۔ فقرہ مکمل کیجئے" صدر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا کیونکہ یہ پروٹوکول کے خلاف تھا کہ صدر کے ساتھ مبہم اور ادھوری بات کی جائے۔

"سوری سر۔ دراصل میں الفاظ سوچ رہا تھا اس سے مجھ سے ادھورا فقرہ بولنے کی گستاخی ہو گئی ہے۔ معافی چاہتا ہوں۔ میرا مطلب تھا کہ اس فائل سے نہ ہی اے ایف میزائل تیار کئے جا سکتے ہیں اور نہ ان کا اینٹی نظام تیار کیا جا سکتا ہے" ڈاکٹر راجندر نے

جواب دیا تو صدر کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ فائل درست ہے لیکن ساتھ ہی آپ کہہ رہے ہیں کہ اس سے دونوں کام نہیں کئے جا سکتے۔ آپ اس کی تفصیل سے وضاحت کریں" صدر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ فائل واقعی اے ایف میزائل کی ہے لیکن اس میں اس کا بنیادی فارمولا نہیں ہے" ڈاکٹر راجندر نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر فائل کیسے درست ہو سکتی ہے" صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ جب فارمولا تیار کیا جاتا ہے اور اسے لیبارٹری ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور پھر جب وہ کامیاب سمجھا جاتا ہے تو پھر اس کے بعد فیکٹری میں اس کو تیار کیا جاتا ہے لیکن تیاری کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ اصل فارمولا ہی فیکٹری میں بھیجا جائے کیونکہ اصل فارمولا انتہائی پیچیدہ ہوتا ہے اور سائنسی طور پر تحریر ہوتا ہے اس لئے اصل فارمولے کی بجائے اس کی تیاری میں عملی طور پر کام کرنے والے عناصر اور اجزا پر مشتمل ایک ایسی فائل تیار کی جاتی ہے جو فیکٹری میں کام دیتی ہے البتہ انچارج سائنسدان کو اگر ضرورت پڑے تو وہ اصل فارمولے کو چیک کر سکتا ہے لیکن عام طور پر اس کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ انچارج سائنسدان پہلے اس بنیادی فارمولے کو

اچھی طرح پڑھ اور سمجھ چکا ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اس کے ذہن میں ہوتا ہے۔ ہماری فیکٹریوں میں بھی اسی اصول پر کام کیا جاتا ہے البتہ لیبارٹریوں میں اصل اور بنیادی فارمولے موجود ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر راجندر نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے وضاحت کی۔

آپ کا مطلب ہے کہ اصل فارمولا کہیں اور ہوگا اور اس میزائل بنانے کے لئے یا تو وہ اصل فارمولا حاصل کیا جائے یا انچارج سائنسدان کو اغوا کر کے اس سے اصل فارمولا تیار کرایا جائے... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

جی ہاں۔ دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اصل فارمولا حاصل کیا جائے اور پھر اسے اور اس فائل میں موجود فارمولے کو ملا کر اس پر کام کیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے انچارج سائنسدان کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس فائل سے کام لے میزائل تیار کرے اور موجودہ پوزیشن میں اس فائل سے اینٹی میزائل تیار نہیں ہو سکتا۔ جبکہ اس کا اینٹی نظام تو بہرحال اس سے کسی صورت بھی تیار نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے لامحالہ بنیادی فارمولے کی ہر حالت میں ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر مزید ریسرچ کے ہی اینٹی نظام تیار کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں... ڈاکٹر راجندر نے کہا۔

لیکن آپ نے پہلے تو وضاحت نہ کی تھی۔ جس میٹنگ میں یہ مشن طے ہوا تھا۔ اس میٹنگ میں آپ بھی شامل تھے... صدر نے

کہا۔

جناب۔ آپ اس میٹنگ کی ریکارڈنگ چیک کر لیں۔ میں نے خاص طور پر اصل اور بنیادی فارمولے کے حصول کی بات کی تھی... ڈاکٹر راجندر نے کہا تو صدر نے ایک بار پھر ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب انہیں بھی یاد آ گیا تھا کہ ڈاکٹر راجندر نے واقعی اصل اور بنیادی فارمولے کی ہی بات کی تھی لیکن یہ غلطی ان سے ہوئی تھی کہ انہوں نے یہی سمجھا کہ اصل اور بنیادی فارمولا فیکٹری میں ہی موجود ہوگا۔ انہیں اس بارے میں اس فرق کا علم ہی نہ تھا۔

اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل ہمارے لئے بے کار ہے۔ صدر نے کہا۔

اینٹی نظام کی تیاری کے لئے تو یہ واقعی بے کار ہے البتہ اگر اسے ایف میزائل تیار کئے جانے کا پراجیکٹ ہو تو پھر اس پر لیبارٹری میں مزید ریسرچ کی ضرورت ہے۔ اشارات تو بہرحال اس میں موجود ہیں لیکن اس ریسرچ میں خاصا طویل عرصہ لگ سکتا ہے... ڈاکٹر راجندر نے کہا۔

پھر اس کا کیا فائدہ۔ اس دوران تو پاکیشیا میزائل تیار کر کے نصب بھی کر چکا ہوگا اور ہم نے بھی اسے تیار کر لیا اور پھر نصب بھی کر لیا تو وہ اس کا اینٹی نظام بھی فوری تیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہمیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور الٹا نقصان ہی ہوگا... صدر نے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں" ڈاکٹر راجندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فائل کہاں ہے" صدر نے پوچھا۔

"میرے آفس میں موجود ہے۔ میں نے اسے ساتھ رکھنا مناسب نہیں سمجھا" ڈاکٹر راجندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اس سلسلے میں غور کریں گے۔ آپ فی الحال اسے اپنے پاس رکھیں" صدر نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی ڈاکٹر راجندر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدر اپنے پچھلے والے آفس میں آ گئے۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہی انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر" دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹ سروس کے چیف جناب شاگل کو کال کرو اور انہیں کہو کہ وہ میٹنگ روم میں آ جائیں اور جب وہ پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دیں" صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے بے اختیار اپنا ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا۔

"ساری محنت ہی بے کار چلی گئی ہے۔ اب نئے سرے سے محنت کرنا ہو گی" صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ہی ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل سوچ رہے

تھے کہ اس پر مزید کام کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

"نہیں۔ یہ میزائل ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔ ان کا اینٹی نظام ہمیں ہر حالت میں چاہئے" ...... آخر کار صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ گئے۔ کافی دیر بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... صدر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ چیف شاگل میٹنگ روم میں پہنچ چکے ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے" ...... صدر نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے میٹنگ روم کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ تاکہ شاگل سے ہونے والی بات چیت محفوظ رہ سکے۔ پھر وہ میٹنگ روم میں داخل ہوئے تو کرسی پر بیٹھا ہوا شاگل اٹھا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو چیف" ...... صدر نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو شاگل سامنے موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"جو فائل آپ لے آئے ہیں وہ بے کار ہے" ...... صدر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"بب۔ بب۔ بے کار ہے۔ وہ کیسے جناب۔ کیا وہ غلط ہے یا نقلی ہے۔ کیسے جناب۔ وہ کیسے بے کار ہے" ...... شاگل نے رک رک کر

اور انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہ ہی وہ غلط ہے۔ نہ نقلی ہے اور نہ جعلی ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے لئے بے کار ہے"..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی صدر نے ڈاکٹر راجندر سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل اسے بتا دی۔

"اوہ۔ سر ایسی صورت میں تو سب کیا کرایا واقعی بے کار ہو گیا ہے۔ لیکن اب پہلے تو یہ معلوم کرنا ہو گا کہ اصل فائل کہاں ہے۔ اس کے بعد ہی اسے حاصل کیا جا سکتا ہے"..... شاگل نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا کی وزارت دفاع سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور یہ کام ہماری ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹ کر لیں گے اصل کام اس کا حصول ہے"..... صدر نے کہا۔

"جناب۔ ایک بار معلوم ہو جائے کہ وہ کہاں ہے۔ پھر ہم ہر قیمت پر اسے حاصل کر لیں گے"..... شاگل نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کارروائی کی ہے اس کا علم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو لازماً ہو گیا ہو گا"..... صدر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ انہیں اس کا علم نہ ہو سکے گا"..... شاگل نے کہا اور پھر اس نے فائل حاصل کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اور جناب۔ اس سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کہیں بھی

کوئی عمل دخل نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر غوری اول تو مطمئن ہوں گے کہ سیف بند ہے اور اگر انہیں معلوم بھی ہو گیا تب بھی وہ خاموش رہیں گے کیونکہ یہ کام ان کا ذاتی تھا اور وہ اسے بتا کر خود سزا کا نشانہ بن سکتے ہیں جبکہ اصل فائل ویسے ہی فیکٹری میں موجود ہے اس لئے اس کی اطلاع کسی صورت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہیں ہو سکتی۔ دوسری بات یہ کہ ابھی تک ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع مل چکی ہے یا وہ فائل واپس حاصل کرنے کے لئے یہاں آ رہی ہے"..... شاگل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جیسے ہمارے سائنسدانوں نے اس کے بے کار ہونے کی رپورٹ دی ہے اسی طرح اگر انہیں معلوم بھی ہو جائے تو ان کے سائنسدان بھی اس کے بارے میں انہیں یہی رپورٹ دیں گے اور دوسری بات یہ کہ اس فائل کی سینکڑوں کاپیاں کی جا سکتی ہیں۔ اس لئے وہ خاموش ہی رہیں گے"..... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا تجزیہ درست ہے جناب"..... شاگل نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھی آپ ہوشیار رہیں۔ میں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ جلد از جلد اصل فارمولے کا کھوج نکال کر رپورٹ دیں۔ اس کے بعد اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے گا"..... صدر نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی شاگل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ صدر صاحب خاموشی سے مڑ

گئے۔ جب وہ اپنے لئے مخصوص دروازے سے باہر چلے گئے تو شاگل نے ایک طویل سانس لیا اور دوسرے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا کیونکہ اس لحاظ سے تو اس کا سارا مشن ہی بے کار ہو گیا تھا لیکن اس نے بہرحال فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے طور پر بھی اس اصل فارمولے کے بارے میں کھوج لگانے کی کوشش کرے گا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر خاصی پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔ بلیک زیرو اپنے کسی ذاتی کام کی وجہ سے کہیں گیا ہوا تھا۔ اس لئے دانش منزل میں اس وقت وہ اکیلا موجود تھا۔ اس کی نظریں بار بار سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے سرداور کو فون بھی کیا تھا لیکن اسے بتایا گیا تھا کہ سرداور ایک اہم ترین سائنسی تجربہ میں مصروف ہیں اور انہیں ایک گھنٹے سے پہلے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ عمران نے ایک گھنٹے بعد فون کرنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا تھا اور اب وہ بے چینی سے ایک گھنٹہ گزارنے میں مصروف تھا۔

عمران ڈاکٹر غوری کی والدہ کی رہائش گاہ سے سیدھا دانش منزل ہی آیا تھا چونکہ یہاں آکر اسے معلوم ہو گیا تھا کہ دانش منزل کا خود

کار نظام کام کر رہا ہے اس لئے وہ عقبی طرف کے خصوصی راستے سے اندر آیا تھا۔ عمران گھڑی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔ بلیک زیرو تو فون کو خود کار ٹیپ سے منسلک کر گیا تھا لیکن ظاہر ہے عمران نے ٹیپ آف کر دی تھی اور فون کو ڈائریکٹ کر دیا تھا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر آپ نے مجھے ڈاکٹر غوری کی والدہ کے قاتلوں کے بارے میں انکوائری کا حکم دیا تھا"...... صفدر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے وہی سب کچھ دہرا دیا جو عمران پہلے سے جانتا تھا لیکن ظاہر ہے صفدر کو تو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ عمران کو ہی ساری رپورٹ دے رہا ہے اس لئے وہ تفصیل سے سب کچھ بتاتا رہا۔

"مجھے عمران کی رپورٹ مل چکی ہے لیکن تم نے جولیا کی بجائے مجھے براہ راست رپورٹ کیوں دی ہے۔ کیا اب تمہیں ضابطے یاد دلانے پڑیں گے"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں نے مس جولیا کو تفصیل بتانے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے حکم دیا کہ میں آپ کو براہ راست رپورٹ دوں تاکہ تمام تفصیلات آپ تک پہنچ سکیں"...... صفدر نے انتہائی

معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر جب ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... اس بار سر داور نے خود ہی اپنا خصوصی فون اٹنڈ کیا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ نجانے کیا بات تھی کہ سر داور کی آواز سنتے ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی پریشانی کی گرد یکلخت غائب ہو گئی تھی۔

"اچھا۔ ان ڈگریوں کے باوجود بھی بول لیتے ہو۔ مبارک ہو۔ بہرحال مجھے پہلے اطلاع مل چکی ہے کہ تم نے فون کیا تھا کیا کوئی اہم بات ہے"...... سر داور نے کہا۔

"جی ہاں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ میں آپ کے سامنے بول لیتا ہوں حالانکہ سر کے سامنے بولنے پر طالب علم کو سکول سے فارغ کیا جا سکتا ہے کیونکہ ڈسپلن کی پابندی بہرحال سختی سے کرائی جاتی ہے چاہے "سر" کو بولنا آئے یا نہ آئے لیکن طالب علم کو بہرحال "سر" کے سامنے بولنا نہیں آنا چاہئے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔ اس نے "سر" کو ٹیچر کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

"سر کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی ہوتا ہے جس میں منہ موجود ہو۔

ہے اس لئے سر تو بہرحال بول سکتا ہے لیکن طالب علم تو بغیر سر کے ہوتا ہے۔ وہ کیسے بول سکتا ہے"...... سرداور نے جواب دیا تو عمران ان کے خوبصورت اور گہرے فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس خوبصورت جواب کا شکریہ۔ میرا خیال ہے جس تجربے میں آپ مصروف تھے وہ موڈ کو خوشگوار کرنے کا تجربہ تھا"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار دوسری طرف سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ تجربہ نہیں بلکہ تمہاری آواز موڈ کو خوشگوار کر دیتی ہے۔ بہرحال بتاؤ کیا بات ہے۔ ایسا نہ ہو کہ خوشگوار موڈ ناخوشگواریت میں بدل جائے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سرداور۔ معاملہ انتہائی سنجیدہ ہے۔ آپ کو علم ہے کہ شاکو پہاڑیوں میں اے ایف میزائل فیکٹری قائم کی گئی ہے جس کے حفاظتی انتظامات آپ نے اور چیف آف ملٹری انٹیلی جنس نے مل کر تیار کئے ہیں۔ یہ واقعی انتہائی فول پروف انتظامات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ ویسے ہم نے اس پر بے حد محنت کی تھی لیکن کیا ہوا ہے۔ کیا ان میں کوئی کمزوری سامنے آ گئی ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں انہیں فول پروف نہ کہتا۔ البتہ اس میزائل فارمولے کی ایک کاپی ان انتظامات کے باوجود چوری کر لی

گئی ہے۔ میں اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"انتظامات کے باوجود کاپی چوری ہو گئی ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... سرداور کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"فیکٹری کے انچارج سائنسدان ڈاکٹر غوری کی بوڑھی والدہ دارالحکومت کی ایک کالونی میں رہائش پذیر تھیں۔ ڈاکٹر غوری نے ایک کاپی وہاں اپنے سیف میں اس خیال سے رکھ لی تھی کہ اگر کسی بھی طرح اصل فارمولا ضائع ہو جائے تو اس کاپی سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ادھر کافرستانی ایجنٹ ان میزائلوں کے فارمولے کے حصول کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ وہ فیکٹری میں تو داخل نہیں ہو سکے لیکن انہیں نجانے کس طرح اس بات کا علم ہو گیا کہ اس فارمولے کی کاپی اس کوٹھی میں موجود ہے۔ بہرحال وہ وہاں پہنچے اور نہ صرف فارمولے کی کاپی لے اڑے بلکہ انہوں نے ڈاکٹر غوری کی بوڑھی والدہ کو بھی ہلاک کر دیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ مجھے ڈاکٹر غوری کی والدہ کے قتل کی اطلاع ملی تھی لیکن مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ یہ چوروں کی واردات ہے۔ ان کی والدہ کا تو جو افسوس ہوا سو ہوا لیکن تم نے واقعی پریشان کن خبر سنائی ہے کہ کافرستانی ایجنٹ پاکیشیا کے انتہائی اہم دفاعی فارمولے کی کاپی لے گئے ہیں"...... سرداور نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ اس معاملے میں آپ سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کاپی تو بہرحال کافرستان پہنچ چکی ہے اور وہ وہاں اس کی سینکڑوں کاپیاں بھی تیار کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس کاپی کی واپسی کے لئے جانا تو حماقت ہے۔ میں دراصل یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اب ظاہر ہے کافرستان والے اے ایف میزائل تیار کر لیں گے تو پھر پاکیشیا کو یہ میزائل تیار کرنے کی بجائے اس کا اینٹی نظام تیار کرنا ہوگا یا نہیں" ...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ تمہارا مطلب ہے کہ اب پاکیشیا کو اے ایف میزائل تیار کرنے کی بجائے اس کا اینٹی نظام تیار کرنا چاہئے۔ تاکہ جب کافرستان یہ میزائل تیار کر کے سرحدوں پر نصب کرے تو پاکیشیا اس کے نقصان سے بچ سکے" ...... سرداور نے کہا۔

"ہاں میرا یہی مطلب تھا" ...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کافرستان نہ یہ میزائل تیار کر سکے گا اور نہ ہی وہ اس کا اینٹی نظام تیار کر سکے گا" ...... سرداور نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھا" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں یقینی حیرت تھی۔

"اصل میں تم صرف تھیوری کی حد تک سائنسدان ہو۔ تمہیں سائنسی فارمولے کے عملی اقدامات کی تفصیل کا علم نہیں ہے جس

فارمولے کی کاپی کافرستانی ایجنٹ لے گئے ہیں وہ ان میزائلوں کی تیاری کا فارمولا ہوگا جو صرف فیکٹری کے لئے کارآمد ہوگا اصل اور بنیادی فارمولا علیحدہ ہوگا اور وہ ظاہر ہے کسی اہم جگہ پر رکھا گیا ہوگا یا پھر ڈاکٹر غوری کے ذہن میں ہوگا۔ ساری دنیا میں یہی طریقہ کار استعمال ہوتا ہے" ...... سرداور نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ فیکٹری کے لئے اور فارمولا ہوتا ہے اور لیبارٹری کے لئے اور۔ لیکن یہ کس طرح ممکن ہے۔ بنیادی فارمولے کے بغیر میزائل کیسے تیار ہو سکتے ہیں" ...... عمران نے حیرت بھرے اور الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ تمہیں عملی اقدامات کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اصل اور بنیادی فارمولا بے حد پیچیدہ ہوتا ہے اور اس میں بے شمار ایسی سائنسی پیچیدہ تفصیلات ہوتی ہیں جن کا اس سے بننے والے ہتھیار سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے جب اس فارمولے کے تحت ہتھیار تیار کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے تو پھر اس بنیادی فارمولے سے ایک دوسرا فارمولا تیار کیا جاتا ہے جو ایسا فارمولا ہوتا ہے جو عملی اقدامات کے لئے کارآمد ثابت ہو سکے۔ اس میں اصل اور بنیادی فارمولے کے اشارے ضرور موجود ہوتے ہیں لیکن بہرحال تفصیلات نہیں ہوتیں اور یہاں بھی یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا۔ اس طرح جو فارمولا وہ کافرستانی ایجنٹ لے گئے ہیں وہ عملی فارمولا ہوگا۔ تھیوری پر مشتمل نہیں ہوگا اور اس عملی فارمولے

سے وہ کچھ بھی نہ بنا سکیں گے نہ میزائل اور نہ اس کا انٹی نظام۔ اس کے لئے انہیں لامحالہ اصل اور بنیادی فارمولا حاصل کرنا ہو گا"۔ سرداور نے کہا۔

"لیکن پہلے تو ایسا نہیں ہوتا تھا۔ کب سے ایسا ہونا شروع ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چار پانچ سال پہلے بین الاقوامی سطح پر ایسا سوچا گیا تھا اور پھر تمام ملکوں نے اس پر عمل شروع کر دیا کیونکہ اس طرح اصل اور اہم فارمولے چوری ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ جیسا اس بار ہوا"۔ سرداور نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا ہے تب تو اس کا مطلب ہوا کہ کافرستانی ایجنٹ مشن میں کامیاب ہو جانے کے باوجود ناکام ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اگر تم کہو تو میں اسے کنفرم کر لوں"...... سرداور نے کہا۔

"آپ کو کنفرم کرنے میں کتنی دیر لگے گی"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں۔ صرف آدھا گھنٹہ"...... سرداور نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ یہ بھی معلوم کریں کہ وہ اصل اور بنیادی فارمولا کہاں ہے اور اس کا کوڈ نام کیا ہے تاکہ میں چیف کو رپورٹ دے کر اس سے درخواست کروں کہ وہ اس بنیادی اور اصل فارمولے کو اگر وہ بچ گیا ہے تو اپنی حفاظتی تحویل میں لے لیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا"...... سرداور نے کہا۔

"او کے۔ میں آدھے گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا۔ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ سرداور کی بات نے اس کی نہ صرف پریشانی دور کر دی تھی بلکہ ایک لحاظ سے یہ اس کے لئے خوشخبری بھی تھی۔ پھر آدھے گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور نے خود ہی کال اٹنڈ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ میرا پہلا تعارف ابھی تک آپ کو یاد ہو گا لیکن اگر یاد نہ ہو تو دوبارہ دہرا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرداور بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"تم یاد ہونے کی بات کر رہے ہو۔ وہ تو میرے دل پر نقش ہو چکا ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا دل ابھی تک آپ کے پاس موجود ہے۔ پھر تو اسے اڑانے والی کوئی محترمہ تلاش کرنی پڑے گی"۔ عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلے صرف پسینہ گلاب تھا اب آپ مجسم گلاب بن چکے ہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی تب بھی تم اسے خزاں زدہ کہہ سکتے ہو"۔ سرداور نے کہا۔

"اس کے لئے ایک اور محاورہ ہے۔ گرگ باراں دیدہ۔ لیکن وہ بہرحال آپ کے شایان شان نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"گرگ باراں دیدہ۔ کیا مطلب ہوا"...... سرداور نے حیران ہو کر پوچھا۔ شاید ان کے لئے یہ نیا محاورہ تھا۔

"یہ فارسی زبان کا محاورہ ہے۔ گرگ کا مطلب ہے بھیڑیا اور باراں کا مطلب بارش اور دیدہ کا مطلب جس نے دیکھ رکھی ہو۔ اس طرح اس محاورے کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا بھیڑیا جس نے بارش دیکھ رکھی ہو"...... عمران نے اس انداز میں وضاحت کی جیسے استاد کسی بچے کو سمجھاتا ہے۔

"تو پھر کیا ہوا۔ کیا بھیڑیا بارش نہیں دیکھ سکتا"...... سرداور نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کہا جاتا ہے کہ بھیڑیا بارش سے ڈرتا ہے لیکن اگر ایک بار وہ بارش میں بھیگ جائے تو پھر وہ بارش میں باہر نکلنے سے نہیں ڈرتا۔ اس کا خوف دور ہو جاتا ہے مطلب یہ کہ وہ خرانٹ اور تجربہ کار ہو جاتا ہے لیکن بہرحال یہ محاورہ چونکہ منفی انداز میں استعمال کیا جاتا ہے اس لئے آپ کے لئے میں اسے استعمال نہیں کر سکتا۔ ورنہ آپ

ایک بار تو شادی کر ہی چکے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور سرداور اس بار کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں کہ چونکہ میں ایک بار بیوی بھگت چکا ہوں اس لئے اب مجھے دوبارہ شادی کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہو گی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اب تمہیں گرگ باراں دیدہ بننا چاہئے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار عمران ان کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے تجربے سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال اب میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے کنفرم کر لیا ہے جو کچھ میں نے بتایا تھا وہ درست ہے۔ وہ فارمولا جو فیکٹری میں ہے وہ عملی فارمولا ہے۔ اصل اور بنیادی فارمولا وزارت دفاع کے سپیشل سٹور میں محفوظ ہے اور اس کا کوڈ نمبر اے ایف اے سکس ون زیرو تھری ایم ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو آپ نے خوشخبری سنا دی ہے۔ بے حد شکریہ اور خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے بلیک زیرو کی واپسی کا کاشن ملا اور پھر تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو خفیہ راستے سے آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا شاپنگ بیگ تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا اور پھر شاپنگ بیگ لے کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے مٹھائی لے کر آئے ہو تو اسے یہاں بھی رکھ دو"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا واپس آ گیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو آپ کو مٹھائی کی یاد آ گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا موقع واقعی آ گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مٹھائی کا موقع بن گیا ہے۔ تو میں لے آؤں مٹھائی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے تم اتنے بڑے اور بااختیار عہدے دار ہو کر مٹھائی لینے جاؤ گے۔ بس تم ایک بلینک چیک مجھے دے دو۔ میں اس پر دس بارہ گرام مٹھائی کی قیمت کے برابر رقم لکھ کر خود ہی مٹھائی لے کر کھا لوں گا"۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ فارمولا واقعی یہاں دانش منزل منگوا لینا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ضروری ہے کیونکہ ظاہر ہے جو بات سرداور نے بتائی ہے یہ بات کافرستان کے سائنسدانوں کو بھی معلوم ہو گی یا انہیں اب تک معلوم ہو گیا ہو گا اس لئے اب وہ لامحالہ اس اصل اور بنیادی فارمولے کے پیچھے بھاگیں گے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل اپنے دفتر میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بات کرنا چاہتے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"ہیلو ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں جناب۔ چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے شاگل سیکرٹ سروس کا چیف تھا اس لئے ملٹری سیکرٹری کا لہجہ پروٹو کول کے مطابق مؤدبانہ ہی ہونا چاہئے تھا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب نے ہنگامی میٹنگ کال کی ہے۔ یہ میٹنگ اب سے ٹھیک ایک گھنٹے بعد ہونی ہے۔ آپ نے بھی اس میٹنگ میں شریک ہونا ہے"...... ملٹری سیکرٹری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس سلسلے میں یہ میٹنگ ہے"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہے جناب۔ البتہ اس میٹنگ میں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل جسونت بھی شامل ہو رہے ہیں"...... ملٹری سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر عقبی طرف بنے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ حالانکہ اس وقت بھی اس کے جسم پر درست لباس تھا لیکن اس کی عادت تھی کہ وہ میٹنگ میں شمولیت کے لئے خصوصی طور پر تیار ہو کر جاتا تھا۔ چنانچہ لباس تبدیل کر کے وہ دفتر میں آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار پریذیڈنٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ شاگل حسب عادت کار کی عقبی سیٹ پر اکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا۔ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ کر جب وہ خصوصی راستے سے میٹنگ روم میں داخل ہوا تو وہاں مادام ریکھا اور کرنل جسونت پہلے سے ہی موجود تھے۔ شاگل نے انہیں ہیلو کہا اور پھر ایک خالی کرسی پر اس طرح اکڑ کر بیٹھ گیا جیسے اس میٹنگ کی وہی صدارت کر رہا ہو۔

"چیف شاگل۔ سنا ہے پچھلے دنوں آپ نے پاکیشیا جا کر خود کوئی مشن مکمل کیا ہے"...... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے درست سنا ہے"...... شاگل نے اسی طرح اکڑے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تو چیف ہیں۔ کیا آپ کے پاس اور کوئی ایجنٹ نہیں ہے جو آپ کو خود جا کر مشن مکمل کرنا پڑا"...... کرنل جسونت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ نئے نئے ملٹری انٹیلی جنس چیف بنے تھے اس لئے وہ شاگل سے زیادہ واقف نہیں تھے۔

"ایسی بات نہیں ہے کرنل جسونت۔ آپ کی ملٹری انٹیلی جنس سے زیادہ تیز ایجنٹ میرے پاس ہیں لیکن کیس کی اہمیت کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ ایجنٹ تو ناکام ہو سکتے ہیں لیکن چیف تو ناکام نہیں ہو سکتا"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی اندرونی دروازہ کھلا اور صدر اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر مادام ریکھا اور شاگل نے تو انہیں سلام کیا جبکہ کرنل جسونت نے باقاعدہ فوجی سیلوٹ مارا۔

"بیٹھیں"...... صدر نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ان کے بیٹھنے کے بعد وہ تینوں بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"پاکیشیا کے سائنس دانوں نے ایک نئے لیکن انتہائی تباہ کن میزائل کا فارمولا ایجاد کیا ہے اور پھر ان میزائلوں کی تیاری کے لئے

انہوں نے پاکیشیا دارالحکومت کے قریب ایک پہاڑی علاقے میں
فیکٹری قائم کر دی۔ کافرستان کو جب ان میزائلوں کے بارے میں
اطلاع ملی تو کافرستان حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ان میزائلوں کا اینٹی
نظام تیار کیا جائے لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ میزائلوں کا فارمولا
پاکیشیا سے حاصل کیا جائے۔ چنانچہ یہ مشن کافرستانی سیکرٹ سروس
کو دیا گیا۔ کافرستانی سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اپنے گروپ کے
ساتھ وہاں گئے اور مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اپنا یہ مشن انتہائی
کامیابی سے مکمل کر لیا اور وہ اس فارمولے کی کاپی لے آئے لیکن اس
کے بعد ہمارے سائنس دانوں نے مجھے بتایا کہ یہ فارمولا ان کے لئے
بیکار ہے کیونکہ یہ عملی فارمولا ہے جو صرف فیکٹری کے لئے علیحدہ تیار
کیا گیا ہے۔ اصل اور بنیادی فارمولا حاصل کئے بغیر نہ میزائل تیار ہو
سکتے ہیں اور نہ ہی ان کا اینٹی نظام۔ چنانچہ یہ مشن کامیاب ہو جانے
کے باوجود ہمارے لئے بیکار ثابت ہوا۔ اس کے بعد اس اصل
فارمولے کو ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ مشن ملٹری انٹیلی
جنس کو دیا گیا۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے جو رپورٹ دی ہے
اس کے مطابق پہلے یہ فارمولا وزارت دفاع کے سپیشل سٹور میں
رکھا گیا تھا لیکن پھر اسے وہاں سے نکال کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
چیف کی تحویل میں دے دیا گیا اور اب یہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے چیف کی تحویل میں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا ہے کہ ہم نے یہ فارمولا حاصل کرنا ہے

اور ایسی صورت میں ظاہر ہے وہ لوگ اب پوری طرح ہوشیار ہوں
گے لیکن یہ میزائل ایسے ہیں کہ اگر ان کا اینٹی نظام تیار نہ کیا گیا تو یہ
کافرستان کو کسی بھی لمحے تہس نہس کر کے رکھ دیں گے اور پاکیشیا
جب چاہے ان میزائلوں کی مدد سے کافرستان کو فتح کر سکتا ہے اس
لئے طویل سوچ بچار کے بعد اس کا ایک اور حل نکالا گیا ہے اور وہ
حل یہ ہے کہ بجائے اصل اور بنیادی فارمولے کو حاصل کرنے کے
اس فیکٹری کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر غوری کو اغوا کرا لیا جائے
اور پھر ان سے یہاں یہ فارمولا مکمل کرایا جائے کیونکہ انہیں بہرحال
اس کا بخوبی علم ہے لیکن ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی رپورٹ کے
مطابق ڈاکٹر غوری مستقل فیکٹری میں ہی رہتے ہیں اور وہاں سے
باہر نہیں آتے اور اس فیکٹری کے انتظامات فول پروف ہیں۔ وہاں
داخل ہو کر ایک زندہ انسان کو وہاں سے نکالنا تقریباً ناممکن ہے اس
لئے اس پر مزید غور و خوض کیا گیا ہے اور مزید معلومات حاصل کی
گئی ہیں تو یہ اطلاع ملی ہے کہ آج سے ایک ہفتے بعد گریٹ لینڈ میں
اقوام متحدہ کے تحت میزائلوں کے سلسلے میں ہی ایک عالمی کانفرنس
ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں پاکیشیا کی طرف سے ڈاکٹر غوری
شرکت کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈاکٹر غوری کو وہاں
سے اغوا کر کے کافرستان لایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت پاکیشیا
ان کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کرے لیکن بہرحال یہ
ایک ایسا موقع ہے جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اسی سلسلے

میں یہ میٹنگ کال کی گئی ہے"...... صدر نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ کیا ڈاکٹر غوری اس قدر پیچیدہ فارمولے کو صرف یادداشت کی مدد سے تیار کر سکتا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"جس فارمولے کی کاپی چیف شاگل لے آئے ہیں وہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں ضروری اشارات موجود ہیں۔ صرف بنیادی چیزیں چاہئیں جو ہر صورت میں انچارج سائنس دان کے ذہن میں ہوتی ہیں"...... صدر نے جواب دیا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے کہ ڈاکٹر غوری اس کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں"...... اس بار شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات طے ہے"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ پہلا مشن سیکرٹ سروس نے مکمل کیا ہے اس لئے یہ مشن پاور ایجنسی کا حق ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"سر۔ چونکہ یہ اس مشن کا فالو اپ ہے اس لئے یہ مشن سیکرٹ سروس کا ہی ہے اور سر آپ نے اس کے لئے وعدہ بھی کیا تھا"۔ شاگل نے فوراً کہا۔

"ہمیں خوشی ہے کہ ہماری ایجنسیاں مشن سے گریز کرنے کی بجائے اس کے لئے خواہش مند ہوتی ہیں۔ ہم اس مشن کو تین حصوں میں بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک ایجنسی ڈاکٹر غوری کو اغوا کرے۔ دوسری ایجنسی اسے کافرستان پہنچائے اور اس کے بعد انہیں

ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں دے دیا جائے تاکہ وہ کسی دفاعی لیبارٹری میں یہ فارمولا مکمل کر سکیں۔ اس طرح یہ کام زیادہ آسانی سے اور زیادہ محفوظ طریقے سے ہو سکتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ اصل کام تو ان کا اغوا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ایسی کانفرنسوں کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہوتے ہیں اس لئے پاور ایجنسی کو انہیں اغوا کرنے کی اجازت دے دیں اور سر دوسری بات یہ کہ اگر پاکیشیائی ایجنسیاں الرٹ ہوں گی تو وہ سیکرٹ سروس کے خلاف ہوں گی۔ ان کا پاور ایجنسی کی طرف خیال ہی نہ جائے گا اس طرح کام آسانی سے ہو جائے گا"...... مادام ریکھا نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ یہ دونوں ایجنسیاں مل کر کافرستان کے اس اہم ترین مشن پر کام کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس معاملے میں کوئی معمولی سی غلطی بھی ہو جائے کیونکہ اگر یہ مشن ناکام رہا تو پھر ڈاکٹر غوری کو دوبارہ فیکٹری سے باہر نکالا ہی نہ جاسکے گا اور اگر یہ فارمولا ہمیں حاصل نہ ہو سکا تو کافرستان کا دفاع ہر وقت شدید ترین خطرے میں رہے گا اور ملک کی سلامتی سے زیادہ اور کسی چیز کی اہمیت نہیں ہوتی"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ میں بھی کچھ عرض کر سکتا ہوں"...... اچانک کرنل جسونت نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں کرنل جسونت۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں یہ انتہائی

اہم ترین معاملہ ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہر طرف بیک وقت کام کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر غوری کے اغوا کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل سے اصل فارمولا بھی حاصل کرنا چاہئے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس مافوق الفطرت بہرحال نہیں ہے اور چونکہ پہلے اس مشن پر کافرستان سیکرٹ سروس نے کام کیا ہے اس لئے لامحالہ وہ کافرستان سیکرٹ سروس کی طرف سے ہی الرٹ ہوں گے۔ ایسی صورت میں پاور ایجنسی آسانی سے فارمولا حاصل کر سکتی ہے جبکہ کافرستان سیکرٹ سروس ڈاکٹر غوری کو اغوا کر سکتی ہے اور اس طرح ان کی توجہ بہرحال ایک ہی طرف رہے گی اور اگر فرض کیا کہ ایک مشن ناکام ہو جاتا ہے تو دوسرا کامیاب ہو جائے گا۔ اگر آپ چاہیں تو ملٹری انٹیلی جنس بھی اس سلسلے میں کام کرنے کے لئے حاضر ہے"۔ کرنل جسونت نے کہا۔

"گڈ آئیڈیا۔ ویری گڈ۔ واقعی یہ بہترین تجویز ہے اور مجھے پسند آئی ہے۔ مادام ریکھا کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل سے یہ فارمولا حاصل کر سکتی ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اور میں پر اعتماد ہوں کہ میں بہرحال اسے حاصل کر لوں گی"...... مادام ریکھا نے کہا تو صدر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوکے۔ پھر فیصلہ ہو گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل سے فارمولا پاور ایجنسی حاصل کرے گی اور ڈاکٹر غوری کے اغوا کا مشن

سیکرٹ سروس مکمل کرے گی۔ جہاں پاور ایجنسی کو ضرورت محسوس ہو گی وہ ملٹری انٹیلی جنس کی خدمات حاصل کر سکے گی"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو وہ تینوں بھی کھڑے ہو گئے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ فیصلہ ہو گیا ہے اور میٹنگ برخاست کر دی گئی ہے۔

سلیمان۔ آغا سلیمان پاشا صاحب۔ کیا ناشتے کے سری پائے گل رہے ہیں۔ میں نے سارے اخبارات پڑھ ڈالے ہیں حتیٰ کہ ضرورت رشتہ کے اشتہارات بھی دو بار پڑھ لئے ہیں لیکن ناشتہ ابھی تک نہیں آیا"...... عمران نے جو سٹنگ روم میں بیٹھا اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھا، اچانک اونچی آواز میں کہا۔

"میں خالی آسامیوں والے اشتہارات پڑھنے میں مصروف ہوں جناب۔ اس لئے فی الحال انتظار فرمائیے"...... دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"خالی آسامیوں والے اشتہار پڑھ رہے ہو۔ کیوں۔ کیا تم بیروزگار ہو"...... عمران نے لہجے میں حیرت کو شامل کرتے ہوئے کہا۔

"بے روزگار میں سے روز نکال دیں جناب"...... اس بار سلیمان

کی قریب سے آواز آئی اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا سٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔

"روز نکال دوں۔ یعنی بے گار ہو تم"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں کام کر کے بھی معاوضہ نہ ملے اسے بے گار ہی کہا جا سکتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے اس طرح آنکھیں پٹپٹائیں جیسے اسے سلیمان کی ذہانت بھری بات پر حیرت ہو رہی ہو۔

"کمال ہے۔ اس قدر ذہانت۔ اس کا مطلب ہے وہ حریرہ مقوی دماغ جو تم کھاتے ہو وہ واقعی کام کی چیز ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے لئے نہیں۔ صرف میرے لئے"...... سلیمان نے ناشتے کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے کیوں نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"حریرہ مقوی دماغ کا مطلب ہے کہ ایسا حریرہ جو دماغ کو قوت دے اور اگر سرے سے دماغ ہی نہ ہو تو بے چارہ حریرہ کسے قوت دے گا"...... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت اور گہرے جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آج واقعی مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تمہارے اندر بھی دماغ نام کی کوئی چیز موجود ہے۔ بہرحال اس خوبصورت جواب نے طبیعت

خوش کر دی ہے اس لئے اس کے انعام میں آج تمہیں خصوصی انعام ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"جی بہت شکریہ۔ لائیے انعام"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ وارڈروب میں میرا نیلے رنگ کا ایک پرانا سا کوٹ موجود ہے اس کی اندرونی جیب میں دس ہزار روپے موجود ہیں وہ لے لو اور عیش کرو"...... عمران نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"کب رکھے تھے آپ نے یہ نوٹ"...... سلیمان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کل رات۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ یہ ناشتہ کسی خیراتی ادارے سے آیا ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں نے رات آکر تو وہ نوٹ رکھے تھے تاکہ مشکل وقت میں کام آئیں۔ وہ تم نے نکال بھی لئے۔ کیا مطلب۔ کیا تم رات کو تلاشی لیتے رہتے ہو"...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے تلاشی لینے کی کیا ضرورت ہے۔ چیل کو گھونسلے میں گوشت کے لئے کون سی تلاشی لینی پڑتی ہے۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ وہ نیلا کوٹ پرانا ہے اور ہر کوٹ کی جیبیں سب سے پہلے پھٹتی ہیں جو

اسے پرانا قرار دیا جاتا ہے اس لئے آپ کے وہ نوٹ الماری کے نچلے حصے میں پڑے پھڑپھڑا کر اپنی موجودگی کا اعلان کر رہے تھے"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"پھر اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں۔ پھر انعام کا تو معاملہ ہی ختم سمجھو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا انعام خود حاصل کر لوں"۔ سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔ میری طرف سے اجازت ہے"۔ عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"بے حد شکریہ۔ بڑے دنوں سے بھاری رقم کی شکل نہ دیکھی تھی"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ارے ارے رکو۔ رک جاؤ"...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"جی فرمائیے"...... سلیمان نے مڑ کر اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تم نے بھاری رقم کی بات کی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے"۔ عمران نے کہا۔

"پانچ لاکھ روپے ایک مفلس اور قلاش آدمی کے باورچی کے لئے تو واقعی بھاری رقم ہی ہو گی جبکہ امرا۔ کے باورچی تو پانچ لاکھ روپے

سے چائے کا ایک کپ ہی تیار کرتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"پانچ لاکھ روپے کہاں ہیں۔ مجھے بھی تو بتاؤ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پہلے میں حاصل کر لوں پھر بتاؤں گا۔ آپ اطمینان سے ناشتہ کریں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ بعد میں آپ کو ناشتہ زہر مار کرنا پڑے گا"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ۔ پانچ لاکھ روپے۔ اب اس نے جاگتے میں بھی خواب دیکھنے شروع کر دیئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی اس نے اطمینان سے ناشتہ ختم کیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا تو عمران اس کے ہاتھ میں بڑے نوٹوں کی پانچ گڈیاں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ تو واقعی پانچ لاکھ روپے ہیں۔ کہاں سے لئے ہیں۔ کیا تمہارا باورچی خانہ کسی بینک کا لاکر ہے"...... عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان نوٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے دیکھا کہ میں نے اپنا انعام وصول کر لیا ہے۔ اس انعام کا شکریہ"...... سلیمان نے اطمینان سے گڈیاں اپنی قمیض کی جیبوں میں ٹھونستے ہوئے کہا۔

"ارے مجھے بھی تو بتاؤ کہ یہ اچانک بیٹھے بٹھائے پانچ لاکھ کہاں سے مل گئے"...... عمران نے کہا۔

"لوگ کتابیں رکھنے کے لئے ریک بنواتے ہیں نوٹوں کی گڈیاں رکھنے کے لئے نہیں"...... سلیمان نے برتن سمیٹتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے کتابوں کے ریک میں موجود خفیہ خانہ بھی تلاش کر لیا ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آرہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

"تشریف رکھیں۔ انعام دینے کے بعد آپ کو پچھتانا نہیں چاہئے اس طرح انعام لینے والے کی توہین ہوتی ہے۔ آپ نے تو یہ خفیہ خانہ اس وقت بنوایا ہو گا جب میں گاؤں گیا ہوا تھا لیکن اس خانے میں رکھی ہوئی کتابوں پر گرد غائب تھی جبکہ باقی کتابوں پر گرد کی ہلکی سی تہہ موجود تھی۔ چنانچہ جب میں نے واپس آکر صفائی شروع کی تو مجھے احساس ہوا کہ چلو سب پر نہ سہی چند کتابوں پر ہی سہی آپ نے گرد صاف تو کی۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ ان بابرکت کتابوں کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر لیا جائے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ جب میں نے یہ کتابیں ریک سے نکالیں تو وہ خفیہ خانہ خودبخود کھل گیا اور اس کے اندر موجود پانچ لاکھ روپے بھی نظر آگئے لیکن میں نے سوچا کہ شاید آپ نے مزید کتابوں کی خریداری کے لئے یہ رقم علیحدہ رکھی ہو گی اور کتابیں خریدنا بہرحال اچھا مشغلہ ہے اس لئے میں خاموش رہا لیکن آج ایک ماہ ہو گیا ہے اور یہ رقم ویسے ہی پڑی سڑ رہی ہے اس لئے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میں نے جو سوچا ہے وہ غلط

ہے۔ چنانچہ میں نے اپنا انعام وصول کر لیا۔ اب کم از کم یہ رقم گلنے سڑنے سے تو بچ جائے گی"...... سلیمان نے بڑے اطمینان اور مزے لے لے کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر ٹرالی لے کر وہ واپس مڑ گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

"میں خوش تھا کہ چلو کوئی خانہ تو اس کی چیل جیسی نظروں سے محفوظ رہ گیا ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کی نظروں سے گوشت چھپ ہی نہیں سکتا۔ یا اللہ اب تو اس کو عینک لگوا دے تاکہ رقم کے ساتھ ساتھ میں اس کی عینک بھی خفیہ خانے میں رکھ دیا کروں اس طرح رقم بچ جائے گی"...... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے سلیمان کو اب پانچ لاکھ کی رقم مل چکی تھی وہ اب مگن تھا۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"اپنے باورچی کو پانچ لاکھ روپے انعام دینے والا علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کس باورچی کو دیئے ہیں تم نے پانچ لاکھ"...... دوسری طرف سے اماں بی کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اماں بی آپ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ تم نے بتایا نہیں کہ کسے دیئے ہیں پانچ لاکھ۔ کیا سلیمان کو دیئے ہیں۔ کیوں دیئے ہیں اور پھر تمہارے پاس اتنی بھاری رقم کہاں سے آ گئی"...... اماں بی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے غصیلے اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ اماں بی۔ سلیمان میری بہت خدمت کرتا رہتا ہے اس نے کسی یتیم خانے کو امداد دینے کا وعدہ کر لیا۔ اب مسئلہ تھا کہ وعدہ کیسے پورا کیا جائے جبکہ ہمارے دین کا حکم ہے کہ وعدہ ضرور پورا کیا جائے اس لئے میں نے اپنے ایک دوست سے ادھار لے کر سلیمان کو دیئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ چلو کوئی بات نہیں ادھار ہی ہے ڈیڈی سے لے کر دے دوں گا لیکن وعدہ تو بہرحال پورا ہونا چاہئے"۔ عمران نے بات کو دوسرے رخ پر لے جاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے تو کہا ہے کہ تم نے انعام دیا ہے"...... اماں بی نے کہا۔ وہ بھی آخر عمران کی اماں بی تھیں۔

"اماں بی۔ ظاہر ہے میں نے یہ رقم سلیمان کو ادھار تو نہیں دی۔ انعام کہہ کر ہی دی ہے تاکہ وہ مطمئن ہو جائے اور وہ اپنی طرف سے یہ رقم اس یتیم خانے کو دے دے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کہاں ہے سلیمان۔ بلاؤ اسے۔ میں اس سے پوچھوں تو سہی کہ جب اس کے پاس رقم تھی ہی نہیں تو اس نے وعدہ کیوں کیا"۔ اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں اماں بی۔ میں نے اسے اچھی طرح سمجھا دیا ہے۔ وہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا کیا۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہارے ڈیڈی کسی سرکاری کام سے ملک سے باہر ایک ہفتے کے لئے جارہے ہیں اس لئے تم ایک ہفتے کے لئے کوٹھی آجاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں جارہے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی کافروں کا ہی ملک ہوگا۔ بہرحال تم آجاؤ سمجھے۔ وہ کل روانہ ہو رہے ہیں اور کل تم آجانا۔ سلیمان کو بھی ساتھ لے آنا وہ بھی کام کرتے کرتے ہلکان ہو جاتا ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ یہاں رہ کر آرام تو کرے گا"...... اماں بی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"صاحب۔ آپ کی مہربانی آپ نے بڑی بیگم صاحبہ کو مطمئن کر دیا ورنہ آج میری کم بختی آ گئی تھی"...... سلیمان نے فوراً ہی دروازے میں نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر لاؤ وہ انعام واپس کر دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انعام بھی واپس لیا جاتا ہے۔ حیرت ہے۔ آپ اتنی موٹی موٹی کتابیں پڑھتے رہتے ہیں لیکن یہ چھوٹا سا اخلاقی اصول بھی آپ کو

معلوم نہیں ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم مجھے انعام دے دو"...... عمران نے کہا۔

"انعام مانگا نہیں جاتا۔ یہ بھی اخلاقی اصول ہے۔ اب آپ نے بڑی بیگم صاحبہ کو جو کچھ بتایا ہے اس پر عمل بھی کرنا پڑے گا اس لئے اب یہ رقم میری بھی نہیں رہی۔ اب اسے واقعی کسی خیراتی ادارے میں دے کر اس کی رسید بنوانا پڑے گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ بڑی بیگم صاحبہ رسید ضرور دیکھیں گی"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو بھی تمہیں کیا فرق پڑے گا۔ اماں بی کی عادت میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی۔ رسید دیکھ کر انہوں نے خوش ہو کر تمہیں انعام دے دینا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"بزرگوں کا دیا ہوا انعام تو بڑا بابرکت ہوتا ہے۔ بہرحال اب میں تیاری کروں کوٹھی جانے کی"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے ویسے بھی آج کل کوئی کام نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ سلیمان کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کیا یہ علی عمران کا فلیٹ ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آواز اسے جانی پہچانی محسوس ہوئی تھی لیکن اس کے ذہن میں بولنے والی کی شخصیت نہ ابھر رہی تھی۔

"نہیں محترمہ۔ فلیٹ علی عمران کا نہیں ہے بلکہ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا لیکن وہ ایک بار پھر چونک پڑا جب بجائے دوسری طرف سے مزید بات کرنے کے بولنے والی نے رابطہ ہی ختم کر دیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور سوچنے لگا کہ یہ کس کی آواز ہو سکتی ہے لیکن کوئی واضح بات اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی کہ اچانک تھوڑی دیر بعد ہی فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا خیال تھا کہ اسی بولنے والی محترمہ نے ہی دوبارہ فون کیا ہو گا۔

"کیا یہ علی عمران کا فون ہے"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"فون تو فون کمپنی والوں کا ہے محترمہ البتہ کنکشن علی عمران کے نام کا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا چونکہ اسے خدشہ تھا کہ اگر عمران نے صرف فون کمپنی کا کہہ دیا تو کہیں وہ پھر فون بند نہ کر دے اس لئے اس نے اپنے کنکشن کی بات کر دی تھی۔

"آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ان کا ملازم بول رہا ہوں سلیمان"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ علی عمران کو ایک پیغام دے دینا۔ اسے کہنا کہ گریٹ

لینڈ میں ہونے والی سائنسی کانفرنس میں پاکیشیا کے ڈاکٹر غوری کو کافرستانی سیکرٹ سروس اغوا کر لے گی۔ اگر وہ اسے بچانا چاہے تو بچا لے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کون بول رہی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر موجود ایک مخصوص بٹن پریس کر دیا۔

"میرا نام شازیہ ہے۔ میں مسلمان ہوں لیکن میرا تعلق کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی جس کا نام پاور ایجنسی ہے، سے ہے اسے کہہ دینا کہ میں نے صرف مسلمان ہونے کے ناطے اپنا فرض ادا کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور تیزی سے اٹھ کر وہ سٹنگ روم سے نکل کر سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ سپیشل روم میں پہنچ کر اس نے ایک الماری کھولی اور اس کے ایک خفیہ خانے میں پڑی ایک چھوٹی سی چوکور مشین نکال کر اسے وہاں موجود میز پر رکھا اور اسے آن کر دیا۔ دوسرے لمحے اس پر ایک ڈائل روشن ہو گیا۔ عمران نے اس پر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے تو ڈائل کے ساتھ مشین پر ایک نقشہ ابھر آیا اور اس کے درمیان ایک سرخ رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا۔ عمران نے غور سے اس نقشے کو دیکھا اور پھر مشین کو آف کر کے اس نے اسے واپس الماری کے خفیہ خانے میں رکھا اور خانہ بند کر کے اس نے الماری بند کی اور سپیشل روم کو لاک کر کے وہ واپس سٹنگ روم میں آ گیا۔ چیکنگ مشین میں موجود کمپیوٹر نے

اسے بتا دیا تھا کہ فون کال کافرستان کے دارالحکومت سے کی گئی
ہے۔ کمپیوٹر نے ڈائل کے ساتھ ہی نقشہ بھی کافرستان کا ہی ظاہر کیا
تھا اور جو نقطہ جل بجھ رہا تھا وہ کافرستان کے دارالحکومت کو ظاہر کر
رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ڈائل پر وہ نمبر آ گئے تھے جن سے فون کیا
گیا تھا اور یہ نمبر بھی عمران کے ذہن میں تھے۔ عمران نے رسیور اٹھایا
اور پھر کافرستان کا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے کافرستان
کے دارالحکومت کا نمبر ڈائل کیا اور پھر اس نے وہ نمبر ڈائل کر دیئے
جو کمپیوٹر نے ظاہر کئے تھے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی
دینے لگی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"پاور ایجنسی"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز اس
آواز سے مختلف تھی جو پہلے فون پر سنائی دی تھی لیکن بہرحال یہ کنفرم
ہو گیا تھا کہ کمپیوٹر نے نمبر درست دیا ہے۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... عمران نے آواز بدل کر کہا اور
کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں"۔ عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے پی اے

نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز
سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ آپ برائے مہربانی وزارت سائنس
سے رابطہ کر کے معلوم کریں کہ میزائل فیکٹری کے انچارج ڈاکٹر
غوری کیا گریٹ لینڈ میں کسی سائنسی کانفرنس میں شرکت کر رہے
ہیں یا نہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ کیا تم اپنے فلیٹ سے بول
رہے ہو"...... سر سلطان نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ یہ بھی معلوم کریں کہ یہ کانفرنس کب شروع ہو کر
کب ختم ہو گی اور کس کے تحت ہو رہی ہے اور گریٹ لینڈ میں
کہاں ہو رہی ہے۔ پوری تفصیل مجھے چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر سیکرٹری وزارت سائنس ڈاکٹر بشارت سے تم خود ہی
معلوم کر لو۔ وہ تمہیں تو جانتے ہی ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"میں فی الحال سامنے نہیں آنا چاہتا اس لئے آپ کو تکلیف دے
رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر کے تمہیں فون کرتا ہوں"۔ دوسری
طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور
عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اچانک اس کے ذہن میں جیسے
جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا کہ فون کرنے والی کی

آواز کس کی تھی۔ یہ پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا کی آواز تھی گو وہ اپنے طور پر آواز بدل کر بات کر رہی تھی لیکن آواز کو مکمل طور پر بدلنا اس کے بس کی بات نہ تھی اس لئے عمران فوری طور پر تو نہ پہچان سکا تھا لیکن اب وہ پہچان گیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مادام ریکھا نے کسی خاص مقصد کے لئے یہ اطلاع دی ہے۔ وہ مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن فوری طور پر اسے کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی اس لئے اس نے سر سلطان کی کال کا جواب آنے تک اس پر مزید غور ملتوی کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ میں نے معلوم کیا ہے۔ سائنسی کانفرنس کل سے شروع ہو رہی ہے اور ایک ہفتے تک جاری رہے گی اور ڈاکٹر غوری اس کانفرنس میں پاکیشیا کی نمائندگی کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ چار سائنس دانوں کا گروپ گیا ہے۔ ان کی رہائش وہاں ٹاور بلڈنگ میں ہے اور یہ کانفرنس گلبرٹ ہال میں منعقد ہو رہی ہے۔ لیکن بات کیا ہے۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ کوئی اہم معاملہ ہے حالانکہ ایسی کانفرنسیں تو ہوتی ہی رہتی ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"کافرستانی ایجنٹ ڈاکٹر غوری کو وہاں سے اغوا کرنے کے درپے

ہیں۔ ویسے مجھے اگر پہلے اطلاع مل جاتی تو ان کی شرکت ہی رکوا دیتا لیکن مجھے خیال ہی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ وہ تو پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنس دان ہیں۔ ان کا نام تو میرے ذہن میں بھی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہاں۔ وہ میزائل فیکٹری کے انچارج ہیں اور کافرستانی ایجنٹ ان میزائلوں کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ شاید وہ اس کا اینٹی نظام تیار کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے کوشش بھی کی تھی لیکن وہ اصل فارمولا حاصل نہ کر سکے البتہ فیکٹری میں کام آنے والے عملی فارمولے کی ایک کاپی لے اڑنے میں کامیاب ہو گئے جس پر چیف نے اصل فارمولا اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ چیف کا خیال تھا کہ وہ لازماً اصل فارمولے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے لیکن یہ بات نہ ہی چیف کے ذہن میں آئی اور نہ میرے کہ وہ اصل فارمولا حاصل کرنے کی بجائے ڈاکٹر غوری کو بھی اغوا کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے ذہن میں اصل فارمولا موجود ہے اور اس عملی فارمولے کی مدد سے وہ اصل فارمولا تیار کر سکتے ہیں اور اگر ڈاکٹر غوری فیکٹری تک ہی محدود رہتے تو شاید وہ ایسی کوشش نہ کرتے لیکن ڈاکٹر غوری کی کانفرنس میں شرکت کرنے سے انہیں چانس مل گیا ہے۔ بہرحال میں فوری طور پر چیف سے کہہ کر گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ کو ان کی حفاظت کے لئے الرٹ کرا دوں گا۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے خود بھی

ان کی حفاظت کے لئے ٹیم لے جانا پڑے۔ بہرحال یہ تو ہو جائے گا البتہ اب آپ نے ایک کام اور کرنا ہے"...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون سا کام"...... سر سلطان نے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے اماں بی کا فون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ڈیڈی کسی سرکاری دورے پر ایک ہفتے کے لئے بیرون ملک جا رہے ہیں اور اماں بی نے حکم دیا ہے کہ چونکہ وہ اکیلی ہوں گی اس لئے میں ایک ہفتہ کے لئے سلیمان کے ساتھ کوٹھی میں گزاروں چونکہ میرے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے میں نے بھی حامی بھر لی لیکن اب مجھے اگر گریٹ لینڈ جانا پڑا تو پھر مسئلہ بن جائے گا۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے طور پر ڈیڈی کا یہ سرکاری دورہ کسی طرح ملتوی کرا دیں تاکہ مجھے آزادی مل جائے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی وزارت داخلہ سے معلوم کر کے انہیں کہہ دیتا ہوں۔ ان کے دورے کی نسبت یہ کام واقعی ملک کے لئے زیادہ اہم ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"لیکن خیال رکھیں کہ ڈیڈی کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ دورہ آپ نے کسی مقصد کے لئے رکوایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر مت کرو یہ میرا کام ہے۔ میں کر لوں گا"۔ سر سلطان نے کہا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور

ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"خیریت عمران صاحب۔ اس طرح اچانک آپ کی آمد کے ساتھ ساتھ آپ کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات بھی موجود ہیں"۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایک مسئلہ سامنے آیا ہے اس لئے مجھے یہاں آنا پڑا ہے"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابرٹ کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور آواز اور لہجہ سنتے ہی بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے گریٹ لینڈ فون کیا ہے۔

"فارمیک سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فارمیک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گریٹ لینڈ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ فارمیک کی آواز سنائی دی۔

"سپیشل فون پر رابطہ کرو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گریٹ لینڈ میں کوئی مسئلہ ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا اور

عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد میز پر ایک طرف رکھے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارسیک بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے فارسیک کی آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں۔ گریٹ لینڈ میں ایک سائنسی کانفرنس ہو رہی ہے جو کل سے شروع ہو کر ایک ہفتے تک جاری رہے گی۔ اس میں پاکیشیا کی نمائندگی ایک سائنس دان ڈاکٹر غوری کر رہے ہیں جن کے ساتھ چار ڈاکٹروں کا گروپ ہے۔ ڈاکٹر غوری اور ان کا گروپ ٹاور بلڈنگ میں رہائش پذیر ہے جبکہ یہ کانفرنس گلبرٹ ہال میں منعقد ہو رہی ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کافرستانی ایجنٹ ڈاکٹر غوری کو اغوا کر کے کافرستان لے جانا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں کافرستانی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ میں یہاں سے سیکرٹ سروس کی ٹیم عمران کی رہنمائی میں فوری طور پر بھجوا رہا ہوں لیکن جب تک یہ پہنچیں تم نے ڈاکٹر غوری کی نگرانی کرانی ہے اور ان کی حفاظت کا اس طرح خیال رکھنا ہے کہ انہیں اس کا احساس نہ ہو سکے لیکن کافرستانی ایجنٹ بھی کامیاب نہ ہو سکیں"...... عمران نے چیف کے لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے فارسیک نے کہا تو عمران نے

بغیر کچھ کہے سپیشل فون کا رسیور رکھا اور پھر تیزی سے عام فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"چیف فرام دس سائیڈ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ میں ہونے والی سائنسی کانفرنس سے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر غوری کو اغوا کرنا چاہتی ہے۔ فوری طور پر معلوم کرو کہ کیا واقعی ایسا ہے اور اگر ہے تو سیکرٹ سروس کا گروپ وہاں جا رہا ہے یا چلا گیا ہے۔ اس گروپ کے بارے میں جس قدر بھی تفصیلات معلوم کر سکو فوری طور پر حاصل کر کے مجھے اطلاع دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر غوری کو اغوا کرنے کا مقصد کیا وہی میزائل فارمولا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں واقعی یہ خیال نہ آیا تھا کہ وہ اصل فارمولے کی بجائے ڈاکٹر غوری کو اغوا کر کے بھی مقصد حاصل کر سکتے ہیں ورنہ میں ڈاکٹر غوری کو نہ جانے دیتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو کس نے اطلاع دی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو

عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم شاید یقین نہ کرو لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھے اطلاع پاور ایجنسی کی مادام ریکھا نے آواز بدل کر دی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مادام ریکھا نے۔ مگر کیوں۔ وہ کیسے اپنے ملک سے غداری کر سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ شاگل کے خلاف ہے اور لامحالہ یہ مشن پاور ایجنسی کی بجائے شاگل کو ملا ہو گا جس پر ریکھا نے اسے ناکام کرنے کے لئے یہ کال کی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن بات تو تب بنتی کہ شاگل ناکام ہو جاتا اور ریکھا کامیاب ہو جاتی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا چکر بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل مشن پاور ایجنسی کا ہو اور وہ جان بوجھ کر ہمیں سیکرٹ سروس کے خلاف کر رہی ہو تاکہ ہم اس کی طرف توجہ نہ دیں"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"چیف فرام دس سائیڈ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں نے معلومات کے حصول کے لئے کہہ دیا ہے جناب۔ جلد ہی معلومات مل جائیں گی"...... ناٹران نے کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس یا پرائم منسٹر ہاؤس سے یہ معلومات حاصل کرو کہ کہیں اس معاملے میں کوئی میٹنگ ہوئی ہو گی اور یہ بھی معلوم کرو کہ کیا اس میٹنگ میں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا بھی شریک ہوئی ہے یا نہیں اور اگر ہوئی ہے تو پھر یہ مشن کس کو سونپا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب۔ دونوں سائیڈز کی معلومات بیک وقت مل گئی ہیں۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میٹنگ ہوئی ہے جس میں سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کے علاوہ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور ملٹری انٹیلی جنس کا نیا چیف کرنل جسونت بھی شامل ہوئے ہیں۔ مکمل تفصیلات تو نہ مل سکیں البتہ اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ وہاں دو مشن طے کئے گئے ہیں۔ ایک گریٹ لینڈ میں جس پر کافرستانی سیکرٹ سروس کام کرے گی اور دوسرا مشن پاکیشیا میں مکمل کیا جائے گا۔ اس پر پاور ایجنسی کام کرے گی۔ پہلے مشن کے متعلق صرف اتنا کہا گیا ہے کہ کسی سائنس دان کو اغوا کرنا ہے اور

دوسرے مشن کے سلسلے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں کسی فارمولے کا حصول ہے۔ جہاں تک کافرستان سیکرٹ سروس کا تعلق ہے تو شاگل اس کا نائب وکرم سنگھ کے ساتھ چار خاص آدمی گریٹ لینڈ پہنچ چکے ہیں"۔ نائران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اصل بات سامنے آ گئی۔ کافرستان نے اس بار دو اطراف سے کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک ڈاکٹر غوری کو اغوا کرنا ہے اور دوسرا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل سے اے ایف میزائل کا اصل اور بنیادی فارمولا حاصل کرنا ہے اور مادام ریکھا بھی شاید اس کال سے دوہرا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے کہ میں ٹیم لے کر گریٹ لینڈ چلا جاؤں اس طرح شاگل کا مشن ناکام ہو جائے گا اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی عدم موجودگی کی وجہ سے ریکھا کو یہاں کام کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اس طرح تمہاری بات درست ہے۔ اگر ریکھا کی یہ سکیم کامیاب ہو جاتی ہے تو شاگل ناکام ہو جائے گا جبکہ مادام ریکھا کا مشن کامیاب ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ مجھے تو بہرحال ٹیم لے کر گریٹ لینڈ جانا ہو گا جبکہ تم یہاں باقی ممبرز کے ساتھ کام کرو گے۔ فارمولا یہاں دانش منزل میں ہی ہے اور ریکھا جو کچھ بھی کرے گی بہرحال اسے

یہاں سے ہی اسے حاصل کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے کیونکہ سپیشل فون سے کال کا مقصد تو یہ تھا کہ فون فارمیک کی طرف سے کیا جا رہا ہے لیکن اتنی جلدی اسے کال کرنے کی کیا ضرورت آ پڑی۔ اسی وجہ سے انہیں حیرت ہو رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں جناب۔ ڈاکٹر غوری کو اغوا کر لیا گیا ہے اور اس کے ساتھی ڈاکٹروں میں سے دو جو ان کے ساتھ کمرے میں موجود تھے شدید زخمی ہوئے ہیں۔ یہ کام آپ کا فون آنے سے ایک گھنٹہ پہلے ہوا ہے۔ مقامی پولیس انہیں واپس حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ایئرپورٹس پر ناکہ بندی کر لی گئی ہے لیکن ابھی تک ڈاکٹر غوری کا پتہ نہیں چل سکا۔ میں نے اپنے طور پر بھی انہیں ٹریس کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو ان کے اغوا ہونے کی اطلاع دے دوں"...... فارمیک نے کہا۔

"پوری صلاحیتیں صرف کر دو۔ انہیں گریٹ لینڈ سے نہیں نکلنا چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... فارمیک نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ

دیا۔

"حیرت ہے۔اتنی جلدی کام کر لیا گیا ہے۔شاگل تو ایسا نہیں کر سکتا"...... بلیک زیرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس نے یہ کام فوری اس لئے کر لیا ہے کہ کہیں ہم لوگ وہاں نہ پہنچ جائیں۔ویسے یہ کام وکرم سنگھ کی وجہ سے ہوا ہے ورنہ واقعی شاگل میں ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں۔یہاں پاکیشیا میں ساری کارروائی اسی وکرم سنگھ نے ہی کی ہے اس لئے یہ کام بھی اسی وکرم سنگھ کا ہی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اس کا خاتمہ کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب تو فوری جانا حماقت ہے البتہ اگر ڈاکٹر عوری کو ٹریس کر لیا گیا تب تو جانا ہو گا تاکہ انہیں دوبارہ اغوا نہ کر لیا جائے اور اگر وہ برآمد نہیں ہو سکتے تو پھر مجھے ٹیم لے کر کافرستان جانا ہو گا تاکہ وہاں سے انہیں واپس لایا جا سکے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل انتہائی بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔وہ اپنی اصل شکل میں ہی تھا۔اس وقت وہ گریٹ لینڈ کے ہمسایہ ملک کرانس کی ایک کوٹھی کے کمرے میں موجود تھا۔وہ انتہائی بے چینی سے ٹہلتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے فون کو بار بار دیکھ رہا تھا۔وہ وکرم سنگھ اور اس کے گروپ کے ساتھ ڈاکٹر عوری کو اغوا کر کے کافرستان پہنچانے کے مشن پر آیا تھا۔وہ سب کافرستان سے پہلے کرانس آئے تھے اور ان کا پروگرام یہاں سے میک اپ وغیرہ کر کے گریٹ لینڈ جانا تھا تاکہ ان کی کافرستان سے گریٹ لینڈ پہنچنے کی اطلاع کسی کو نہ ہو سکے۔یہ رہائش گاہ کرانس میں کام کرنے والے ایک کافرستانی ایجنٹ نے مہیا کی تھی۔یہاں پہنچنے کے بعد وکرم سنگھ نے اس کے سامنے ایک پلان رکھا تھا اور پھر شاگل کو یہ پلان پسند آیا تھا۔گریٹ لینڈ اور کرانس کے درمیان سمندر کے ذریعے رابطہ تھا اور نہ صرف سرکاری طور پر

چھوٹے بحری جہاز اس سمندر میں دونوں ملکوں کے لوگوں کو لے
آنے اور لے جانے کے لئے چلتے رہتے تھے بلکہ پرائیویٹ کمپنیوں کے
جہاز اور لانچیں وغیرہ بھی مسافروں اور سامان وغیرہ کو لانے اور لے
جانے کے لئے چلتی تھیں۔ چونکہ دونوں ملکوں کے درمیان معاہدے
کے تحت سامان اور مسافروں پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہ تھا اس لئے
یہاں کسی طرح کی چیکنگ بھی نہ ہوتی تھی جبکہ ہوائی جہازوں پر
باقاعدہ چیکنگ ہوتی تھی۔ اس لئے وکرم سنگھ نے پلان بنایا تھا کہ
کسی کمپنی سے بات کر کے وہ ایک خفیہ لانچ کا بندوبست کرے گا
اور پھر وہ اپنے گروپ کے ساتھ گریٹ لینڈ جائے گا اور وہاں سے
ڈاکٹر غوری کو اغوا کر کے اس لانچ کے ذریعے فوری طور پر وہاں سے
نکال کر کرانس لے آئے گا اور یہاں سے پھر وہ ڈاکٹر غوری کو مریض
کے روپ میں کافرستان لے جائیں گے۔ اس طرح جب تک وہاں
پولیس الرٹ ہو گی وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے اور یہاں شاگل
کافرستانی ایجنٹ کے ذریعے پہلے ہی مریض لے جانے کے لئے
پرائیویٹ چارٹرڈ جہاز کا بندوبست کر رکھے گا۔ اس طرح ان کی یہاں
سے فوری روانگی ہو سکتی تھی۔ چونکہ شاگل خود بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ
سائیڈ پر ہی رہے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے وہ بہرحال چیف ہے
اس لئے چیف کو خود کسی ایجنٹ کی طرح فیلڈ میں کام نہیں کرنا
چاہئے اس لئے شاگل نے یہ پلان منظور کر لیا تھا اور پھر وکرم سنگھ
اپنے گروپ کے بقیہ افراد کے ساتھ گریٹ لینڈ چلا گیا جبکہ یہاں

شاگل کے ساتھ ان کے گروپ کا ایک آدمی راجندر رہ گیا تھا۔ شاگل
نے راجندر اور مقامی کافرستانی ایجنٹ کی مدد سے چارٹرڈ جہاز کا
بندوبست کر لیا تھا اور صرف پانچ منٹ کے نوٹس پر جہاز روانہ ہو
سکتا تھا۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے اسے وکرم سنگھ کا فون ملا تھا جس نے
بتایا تھا کہ اس نے ڈاکٹر غوری کو اغوا کر لیا ہے اور اب وہ لانچ کے
ذریعے کرانس پہنچنے والے ہیں۔ تب سے شاگل انتہائی بے چینی کے
انداز میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ راجندر کو اس نے گیٹ پر بھیج دیا
تھا تاکہ جیسے ہی وکرم سنگھ ڈاکٹر غوری کو لے کر یہاں آئے وہ فوراً
ہی پھاٹک کھول دے لیکن کافی انتظار کے باوجود نہ وکرم سنگھ کا فون
آیا تھا اور نہ ہی وہ خود پہنچا تھا جس کی وجہ سے شاگل کی بے چینی لمحہ بہ
لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ مزید انتظار کرنے کے بعد
اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے جھپٹ
کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"وی ایس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے وکرم سنگھ کی
آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیوں نہیں پہنچے تم۔ کہاں مر گئے ہو"...... شاگل نے
پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں کسمانیہ سے بول رہا ہوں۔ کرانس سے ملحقہ ملک
ہے۔ مجھے گریٹ لینڈ سے کرانس آتے ہوئے راستے میں اطلاع مل

گئی کہ گریٹ لینڈ حکومت نے کرانس کی بندرگاہ پر اطلاع دے دی ہے تاکہ وہاں چیکنگ کی جا سکے اس لئے میں نے کرانس آنے کی بجائے سمندر میں اپنا رخ بدل لیا اور سمندر کے راستے کسمانیہ پہنچ گیا ہوں۔ یہاں چیکنگ نہیں تھی۔ یہاں کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کا ایک باا ثر ایجنٹ موجود تھا جسے میں نے فون کر دیا تھا۔ اس نے ہمارے پہنچنے سے پہلے وہاں سے مریض لے جانے کے لئے چارٹرڈ طیارہ تیار کر لیا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی ہم کسمانیہ پہنچے اس مقامی ایجنٹ کی مدد سے ہم بندرگاہ سے سیدھے ڈاکٹر غوری سمیت جسے ہم نے بے ہوش کر کے مریض کی صورت میں ساتھ رکھا ہوا ہے اور جس کے چہرے پر میک اپ کر دیا گیا ہے ساتھ لے کر ایئرپورٹ پہنچ گئے ہیں۔ میں ایئرپورٹ سے ہی آپ کو فون کر رہا ہوں۔ ہم یہاں سے سیدھے کافرستان جانا چاہتے ہیں کیونکہ حکومت گریٹ لینڈ یہاں بھی اطلاع دے سکتی ہے اس طرح ہم محفوظ طریقے سے کافرستان جلد از جلد پہنچ جائیں گے۔ اگر ہم کرانس آتے تو ہمارے پکڑے جانے کا خطرہ تھا اس لئے آپ راجندر کے ساتھ کافرستان آ جائیں"۔ دوسری طرف سے وکرم سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی بہترین صلاحیتوں کے مالک ہو وکرم سنگھ۔ تم جلد از جلد پرواز کر جاؤ میں بھی ابھی چارٹرڈ طیارے سے کافرستان پہنچ جاؤں گا البتہ تم نے کافرستان پہنچ کر ڈاکٹر غوری کو سیدھا ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر لے جانا ہے۔ وہاں وہ محفوظ رہے گا۔ ملٹری

انٹیلی جنس کے چیف کرنل جسونت کو یہ بتا دینا کہ وہ اس [illegible] حفاظت کا بندوبست کرے پھر باقی کام میں خود آ کر کر لوں گا۔" شاگل نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے وکرم سنگھ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے اطمینان بھرے [illegible] میں رسیور رکھ دیا۔ اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا کیونکہ ایک لحاظ سے سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی تھی۔ گو یہ سب کچھ وکرم سنگھ کی صلاحیتوں کی وجہ سے ہوا تھا لیکن بہرحال شاگل چیف تھا اس لئے ظاہر ہے کریڈٹ تو اسے ہی ملے گا۔

مادام ریکھا اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھی۔ یہ فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تھی۔ مادام ریکھا پاکیشیا جا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کے سلسلے میں کوئی فول پروف پلاننگ کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ اس فائل کے مطالعے میں مصروف تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"پال سنگھ بول رہا ہوں مادام۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی اور مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ پال سنگھ پریذیڈنٹ ہاؤس میں اس کا خاص مخبر تھا اور ظاہر ہے اس کا اس طرح فون آنے کا مقصد کوئی اہم اطلاع دینا ہی ہو سکتا تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"مادام۔ سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے"۔ دوسری طرف سے پال سنگھ نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ یقین نہ آنے والے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اتنی جلدی۔ نہیں اتنی جلدی کیسے ممکن ہے"...... مادام ریکھا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ چیف شاگل کے نائب وکرم سنگھ نے پریذیڈنٹ صاحب کو اطلاع دی ہے اور پھر پریذیڈنٹ صاحب کے پوچھنے پر اس نے پوری تفصیل بتا دی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تفصیل ہے"...... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"مادام۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے سائنس دان کو مریض کی صورت میں کسمانیہ سے لے کر کافرستان پہنچ رہے ہیں۔ جہاز راستے میں فیول لینے کے لئے رکا تو وکرم سنگھ نے وہاں سے فون کیا۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کے پلان کے مطابق اس نے چیف شاگل کو کرانس میں ایک آدمی کے ساتھ روک دیا۔ خود وہ دو آدمیوں کے ساتھ گریٹ لینڈ چلا گیا۔ وہاں سے اس نے سائنس دان کو اغوا کیا اور فوری طور پر ایک لانچ کے ذریعہ کرانس

لے آنے لگا لیکن راستے میں اسے اطلاع مل گئی کہ حکومت گریٹ لینڈ نے کرانس کی بندرگاہ پر چیکنگ کے لئے کہہ دیا ہے۔ چنانچہ وہ لانچ کو کرانس لے جانے کی بجائے کسمانیہ لے گیا اور پھر وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہ سائنس دان کو لے کر کافرستان روانہ ہو گیا ہے اور اب وہ کافرستان پہنچنے والا ہے جبکہ چیف شاگل ایک آدمی کے ساتھ علیحدہ کرانس سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان آ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ اس نے فون اس لئے کیا ہے کہ چیف شاگل نے اسے حکم دیا ہے کہ سائنس دان کو ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں دیا جائے اور وہ اس بات کو کنفرم کرنا چاہتا ہے جس پر صدر صاحب نے اسے کہہ دیا کہ چیف شاگل نے اسے درست حکم دیا ہے اور ایئرپورٹ پر ملٹری انٹیلی جنس اس سے سائنس دان کو اپنی تحویل میں لے لے گی"...... پال سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس اہم اطلاع کا شکریہ۔ اس کے لئے تمہیں خصوصی انعام دیا جائے گا"...... مادام ریکھا نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ بہت تیزی دکھائی ہے اس وکرم سنگھ نے۔ میرا عمران کو اطلاع دینا فضول ثابت ہوا اور اب شاید میرا پاکیشیا جانا بھی کینسل ہو جائے"...... مادام ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اس نے اسے لاپرواہی سے سائیڈ پر پڑی ہوئی ٹرے میں پھینک دیا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس

کی اب ضرورت نہ رہی تھی۔ وہ کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور مادام ریکھا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... مادام ریکھا نے کہا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے پاکیشیا والے مشن سے روکنے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ذہنی طور پر پہلے ہی اس کے لئے تیار تھی۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف آف پاور ایجنسی"...... مادام ریکھا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں ریکھا بول رہی ہوں سر"...... مادام ریکھا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام ریکھا۔ میٹنگ میں آپ کے ذمے جو مشن لگایا گیا تھا اب اس کی ضرورت نہیں رہی اس لئے آپ کا وہ مشن منسوخ کیا جاتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جناب"...... مادام ریکھا نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اب وہ صدر کو تو نہ بتا سکتی تھی کہ اس کا مخبر پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود ہے اور اسے پہلے ہی اطلاع مل چکی ہے۔

"ہاں۔ چیف شاگل اپنے مشن میں کامیاب رہا ہے اور سائنس دان کو اغوا کر کے کافرستان لے آیا جا رہا ہے اور اب تک وہ پہنچ بھی گیا ہو گا۔ ظاہر ہے اس کے بعد اب اس فارمولے کے حصول کی ضرورت نہیں رہی۔ ویسے بھی وہ فارمولا چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اب اس مشن پر کام کر کے انہیں الرٹ کیا جائے۔ انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ ان کا سائنس دان اغوا ہو کر کہاں پہنچ چکا ہے اس لئے وہ اسے گریٹ لینڈ میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے جبکہ ہم خاموشی سے اپنا مقصد پورا کر لیں گے اور یہی بات ملکی سلامتی میں جاتی ہے ورنہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس الرٹ ہو گئی تو ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سے اس سائنس دان کو واپس حاصل کرنے کے لئے آ جائے جبکہ اس سائنس دان سے اصل فارمولا حاصل کرنے کے لئے کافی طویل وقت چاہئے"۔ صدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ویسے سر چیف شاگل نے واقعی بے پناہ تیز رفتاری سے کام کیا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا تو مادام ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ صدر کو کیا بتاتی کہ اس سے واقعی حماقت ہو چکی ہے۔ وہ عمران کو الرٹ کر چکی ہے اس لئے اب لامحالہ عمران اپنی ٹیم کے ساتھ پاکیشیا سے یہیں آئے گا کیونکہ سائنس دان کے اغوا ہونے کی اطلاع ملتے ہی وہ سمجھ جائے گا کہ سائنس دان کو کہاں پہنچایا گیا ہے لیکن ظاہر ہے کمان سے نکلا ہوا تیر اب واپس نہ لایا جا سکتا تھا اس لئے خاموشی ہی بہتر تھی لیکن اب وہ سوچ رہی تھی کہ وہ اب اپنی اس حماقت سے ہونے والے نقصان کو اس طرح پورا کر سکتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جب یہاں آئیں تو وہ از خود ان کا مقابلہ کر کے انہیں ختم کر دے کیونکہ اسے یہ بھی یقین تھا کہ شاگل عمران کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ وزیراعظم سے صدر کو سفارش کرائے گی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے مقابلے کا مشن سیکرٹ سروس کی بجائے پاور ایجنسی کو دے دیں اور اسے یقین تھا کہ صدر وزیراعظم کی سفارش پر ایسا ضرور کریں گے اور وزیراعظم چونکہ اس کی ایجنسی کی کارکردگی سے بے حد متاثر تھے اس لئے وہ لازماً اس کی سفارش کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ یہ سب کچھ سوچ کر وہ مطمئن ہو گئی تھی۔

سپیشل فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران جو دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا، نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اور بلیک زیرو دونوں سمجھ گئے تھے کہ سپیشل فون سے کال فارن ایجنٹ فارمیک کی ہو گی جس نے انہیں ڈاکٹر غوری کے اغوا کی خبر دی تھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں باس۔ بے حد تلاش کے باوجود ڈاکٹر غوری کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ البتہ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ڈاکٹر غوری کو اغوا کرنے والے تین افراد تھے اور وہ اسے کار میں ڈال کر بندرگاہ پر گئے ہیں اور کسی پرائیویٹ لانچ کے ذریعے اسے کرانس لے گئے ہیں۔ کرانس حکومت کو مطلع کیا گیا تھا لیکن دونوں ملکوں کے درمیان موجود تمام ٹریفک کو چیک کیا گیا ہے لیکن ڈاکٹر غوری

دستیاب نہیں ہو سکا اور نہ ہی وہ کرانس پہنچا ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے جناب کہ ڈاکٹر غوری کو کرانس کی بجائے کسمانیہ لے جایا گیا ہے اور وہاں سے اسے کسی بھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان پہنچا دیا جائے گا"...... فارمیک نے کہا۔

"کسمانیہ سے معلومات حاصل کرو مجھے حتمی معلومات چاہئیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے سپیشل فون کا رسیور رکھا اور پھر عام فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر غوری کو گریٹ لینڈ میں کافرستان سیکرٹ سروس کے ارکان نے اغوا کر لیا ہے۔ وہ اسے کسی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان لا رہے ہیں۔ تم اپنے ایجنٹوں سمیت ایئرپورٹ کی نگرانی کرو اور جیسے ہی ڈاکٹر غوری کو لایا جائے تم نے اسے حاصل کر کے فوری طور پر کسی خفیہ جگہ پر چھپانا ہے۔ ایسی جگہ جہاں سے کافرستانی ایجنٹ اسے حاصل نہ کر سکیں۔ اس کے بعد مجھے اطلاع دو تاکہ مزید ہدایات دی جا سکیں لیکن خیال رکھنا مجھے ڈاکٹر غوری زندہ چاہئے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر غوری کا حلیہ یا قد و قامت کے بارے میں تفصیل کیا ہے

جناب "...... ناٹران نے پوچھا تو عمران نے اس کا حلیہ بتا دیا اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بھی۔ کیونکہ وہ خود ڈاکٹر غوری سے اس کی والدہ کی رہائش گاہ پر مل چکا تھا۔

"یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس بار آپ خود حرکت میں نہیں آرہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اونٹ کسی کروٹ بیٹھے گا تو حرکت میں آؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ناٹران یہ کام کر لے گا کیونکہ ظاہر ہے ان لوگوں نے ڈاکٹر غوری کی انتہائی سخت حفاظت کرنی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گا کہ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ ڈاکٹر غوری کو کہاں لے جایا گیا ہے جبکہ مادام ریکھا نے ظاہر ہے کسی کو نہیں بتانا کہ وہ مجھے اطلاع دے چکی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ شاید اس طرح آسانی سے کام بن جائے لیکن اگر نہ بھی بن سکا تب بھی بہرحال یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ اسے کہاں پہنچایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے لئے چائے لے آؤں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور بلیک زیرو اٹھ کر کچن

کی طرف بڑھ گیا۔ پھر ابھی وہ چائے پی ہی رہے تھے کہ سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں جناب۔ میں نے کسمانیہ سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ڈاکٹر غوری کو گریٹ لینڈ سے کسمانیہ لے جایا گیا جہاں ایک چارٹرڈ طیارہ پہلے سے موجود تھا جو انہیں لے کر فوراً پرواز کر گیا ہے اور اس کی منزل کافرستان ہے"...... فارمیک نے کہا۔

"اس طیارے کی کمپنی کا نام اور پرواز کا نمبر وغیرہ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کمپنی کا نام اور پرواز نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ اب تم اپنی سرگرمیاں ختم کر دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے عام فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میرے آدمی سپیشل ایئرپورٹ کا محاصرہ کر چکے ہیں جناب۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... ناٹران نے کہا۔

"طیارے کی کمپنی کا نام اور پرواز کا نمبر معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فارمیک کی بتائی ہوئی تفصیلات دوہرا دیں۔

"یس سر۔ اس سے بے حد ا نی ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور ر۔ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں باس۔ کام نہیں ہو سکا کیونکہ طیارہ پہلے سپیشل ایئرپورٹ پر کافی دیر تک منڈلاتا رہا لیکن اسے اترنے کی اجازت نہ دی گئی اس کے بعد وہ آگے بڑھ گیا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ اسے عین آخری لمحات میں پریذیڈنٹ کے خصوصی حکم پر کسی خفیہ فوجی ایئرپورٹ پر اتارا گیا ہے اور ابھی تک اس ایئرپورٹ کا علم نہیں ہو سکا"...... ناٹران نے کہا۔

"ڈاکٹر غوری کو لامحالہ کسی خفیہ میزائل لیبارٹری میں پہنچایا جائے گا۔ تم معلومات کا حصول جاری رکھو۔ خاص طور پر پریذیڈنٹ ہاؤس میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو کیونکہ تمہاری رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مشن پر براہ راست پریذیڈنٹ کا کنٹرول ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں آخری لمحات میں کوئی اطلاع ملی ہے

جس کی وجہ سے انہوں نے پلان بدلا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ پریذیڈنٹ کافرستان نے احتیاطی طور پر یہ اقدام کیا ہو یا پھر انہیں اطلاع مل گئی ہو کہ ناٹران کے آدمی وہاں موجود ہیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مادام ریکھا نے کسی انداز میں یہ اطلاع صدر تک پہنچا دی ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس اغوا کا علم ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ جب ڈاکٹر غوری کے بارے میں حتمی اطلاع ملے تو مجھے بتا دینا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران اسے خدا حافظ کہہ کر مڑا اور آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں شاگل، مادام ریکھا اور ملٹری انٹیلی جنس کا نیا چیف کرنل جسونت موجود تھے۔ صدر کی طرف سے ہنگامی میٹنگ کال کی گئی تھی اس لئے وہ یہاں پہنچے تھے۔ شاگل سینہ پھلائے اکڑا ہوا بیٹھا تھا کیونکہ اس کے یہاں آتے ہی کرنل جسونت اور مادام ریکھا دونوں نے اسے گریٹ لینڈ میں مشن کی کامیابی پر مبارکباد دی تھی۔ پھر اچانک اندرونی کمرے کا دروازہ کھلا اور صدر مملکت اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاگل اور مادام ریکھا نے تو سلام کیا جبکہ کرنل جسونت نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا لیکن وہ تینوں صدر کے بیٹھنے کے بعد کرسیوں پر بیٹھے۔

"آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ ڈاکٹر غوری کو اغوا کر کے کافرستان

پہنچا دیا گیا ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع ملی تھی کہ سپیشل ایئرپورٹ پر مشکوک افراد کو چیک کیا گیا ہے تو میں نے خصوصی احکامات پر ڈاکٹر غوری کو لے آنے والے طیارے کو ایک خفیہ فوجی اڈے پر اتارنے کا حکم دیا جہاں سے بے ہوش ڈاکٹر غوری کو ملٹری انٹیلی جنس نے اپنی تحویل میں لیا اور پھر میرے حکم پر انہیں ڈاکٹر راجندر کی سپیشل لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا ہے جہاں ان سے اب کام لیا جائے گا۔ اس لحاظ سے ہمارا مشن مکمل ہو گیا تھا لیکن ملٹری انٹیلی جنس نے ایئرپورٹ پر موجود ایک مشکوک آدمی کو پکڑ لیا۔ اس نے بڑی مشکل سے زبان کھولی ہے لیکن وہ صرف یہ بتا سکا کہ اس کا تعلق ایک ایسے گروپ سے ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر وہ سپیشل ایئرپورٹ سے سائنس دان کو اغوا کرنا چاہتے تھے لیکن وہ مزید اس لئے کچھ نہیں بتا سکا کہ بے پناہ تشدد کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا تھا لیکن اس سے بہرحال ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر غوری کو گریٹ لینڈ سے اغوا کر کے کافرستان لایا گیا ہے اور اگر سپیشل ایئرپورٹ پر چارٹرڈ طیارہ اتر جاتا تو وہ لوگ ڈاکٹر غوری کو لے اڑتے۔ گو اب ان کا مشن تو کامیاب نہیں ہو سکا لیکن اب یہ بات یقینی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈاکٹر غوری کو واپس لے جانے کے مشن پر کافرستان آئے گی اور اسی وجہ سے یہ میٹنگ کال کی گئی ہے"...... صدر نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً یہاں آئے گی اس لئے ہمیں پہلے سے ہی ان کے خلاف احتیاطی اقدامات کر لینے چاہئیں"۔ شاگل نے کہا۔

"اس سے پہلے بھی بے شمار بار پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آتی رہی ہے اور اس نے حیرت انگیز طور پر انتہائی خفیہ اور ناقابل تسخیر لیبارٹریوں کو تباہ کر دیا ہے اور ہماری ایجنسیاں ان کے مقابلے میں ناکام رہی ہیں لیکن میں اس بار ایسا نہیں چاہتا"...... صدر نے قدرے عصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اس بار چونکہ ہم پہلے سے ان کے استقبال کے لئے تیار ہوں گے اس لئے اس بار وہ بچ کر نہ جا سکیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"میں نے کئی ایسے کیسز کی فائلیں دیکھی ہیں جن میں ان کی آمد کی پہلے سے اطلاع بھی مل چکی تھی اور تمام احتیاطی اقدامات بھی کر لئے گئے تھے لیکن وہ پھر بھی کامیاب رہے۔ کئی ایسے کیسز بھی میری نظروں سے گزرے ہیں جن میں دو یا دو سے زیادہ ایجنسیوں نے ان کے خلاف مل کر کام کیا لیکن ہماری ایجنسیاں کریڈٹ لینے کی خاطر ایک دوسرے کے خلاف کام کرتی رہیں جن سے ہمیشہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہی فائدہ اٹھایا ہے"...... صدر کا لہجہ مزید ناخوشگوار ہو گیا تھا۔ اس بار ان کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا۔

"میرا خیال تھا کہ اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے زیرو سروس کو سامنے لایا جائے لیکن پھر میں نے یہ ارادہ اس لئے ترک کر دیا ہے کہ کرنل فریدی کے جانے کے بعد یہ ادارہ اس قابل نہیں رہا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا مقابلہ کر سکے اس لئے اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ سب ایجنسیوں سے ٹاپ کارکردگی کے ماہر افراد کو لے کر نئی ایجنسی بنائی جائے۔ آپ کا کیا خیال ہے"...... صدر نے کہا۔

"اس نئی ایجنسی کا سربراہ کون ہو گا جناب"...... مادام ریکھا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے انہی میں سے کوئی ہو سکتا ہے۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر عوری کو اغوا کرنے کے مشن میں چیف شاگل کے نائب وکرم سنگھ نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اس لئے وکرم سنگھ کو بھی اس نئی ایجنسی کا سربراہ بنایا جا سکتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ وکرم سنگھ کی کارکردگی بطور فیلڈ ایجنٹ اچھی ہے لیکن بطور چیف وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہ کر سکے گا"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ اور مادام ریکھا بے شمار بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں ناکام رہ چکے ہیں اس لئے آپ دونوں میں سے کسی کو چیف نہیں بنایا جا سکتا۔ جہاں تک کرنل جسونت کا تعلق ہے انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کام کرنے کے انداز کا علم نہیں ہے

اور پھر ان کا دائرہ کار بھی محدود ہے اس لئے انہیں بھی نہیں بنایا جا سکتا"...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ وکرم سنگھ کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ٹکراؤ ابھی تک عمران سے ہوا ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ یہ رسک نہ لیں"۔ شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ کوئی بہتر تجویز پیش کریں۔ ایسی تجویز جس سے مجھے یقین آجائے کہ اس بار یہ لوگ کامیاب نہ ہو سکیں گے"...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پاکیشیا میں ہی کسی مشن میں الجھا دیا جائے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" نہیں۔ ایسا کب تک ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس چند ایجنٹوں پر مشتمل نہیں ہے اس لئے ان کی ٹیم یہاں بھی بھیجی جا سکتی ہے اور وہاں بھی کام کر سکتی ہے"...... صدر نے فوراً ہی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا۔

" جناب اصل بات یہ ہے کہ ڈاکٹر غوری کو جس لیبارٹری میں رکھا جائے اسے اس حد تک خفیہ رکھا جائے کہ انہیں کسی طرح بھی اس کا علم نہ ہو سکے"...... کرنل جسونت نے کہا۔

" وہ شیطانی ذہن کا مالک ہے۔ ہم نے پہلے بھی اس سلسلے میں بے پناہ کوششیں کر دیکھی ہیں لیکن انتہائی حیرت انگیز طور پر اسے

حقائق کا علم ہو جاتا ہے"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر جناب۔ اسے کسی ایسی لیبارٹری میں رکھا جائے جس کے گرد فوجی چھاؤنی ہو"...... کرنل جسونت نے کہا۔

" ایسا بھی پہلے کئی بار کر کے دیکھ لیا گیا ہے"...... صدر نے جواب دیا تو کرنل جسونت ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" جناب۔ میری رائے ہے کہ اس کا کھلے عام مقابلہ کیا جائے اور اسے اور اس کی ٹیم کو ختم کر دیا جائے۔ ہم جتنا پیچیدہ منصوبہ بنائیں گے اس میں اتنی کمزوریاں زیادہ ہوں گی اور عمران ان کمزوریوں سے بہرحال فائدہ اٹھانا جانتا ہے"...... شاگل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے چیف شاگل۔ واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے"...... صدر نے اس بار شاگل کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ آپ یہ مشن سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی کو علیحدہ علیحدہ دے دیں۔ ہم اپنے اپنے طور پر ان کے خلاف کام کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ایک ایجنسی لامحالہ کامیاب رہے گی"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" نہیں۔ بات پھر بہرحال وہیں آجائے گی لیکن چیف شاگل نے جو تجویز پیش کی ہے وہ بہرحال نئی تجویز ہے اسے آزمایا جا سکتا ہے۔ دوسری بات ہے کہ ہمارے پاس میزائل پر ریسرچ کرنے والی صرف

دو لیبارٹریاں ہیں جن میں سے ایک لیبارٹری رانکے میں ہے جبکہ دوسری تاکوما میں۔ تاکوما لیبارٹری ناپال کی سرحد کے قریب اس علاقے میں سب سے بڑے شہر سوناپور کے قریب ہے۔ ڈاکٹر غوری کو ان دو لیبارٹریوں میں سے کسی ایک لیبارٹری میں ہی رکھا جا سکتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب سوناپور لیبارٹری زیادہ ٹھیک رہے گی کیونکہ رانکے کے گرد گھنے جنگلات ہیں جبکہ سوناپور پہاڑی علاقہ ہے لیکن یہ ویران پہاڑی علاقہ ہے۔ جہاں جنگلات نہیں ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام ریکھا کی بات درست ہے جناب"...... شاگل نے بھی مادام ریکھا کی تائید کر دی۔

"تو ٹھیک ہے۔ اس وقت ڈاکٹر غوری بھی سوناپور والی لیبارٹری میں موجود ہے کیونکہ یہ لیبارٹری رانکے والی لیبارٹری سے زیادہ مکمل ہے لیکن جس طرح حکومت پاکیشیا نے اپنی میزائل لیبارٹری کے پہاڑی علاقے کو کور کیا ہوا ہے اس طرح اس پہاڑی علاقے کو بھی چاروں طرف سے فوج کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ اس علاقے میں داخل ہونے کے لئے صرف دو درے رکھے جائیں گے۔ ایک سوناپور شہر کی طرف جبکہ دوسرا ایک اور بڑے شہر کاپولی کی طرف ہو گا۔ پاور ایجنسی کاپولی کی طرف سے کام کرے گی جبکہ سیکرٹ سروس سوناپور کی طرف رہے گی اور دونوں آپس میں صرف

ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھیں گے لیکن ایک دوسرے کے کسی کام میں مداخلت نہیں کریں گے اور پہاڑی علاقے میں تمام کنٹرول ملٹری انٹیلی جنس کا ہو گا جس کا انچارج کرنل جسونت ہو گا اور کرنل جسونت سے بھی رابطہ صرف ٹرانسمیٹر پر کیا جا سکے گا لیکن اس محدود علاقے میں کوئی مداخلت نہیں کر سکے گا اور یہ بھی سن لو کہ اس بار جو ناکام ہو گا اسے اس کے عہدے سے معزول کر دیا جائے گا اور جو کامیاب ہو گا اس کے تحت ناکام ہونے والی ایجنسی بھی کر دی جائے گی"...... صدر نے حتمی اور فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی وہ تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ صدر اندرونی دروازے سے ہو کر میٹنگ روم سے باہر چلے گئے تو وہ تینوں بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ناپال کے سرحدی شہر سنگری کے ایک ہوٹل میں عمران ایک
کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر میک اپ تھا۔ اس
کے سامنے میز پر ایک نقشہ پھیلا ہوا تھا اور وہ اس نقشے پر جھکا ہوا
تھا۔ ناٹران نے اسے جو اطلاع دی تھی اس کے مطابق ڈاکٹر غوری کو
ناپال کی سرحد کے قریب ایک پہاڑی علاقے جس کا نام تاکوما تھا
میں واقع لیبارٹری میں رکھا گیا ہے۔ تاکوما کے گرد انتہائی سخت
حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور یہاں کا کنٹرول فوج اور ملٹری انٹیلی
جنس کے پاس ہے جس کا چیف کرنل جسونت ہے جبکہ تاکوما اور
ناپالی سرحد کے درمیان ایک بڑا شہر سوناپور ہے۔ کافرستان سیکرٹ
سروس سوناپور شہر میں جبکہ تاکوما کی دوسری طرف ایک اور بڑا شہر
کاپولی ہے جہاں پاور ایجنسی کام کرے گی۔ تاکوما میں داخلے کے دو
ہی راستے رکھے گئے ہیں۔ ایک سوناپور کی طرف سے اور دوسرا کاپولی

کی طرف سے اور اس علاقے پر ہر قسم کی فضائی سروس ممنوع قرار
دے دی گئی ہے اور یہ حکم بھی دے دیا گیا کہ کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر
جو اس علاقے سے گذرے اسے بغیر کسی نوٹس کے میزائل سے تباہ
کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ اس سارے علاقے کی چوٹیوں پر چیک
پوسٹس بھی بنائی گئی ہیں جہاں ہر قسم کا اسلحہ وغیرہ موجود ہے اور
اس پہاڑی علاقے میں ہر جگہ فوج کو بھجوا دیا گیا ہے۔ یہ سارے
انتظامات پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کے لئے کئے گئے ہیں۔ اس
سلسلے میں پریذیڈنٹ ہاؤس میں جو خفیہ میٹنگ ہوئی تھی اس کی
ٹیپ ناٹران نے حاصل کر لی تھی اور یہ ساری معلومات اسی ٹیپ
سے حاصل کی گئی تھی۔ چنانچہ عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ پاکیشیا
سے کافرستان میں داخل ہونے کی بجائے پہلے ناپال پہنچے اور پھر وہاں
سے کافرستان میں داخل ہو۔ اس نے اپنے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل،
تنویر، جولیا اور صالحہ کو ٹیم میں شامل کیا تھا لیکن اس نے ان سب کو
علیحدہ علیحدہ میک اپ میں اس ہوٹل میں پہنچنے کا حکم دیا تھا اور خود
وہ میک اپ میں اکیلا یہاں آیا تھا۔ اسے یہ معلوم تھا کہ اس کی ٹیم
کے سب لوگ یہاں پہنچ چکے ہوں گے لیکن ابھی تک اس نے ان
سے رابطہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ پہلے اس مشن کا پورا پلان تیار کر لینا
چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس بار انہیں انتہائی تیز رفتاری
سے کام کرنا ہوگا اور اس بار مسئلہ کسی فارمولے کا نہیں تھا بلکہ
ڈاکٹر غوری کو وہاں سے نکال کر ناپال لے آنا تھا اور ظاہر ہے کسی

آدمی کو لے آنا کسی فائل کو لے آنے سے زیادہ مشکل اور کٹھن مرحلہ تھا۔ عمران کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے نقشے کو تہہ کر دیا اور پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں ایک صاحب مارٹن رہتے ہیں ان سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔ مارٹن ناپال میں پاکیشیا کا فارن ایجنٹ تھا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ کہاں سے بول رہے ہیں آپ۔ بڑی طویل مدت کے بعد آپ کی آواز سنی ہے"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں اس وقت ناپال کے کافرستانی سرحد پر واقع شہر سنگری کے ہوٹل رین بو میں موجود ہوں۔ میرے ساتھ چیف کی باقاعدہ ٹیم بھی موجود ہے۔ ہم نے کافرستان کے پہاڑی علاقے تاکوما میں ایک مشن مکمل کرنا ہے۔ اس تاکوما کے ایک طرف سوناپور نام کا بڑا شہر ہے

اور دوسری طرف کاپولی ہے۔ کیا تم فوری طور پر کسی ایسے آدمی کا بندوبست کر سکتے ہو جو ان علاقوں سے اچھی طرح واقف بھی ہو اور ان شہروں میں ہمارے لئے خصوصی سہولیات کا بندوبست بھی کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ سوناپور میں ایک آدمی موجود ہے۔ اس کا نام رابرٹ ہے۔ وہ سوناپور کے چیف کلب کا مالک ہے وہ اسی علاقے کا رہنے والا ہے اور اس علاقے میں خاصا بااثر ہے اور ہر لحاظ سے بااعتماد ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ آپ اس سے رابطہ کر لیں۔ وہ آپ کی ہر ممکن امداد کرے گا"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"لیکن یہ معاملہ چونکہ کافرستان کے خلاف ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ غداری کر دے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ کافرستان نژاد نہیں ہے بلکہ کارمن کا رہنے والا ہے اور ہر لحاظ سے بااعتماد ہے۔ آپ قطعی بے فکر رہیں آپ بے شک اسے اپنی اصلیت بتا دیں۔ میں اس کی طرف سے ہر قسم کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہوں"...... مارٹن نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اس کا فون نمبر مجھے دے دو اور اسے فون کر دو۔ میں پرنس کے نام سے ہی اس سے رابطہ کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ آدھے گھنٹے بعد اس سے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون کو ڈائریکٹ کر کے اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک آواز سنائی دی۔

"سوناپور اور کافرستان کے رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے کافرستان کا رابطہ نمبر پھر سوناپور کا نمبر ڈائل کرنے کے بعد مارٹن کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"چیف کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں ناپال سے۔ رابرٹ سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ ناپال سے بات کر رہا تھا اس لئے پرنس اور ناپال کے الفاظ سن کر اس فون سننے والی نے یقیناً اسے ناپال کا پرنس ہی سمجھا ہو گا۔ اس لئے اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ناپال سے مارٹن نے فون کیا ہو گا۔ میں پرنس بول رہا ہوں"۔

عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ مارٹن نے مجھے تفصیل بتا دی ہے میں آپ کی ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہوں اور آپ کے اعتماد کو کسی صورت میں بھی ٹھیس نہ لگنے دوں گا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تاکوما پہاڑی علاقے کو اچھی طرح جاننے والے کسی آدمی کا بندوبست کر سکتے ہو لیکن اسے ہر لحاظ سے بااعتماد ہونا چاہئے کیونکہ تاکوما پر فوج کا قبضہ ہے اور ہم نے فوج کے خلاف مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرے پاس آپ کے مطلب کا ایک آدمی ہے۔ یہ تاکوما میں واقع ایک گاؤں کا ہی رہنے والا ہے یہاں کافرستانی حکومت نے اس گاؤں کو زبردستی خالی کرا لیا تھا اور وہاں انہوں نے کوئی لیبارٹری بنائی تھی اور کافرستانی حکومت نے ان غریب لوگوں کو کسی قسم کا معاوضہ نہیں دیا تھا۔ اس لئے وہ بے چارے بے حد پریشان رہے ہیں۔ یہ آدمی تب سے میرے پاس ہے اور حکومت کافرستان سے دلی طور پر نفرت کرتا ہے۔ میں نے اس سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں اسے کارمن بھجوا دوں گا کیونکہ وہ اب کافرستان میں نہیں رہنا چاہتا۔ یہ شخص آپ کے لئے بہترین گائیڈ رہے گا البتہ اسے بھاری معاوضہ دینا ہو گا۔ یہ اس علاقے کے ایک ایک پتھر سے واقف ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام بانو ہے جناب۔ یہ پہاڑی آدمی ہے۔ وہاں ایسے ہی نام ہوتے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"سوناپور میں ہمارے لئے ایک رہائش گاہ، جیپ اور اسلحہ وغیرہ کا انتظام کر سکتے ہو لیکن یہ خیال رہے کہ اس کا علم آپ کی ذات کے علاوہ اور کسی کو نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ سوناپور کے بندر بالے نامی علاقے میں ایک رہائش گاہ ایسی ہے جس کا علم میری ذات کے علاوہ صرف وہاں کے چوکیدار کو ہے۔ وہاں دو جیپیں بھی موجود ہیں اور آپ جو اسلحہ بھی کہیں گے وہ بھی سپلائی ہو جائے گا لیکن اس کا آپ کو معاوضہ دینا پڑے گا"۔ رابرٹ نے کہا۔

"معاوضہ تمہیں تمہاری مرضی کا ملے گا رابرٹ۔ ہمیں صرف آدمی بااعتماد چاہئے معاوضہ دینے میں ہم نے کبھی کنجوسی نہیں کی"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب"...... رابرٹ نے کہا۔

"اس رہائش گاہ کا تفصیلی پتہ بتا دو اور اس چوکیدار کو بھی وہاں سے واپس بلوا لو۔ ہم براہ راست وہاں پہنچیں گے اور پھر وہاں سے تمہیں فون کر کے مزید بات چیت کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"علاقے کا نام تو میں نے بتا دیا ہے یہ سوناپور کا مشہور علاقہ ہے بندر بالے۔ اس میں کوٹھی نمبر چار سو چار ہے۔ میں چوکیدار کو وہاں سے بلوا لوں گا۔ پھاٹک پر نمبروں والا تالا موجود ہو گا اور نمبر وہی ہو گا

جو کوٹھی کا نمبر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ شکریہ۔ پھر وہیں بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ رابرٹ کی باتوں سے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ وہ بااعتماد آدمی ثابت ہو گا۔ اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے اٹھ کر الماری میں موجود بیگ میں سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر صفدر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پاکیشیا سے چلتے ہوئے اس نے سب کو دے دیئے تھے اور سب کی مخصوص فریکونسی بھی طے کر دی تھی۔ اس نے صفدر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل رین بو سے۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔ اوور"۔ صفدر نے پوچھا۔

"میں بھی ہوٹل رین بو کے کمرے نمبر بارہ تیسری منزل پر موجود ہوں۔ کیا باقی ساتھیوں نے تم سے رابطہ کیا ہے یا نہیں۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہم سب بظاہر تو علیحدہ علیحدہ آئے ہیں لیکن رہے اکٹھے ہی ہیں۔ اس وقت بھی ہم سب اکٹھے ہی موجود ہیں اور آپ کی کال کا انتظار تھا۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ آجاؤ پھر بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی اس کے کمرے میں آگئے۔

"کیا یہاں ناپال میں بھی کوئی خطرہ تھا جو تم نے اس قدر احتیاط سے کام لیا ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جہاں تنویر موجود ہو۔ وہاں خطرہ تو بہر حال رہتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر سروس روم کو کافی کا آرڈر دے دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ زیادہ سے زیادہ انہوں نے چیکنگ کے انتظامات سرحد پر کئے ہوں گے"...... صفدر نے تنویر کے بولنے سے پہلے ہی بات کر دی۔

"اس بار چیف کو جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق کافرستان کے صدر نے شاگل اور مادام ریکھا کو دھمکی دی ہے کہ ان میں سے جو بھی اس بار ناکام ہو گا اسے عہدے سے ہٹا دیا جائے گا اور جو کامیاب ہو گا اسے دوسری ایجنسی کا بھی سربراہ بنا دیا جائے گا۔ اس لئے شاگل سوناپور میں موجود ہے جو ناپال سرحد کے قریب ہے اور شاگل اتنا احمق نہیں ہے کہ وہ یہ بات بھی نہ سوچ سکے کہ ہم ناپال سرحد کی

طرف سے کافرستان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے سرحد کے ساتھ ساتھ اس ملحقہ شہر میں بھی چیکنگ کے انتظامات کر رکھے ہوں"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اس مشن کے لئے کوئی لائحہ عمل تو بہر حال طے کیا ہو گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آج تک مجھ سے شادی والے مشن کا لائحہ عمل طے نہیں ہو سکا اس مشن کا کیا طے ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ چیف نے ہمیں اس مشن کے سلسلے میں جس حد تک بریف کیا ہے۔ اس سے ہمیں احساس ہوا ہے کہ یہ مشن خاصا کٹھن ثابت ہو گا۔ اس لئے اس کا باقاعدہ لائحہ عمل طے ہونا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"چلو شکر ہے کہ اس بار چیف نے تمہیں پہلے ہی بریف کر دیا ورنہ تمہیں لامحالہ مجھ سے شکایت رہتی اور اس کا غلط نتیجہ یہاں آتے ہی مل گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"غلط نتیجہ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران جواب دیتا، دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ کافی لے آیا تھا اس نے کافی کے برتن ان کے درمیان پڑی ہوئی میز پر رکھے اور پھر ٹرالی ایک طرف کھڑی کر کے وہ

واپس چلا گیا۔

" ہاں اب بتاؤ۔ کیا غلط نتیجہ نکلا ہے"...... جولیا نے کافی بنانے کے لئے پیالوں کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ تمہیں احساس ہو گیا ہے کہ یہ مشن بے حد کٹھن ہے۔ اب تم سب لامحالہ نفسیاتی طور پر دباؤ کا شکار رہو گے اور جو ایجنٹ نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جائے اس کی کارکردگی بہرحال ویسی نہیں رہتی جیسی ہونی چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میں نے لائحہ عمل کی بات اس لئے نہیں کی تھی عمران صاحب کہ میں اس مشن کو کٹھن سمجھتا ہوں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس بار ہم نے ایک جیتے جاگتے آدمی کو وہاں سے نکال کر لانا ہے اور ہمارے مقابلے میں تین مختلف ایجنسیاں ہیں۔ اس لئے لامحالہ ہمیں اس کے لئے پلاننگ کرنا ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے اب ہم تنویر کی طرح تو ڈائریکٹ ایکشن کرتے ہوئے میرا مطلب ہے نعرے مارتے ہوئے تو لیبارٹری میں نہیں گھس جائیں گے۔ ہمیں بہرحال کوئی نہ کوئی پلان سوچنا پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے کب کہا ہے کہ تم نعرے مارتے ہوئے اندر گھس جاؤ لیکن میں تمہاری لمبی چوڑی سکیموں سے بھی الرجک ہوں جن سے سوائے وقت کے ضائع کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا"۔ تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہمارے سامنے جو صورت حال ہے عمران صاحب۔ میں اس کا تجزیہ کرتا ہوں اور میں نے اس سلسلے میں جو لائحہ عمل سوچا ہے وہ بھی بتا دیتا ہوں۔ آپ چاہیں تو اس لائحہ عمل کو مسترد کر دیں لیکن اسے سن لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ سناؤ"...... عمران نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ چیف نے بتایا ہے اس کے مطابق تین ایجنسیاں اپنے اپنے دائرہ کار میں کام کر رہی ہیں اور ایک ایجنسی دوسری ایجنسی کے کام میں مداخلت کرنے کی بھی مجاز نہیں ہے۔ پہاڑی علاقہ تاکوما جو ویران اور بنجر علاقہ ہے، میں انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس کے اندر جانے کے دو راستے رکھے گئے ہیں جن میں سے ایک سوناپور کی طرف سے ہے اور دوسرا کاپولی کی طرف سے ہے۔ سوناپور سیکرٹ سروس کے چارج میں دیا گیا ہے اور کاپولی پاور ایجنسی کے چارج میں۔ جبکہ تاکوما جہاں لیبارٹری ہے اس علاقے کا انچارج کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل جسونت ہے اس علاقے پر ہر قسم کی فضائی سروس کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے اور اگر کوئی پرواز ہو تو اسے بغیر کسی نوٹس کے تباہ کر دینے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ ان دو راستوں کے علاوہ باقی تمام راستوں کو یا تو بند کر دیا گیا ہے یا وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس

لئے لامحالہ ہمیں ان دونوں راستوں میں سے کسی ایک سے گزر کر اس علاقے میں داخل ہونا پڑے گا اور وہاں موجود تمام فوجیوں کو دھوکہ دے کر ہم لیبارٹری تک پہنچیں گے۔ لیبارٹری کے علیحدہ حفاظتی انتظامات ہوں گے جنہیں ختم کر کے ہم اندر داخل ہو سکتے ہیں اور پھر وہاں سے ڈاکٹر عوری کو لے کر ہم نے اس علاقے سے باہر آنا ہے اور پھر یہاں ناپال پہنچنا ہے۔ یہ تو اس سارے علاقے کی صورت حال "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے درست تجزیہ کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میں نے جو لائحہ عمل سوچا ہے وہ بھی سن لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے یہ سوچا ہو گا کہ ہم کافرستانی فوجیوں کے روپ میں اس علاقے میں داخل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ اس طرح ہم زیادہ آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا۔ پھر تو تمہارا لائحہ عمل واقعی قابل قدر ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ میری ذاتی سوچ ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس میں اپنی بے پناہ ذہانت سے ترمیم و اضافہ کر لیں گے اور مجھے بہرحال اس پر خوشی ہو گی۔ اس ساری صورت حال کو دیکھتے ہوئے میرے ذہن

میں مختلف لائحہ عمل آتے رہے جن میں سے ایک تو یہی تھا جس کا ذکر آپ نے پہلے کیا ہے لیکن یہ ناقابل عمل تھا کیونکہ اس پہاڑی علاقے کے چپے چپے پر فوجی پھیلے ہوں گے اور ہم کتنی بھی کوشش کر لیں لیکن بہرحال کہیں نہ کہیں چیک ہو جائیں گے۔ دوسرا خیال یہ تھا کہ ہم ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل جسونت اور اس کے آدمیوں کے روپ میں براہ راست ہیلی کاپٹر پر وہاں جائیں اور وہاں سے ڈاکٹر عوری کو لے اڑیں لیکن ظاہر ہے اس کے لئے ہمیں پہلے کرنل جسونت کو کور کرنا ہو گا۔ اس کا سرکاری ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہو گا لیکن بہرحال ہمیں وہ کوڈ فوری طور پر نہیں مل سکتے جو انہوں نے طے کئے ہوں گے۔ اس لئے میں نے یہ آئیڈیا بھی ڈراپ کر دیا۔ اس کے بعد میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہم کسی گائیڈ کے ذریعے کسی خفیہ راستے سے اس علاقے میں داخل ہوں اور کسی نہ کسی طرح لیبارٹری میں پہنچ جائیں لیکن یہ آئیڈیا بھی قابل عمل نہیں تھا۔ اس لئے کافی سوچ بچار کے بعد میں نے جو لائحہ عمل سوچا ہے وہ یہ ہے کہ اس علاقے کے فوجی انچارج سے آپ چیف شاگل کے لہجے اور آواز میں بات چیت کریں اور اسے کسی بھی طرح سونا پور بلا کر اس کی جگہ آپ یا کوئی دوسرا آدمی لے لے اور پھر وہ واپس چلا جائے۔ اس کے بعد اس کے احکامات کے تحت فوج کو اس انداز میں آگے پیچھے کیا جائے کہ باقی ساتھیوں کو لیبارٹری تک پہنچنے اور وہاں سے ڈاکٹر عوری کو نکال کر لانے میں آسانی ہو سکے اور اگر آپ چاہیں تو سونا پور

جا کر چیف شاگل کو بھی ٹریس کر کے اغوا کیا جا سکتا ہے تا کہ اس لائحہ عمل میں کوئی مداخلت نہ ہو سکے"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب کے چہروں پر اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ یہ واقعی قابل عمل لائحہ عمل ہے۔ عمران صاحب"۔ صفدر نے فوراً ہی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا اور سوائے عمران کے باقی سب ساتھیوں نے اس کی تائید کر دی جبکہ عمران خاموش بیٹھا صرف ان کی سنتا رہا اور مسکراتا رہا۔

"آپ خاموش ہیں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں اس لئے خاموش ہوں کہ یہ لائحہ عمل کسی مہماتی کتاب میں تو لکھا جا سکتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ بات سختی سے طے کر لی گئی ہے کہ نہ ہی شاگل یا اس کے آدمی مداخلت کریں گے اور نہ مادام ریکھا اور اس کے آدمی۔ اس لئے شاگل کے کہنے کے باوجود آرمی کا انچارج کسی صورت بھی اس علاقے سے باہر نہیں آئے گا اور جب وہ آئے گا نہیں تو اس کی جگہ کون لے سکے گا"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ یہ پہلو واقعی میرے ذہن میں نہیں رہا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس لئے کہ تمہارے چیف کے جو اختیارات ہیں تم نے انہیں سامنے رکھ کر سوچا ہے۔ تمہارا چیف چاہے تو اپنے ملک کے صدر کو کال کر کے اسے مطلوبہ جگہ پر پہنچنے کا پابند کر سکتا ہے۔ بیچارے ایک کرنل کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے لیکن شاگل میری طرح کا چیف ہے جس کی کوئی بات ہی نہیں مانتا"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری بات تو چیف بھی مانتا ہے۔ تم کیسے کہہ رہے ہو کہ تمہاری بات کوئی نہیں مانتا"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو تم ہی مان لو۔ نجانے کب سے اس حسرت میں ہوں"۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو جولیا بے اختیار شرما گئی۔

"بکواس مت کرو۔ میں کیس کی بات کر رہی ہوں"...... جولیا نے مصنوعی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور تمہاری ڈھٹائی کی بھی حد ہے کہ اس کے باوجود اس خیال میں ہو"...... تنویر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے بھی تو لازماً کوئی لائحہ عمل سوچا ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ سوچا تو تھا لیکن اب تمہاری بات سن کر مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میں نے بھی کتابوں والا لائحہ عمل سوچا ہے"۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو آپ میرا دل رکھنے کے لئے کہہ رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا دل رکھنے کا فریضہ تو نجانے کون ادا کرے گا۔ بہرحال میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ تمہارے آنے سے پہلے میں نے ناپال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ سے بات کی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تھا کہ سوناپور میں کوئی ایسا آدمی بتائے جو وہاں ہماری ہر قسم کی مدد کر سکے۔ اس نے ایک آدمی رابرٹ کی بات کی ہے جو سوناپور میں کسی کلب کا مالک ہے۔ پھر میں نے اس رابرٹ سے فون پر بات کی۔ اس نے ایک آدمی سے ملانے کا وعدہ کیا ہے جو اس پہاڑی علاقے کا رہنے والا ہے لیکن لیبارٹری بنانے کے سلسلے میں حکومت نے انہیں بے دخل کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ حکومت کافرستان سے متنفر ہے۔ میں نے یہ سوچا ہے کہ اس آدمی کے ذریعے کسی خفیہ راستے کے ذریعے اندر داخل ہوں گے اور پھر جیسے بھی ہو گا آگے کام کیا جائے گا۔ لیکن اب تمہاری بات سننے کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ لائحہ عمل واقعی غلط ہے۔ ہم بہرحال کہیں نہ کہیں چیک ہو جائیں گے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب مزید کیا سوچا جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں صالحہ کام کر سکتی ہے"۔ عمران

نے ایک طرف خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو صالحہ کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"میں کیا کر سکتی ہوں۔ مجھے بتائیں"...... صالحہ نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"مادام ریکھا کی ایک ساتھی جس کا نام کاشی ہے، کا قد وقامت اور جسامت بالکل تم سے ملتی جلتی ہے۔ اس لئے تم آسانی سے اس کا روپ دھار سکتی ہو۔ جہاں تک میری معلومات ہے ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل جسونت اور کاشی کلاس فیلو رہے ہیں اور ان کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ ان تعلقات کا علم مادام ریکھا کو بھی ہے اور چیف شاگل کو بھی اور ملٹری انٹیلی جنس کے پورے محکمے کو بھی اور اس پہاڑی علاقے کا چارج بہرحال کرنل جسونت کے پاس ہے اس لئے صالحہ کاشی کے روپ میں اگر وہاں جائے تو ظاہر ہے کہ اسے گرفتار نہیں کیا جائے گا اور صالحہ اس کاشی کے روپ میں اس آفیسر کو کور کر کے اس سے ایسے احکامات دلوا سکتی ہے جس سے ہمارا مشن آسان ہو جائے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کاشی تو ظاہر ہے مادام ریکھا کے ساتھ ہو گی۔ اس طرح صالحہ کا روپ سامنے آ سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اسے وہاں سے آسانی سے اغوا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تیار ہوں"...... صالحہ نے فوراً ہی کہا۔

"نہیں۔ یہ منصوبہ قابل عمل نہیں ہے۔ اس طرح وقت بھی ضائع ہو گا اور کام بھی نہ ہو سکے گا۔ وہ لوگ بے حد الرٹ ہیں اس لئے صالحہ چاہے کاشی کے روپ میں وہاں جائے، اسے پکڑ لیا جائے گا اور اس کی تصدیق انتہائی اعلیٰ سطح پر ہو گی۔ اس لئے ایسا ممکن نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر آخر کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔ یہاں بیٹھے صرف سکیمیں ہی تو نہ بناتے رہیں"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری بات تو کوئی مانتا ہی نہیں۔ میں تو خود بھی اس قسم کی سوچ بچار کے خلاف ہوں۔ اللہ کا نام لے کر چل پڑیں۔ قدرت خود ہی موقع پر راستے بنا دیتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ واقعی جو کچھ موقع پر سوچا جا سکتا ہے وہ کبھی پہلے نہیں سوچا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے تنویر کی تائید کر دی اور تنویر کا چہرہ مسرت سے بے اختیار کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم سب رضامند ہو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

"ویری گڈ۔ اب دیکھنا کیسے مشن مکمل ہوتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ تنویر کو لیڈر شپ سونپ دیں"۔

صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ یہ کام نہیں ہو سکتا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیوں نہیں ہو سکتا۔ تنویر میں کیا کمی ہے"۔ جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مشن سے پہلے تمہارے یہ خیالات ہیں تو مشن کے بعد تو میرا پتا تو بالکل ہی کٹ جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر تو حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا۔ تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں چیک نہیں ملے گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ عمران کا مطلب دوسرا تھا۔ رقابت والا"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"نانسنس۔ کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مشن کا تعلق ہے میں عمران کی سربراہی میں کام کرنا زیادہ پسند کروں گا"...... تنویر نے کہا۔

"مقدس مشن کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مقدس نہیں۔ پیشہ ورانہ مشن"...... تنویر نے فوراً ہی وضاحت کر دی تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تم دونوں احمق ہو۔ سمجھے۔ مشن کی بات کرو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"بس یہی تو گڑبڑ ہے۔ جب تم نے ایک کو دوسرے سے بڑا احمق سمجھ لیا ہے۔ اس وقت بڑے احمق کا کام ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے تنویر تم بڑے احمق ہو یا میں۔ چلو تنویر سے ہی فیصلہ کرا لیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ اعزاز تم اپنے پاس ہی رکھو"...... تنویر نے فوراً ہی کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ اور کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ باقی سب خاموش ہو گئے تھے۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام لکشمی ہے اور میرا تعلق ناپال کی رائل سروس سے ہے۔ میں یہاں رائل سروس کی ایجنٹ ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ یہاں اجنبی ہیں اور میری یہ ڈیوٹی ہے کہ میں ایسے لوگوں سے مل کر ان سے تعاون کروں۔ اگر آپ مجھے کچھ وقت دیں تو آپ سے تفصیلی بات ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کس قسم کا تعاون کرتی ہیں اجنبیوں کے ساتھ"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے لکشمی کی بات اسے سمجھ نہ آئی ہو۔

"ناپال کی رائل سروس کو حکم ہے کہ سیاحوں کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا جائے اور مجھے بہرحال ہر اجنبی سے خود ملنا ضروری ہوتا ہے جس کا میں باقاعدہ ریکارڈ رکھتی ہوں اور مجھے رپورٹ رائل سروس کو بھجوانی پڑتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ اس شہر میں آنے والے ہر اجنبی سے ملاقات کرتی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ ہر ایک سے ضروری نہیں۔ صرف ان لوگوں سے جو یہاں سے کسی غیر ملک کو فون کال کرتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے کافرستان کے سوناپور میں رابرٹ کو جو کال کی تھی وہ چیک کر لی گئی ہے۔ یقیناً رائل سروس نے یہاں ہر قسم کے انتظامات کر رکھے ہوں گے۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں ہوٹل سے ہی بول رہی ہوں اس لئے میں پہنچ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کون تھی..." جولیا نے پوچھا کیونکہ فون میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہی نہیں تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کوئی بھی نہ سن سکا تھا اور عمران نے مختصر طور پر انہیں للشی کے بارے میں بتا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"میرا نام للشی ہے..." آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ میرا نام مائیکل ہے..." عمران نے خشک لہجے میں کہا تو للشی مسکراتی ہوئی آگے بڑھی اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ نے اپنے ساتھیوں کا تعارف نہیں کرایا" للشی نے کہا۔

"یہ بھی اسی ہوٹل میں رہ رہے ہیں اور آپ کے لئے اجنبی ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کہاں ایک ایک سے علیحدہ علیحدہ ملنے کی تکلیف کریں گی اس لئے کیوں نہ آپ کی مشکل حل کر دی جائے اور سب کو یہاں اکٹھا کر لیا جائے..." عمران نے کہا تو للشی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مسٹر مائیکل جیسا کہ آپ کو بتایا ہے کہ میرا تعلق رائل سروس سے ہے میں یہاں اس سرحدی علاقے میں رائل سروس کی ایجنٹ ہوں۔ یہاں میں نے ایسے انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ یہاں سے غیر ملک میں جو کال کی جائے وہ چیک کر لی جاتی ہے اور اسے ٹیپ کر لیا

جاتا ہے اور اگر کوئی مشکوک بات ہو تو فوراً ہیڈ آفس رپورٹ کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر کالز بھی چیک کی جاتی ہیں۔ آپ نے یہاں سے کافرستان کے سرحدی علاقے میں فون کال کی جو چیک کی گئی ہے۔ اسے ٹیپ کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ٹرانسمیٹر کال کی جو اسی ہوٹل میں چیک کی گئی۔ اسے بھی ٹیپ کر لیا گیا [illegible] یہ دونوں کالیں مشکوک تھیں اس لئے ان کی رپورٹ فوراً [illegible] ہیڈ آفس بھیجی گئیں۔ وہاں ان کا تجزیہ ہوا اور مجھے [illegible] گیا کہ میں آپ سے ملوں اور آپ کو رائل سروس کے چیف [illegible] جوجو کا سلام پیش کروں اور اگر کوئی مشکل ہو تو آپ سے [illegible] کروں۔ چنانچہ میں یہاں آگئی ہوں" للشی نے [illegible] میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پرنس جوجو نے کیا تجزیہ کیا ہے فون کال اور ٹرانسمیٹر [illegible]" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ اگر آپ اس سلسلے میں [illegible] پرنس جوجو آپ سے براہ راست بھی بات کر سکتے ہیں [illegible] سپیشل ٹرانسمیٹر پر بھی بات ہو سکتی ہے اور وہ میں [illegible] ہوں۔ چونکہ آپ نے یہ بات کر دی ہے اس لئے آپ [illegible] راست بات کر سکتے ہیں" للشی نے [illegible] ہوئے بیگ کو اس نے اتارا۔ اسے میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا لیکن چھوٹے سائز کا ٹرانسمیٹر [illegible]

اپنے سامنے میز پر رکھا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ لکشمی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لکشمی کالنگ۔ اوور"۔۔۔ لکشمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ چیف آف رائل سروس اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"چیف۔ میں آپ کے حکم پر مسٹر مائیکل سے ملی ہوں۔ انہوں نے فون اور ٹرانسمیٹر کالز کے تجزیے کی بات کی ہے اس لئے آپ کے حکم کے مطابق میں نے آپ سے رابطہ کیا ہے۔ آپ ان سے بات کر لیں۔ اوور"۔۔ لکشمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو جناب عمران صاحب۔ میں پرنس جوجو بول رہا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا جبکہ باقی ساتھی عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے اور لکشمی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"پرنس جوجو کی بجائے پرنس نجومی زیادہ بہتر رہے گا میرے خیال میں۔ اوور"۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس بار وہ اپنے اصل لہجے میں بولا تھا اور لکشمی ایک بار پر چونک پڑی تھی۔

"اگر آپ میرا نام پرنس نجومی ہی رکھنا چاہتے ہیں تو پھر نجومی کا

شاگرد رکھ دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا کیونکہ یہ نجوم آپ کا ہی سکھلایا ہوا ہے اور مجھے آپ کا شاگرد ہونے پر فخر ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر واقعی آج مجھے اس محاورے پر یقین آ گیا ہے کہ شاگرد بہرحال استاد سے بڑھ جاتا ہے۔ اوور"۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے پرنسز روشنی والے کیس میں جس انداز میں کام کیا تھا اس سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نے انتہائی جدید ترین آلات منگوا کر رائل سروس کا نیٹ ورک پورے ناپال میں قائم کر دیا ہے۔ آپ نے جو فون کال کی تھی اس کی ٹیپ جب میرے پاس پہنچا اور میں نے جب اس کا تجزیہ کیا تو مجھے فوراً اپنا استاد یاد آ گیا۔ چنانچہ میرے حکم پر جب آپ کی آمد کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ آپ پاکیشیا سے تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ میں کنفرم ہو گیا کہ مائیکل کے روپ میں آپ ہیں لیکن میں نے براہ راست آپ سے بات اس لئے نہیں کی کہ شاید آپ اسے اپنے کام میں مداخلت سمجھتے ہوئے ناراض ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے لکشمی کو ہدایت کی کہ وہ آپ سے ملاقات کرے اور آپ سے ہر ممکن تعاون کرے البتہ اسے میں نے کہہ دیا تھا کہ اگر آپ اس تجزیے کے بارے میں پوچھیں تو پھر مجھ سے بات کرا دی جائے۔ چنانچہ لکشمی نے میرے حکم کی تعمیل کی اور اس طرح طویل عرصے بعد

ہی سہی بہرحال اپنے استاد سے ہم کلام ہونے کا شرف مجھے حاصل ہو گیا ہے۔ آپ کی فون کال سے جو کچھ میری سمجھ میں آیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کافرستان کے سوناپور اور کاپولی کے درمیان واقع پہاڑی علاقے میں جہاں کافرستان کی خفیہ میزائل لیبارٹری ہے، کوئی مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو لکشمی اس سلسلے میں آپ کی بھرپور مدد کر سکتی ہے کیونکہ لکشمی نہ صرف اس سارے علاقے سے واقف ہو چکی ہے بلکہ یہ اس لیبارٹری میں بھی کام کر چکی ہے۔ اوور"...... پرنس جوجو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے واقعی ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے اندر پرنسز رشنی سے زیادہ صلاحیتیں ہیں۔ اس آفر کا بے حد شکریہ۔ میں لکشمی سے معلوم کرتا ہوں اگر ہماری مددگار ثابت ہوئی تو میں مشن کی تکمیل کے بعد تمہارا پھر شکریہ ادا کروں گا۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ہر طرح سے لکشمی پر اعتماد کر سکتے ہیں عمران صاحب۔ میں اس کے لئے آپ کو ہر قسم کی ضمانت دیتا ہوں۔ اوور"...... پرنس جوجو نے کہا۔

"اوکے۔ پرنسز کانتا کا کیا حال ہے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی شادی ہو گئی ہے اور وہ خوش ہے لیکن وہ ایک گھریلو عورت بن گئی ہے۔ اوور"...... پرنس جوجو نے کہا۔

"اس کے شوہر کی کیا پوزیشن ہے۔ وہ تو یقیناً کانتا کے گھریلو عورت بنتے ہی گھر سے باہر ہو گیا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"واقعی ایسی بات ہے عمران صاحب۔ اوور"...... دوسری طرف سے پرنس جوجو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا سلام اسے دے دینا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مجھے حیرت ہے کہ چیف آپ سے اس طرح بے تکلفانہ باتیں کرتا ہے حالانکہ چیف رکھ رکھاؤ کے معاملے میں بے حد سخت ہے"۔ لکشمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے سنا نہیں کہ وہ اپنے آپ کو میرا شاگرد کہہ رہا ہے حالانکہ جس طرح کی صلاحیتوں کا مظاہرہ اس نے کیا ہے اس سے مجھے اس کا شاگرد بننا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... لکشمی نے کہا۔

"تمہیں کیسے یہ خیال آیا"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چیف نے بتایا تھا"...... لکشمی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہم فری لانسر گروپ میں ہیں البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کسی خاص مشن کے لئے ہماری خدمات ہائر کر لیتا ہے"...... عمران نے کہا تو لکشمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ مجھے بتائیں کہ آپ میزائل لیبارٹری میں کس قسم کا مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ لکشمی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کتنا عرصہ تک وہاں کام کر چکی ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے تین سال وہاں سیکرٹری کے طور پر کام کیا ہے۔ وہاں دراصل ایک ناپالی سائنس دان کام کرتا تھا۔ میں اس کی سیکرٹری تھی۔ پھر اچانک ایک روز اسے دل کا دورہ پڑا اور وہ ہلاک ہو گیا تو میں نے بھی ملازمت چھوڑ دی اور واپس ناپال آ گئی۔ چیف کی بہن کانتا میری کلاس فیلو رہی تھی۔ میں اس سے ملی تو اس نے چیف سے کہہ کر مجھے رائل سروس میں شامل کرا دیا۔ تب سے میں رائل سروس میں کام کر رہی ہوں"۔۔۔۔ لکشمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس لیبارٹری کا اندرونی نقشہ بنا سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں"۔۔۔۔ لکشمی نے جواب دیا۔

"تو پھر تم صرف اتنی مدد کرو کہ اس لیبارٹری کا اندرونی تفصیلی نقشہ بنا دو۔ خاص طور اس میں وہ جگہ مارک کر دو جہاں سائنس دان رہتے ہیں اور اگر ہو سکے تو اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بھی تفصیل اس نقشے میں شامل کر دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کتنا عرصہ لگے گا تمہیں اس کام میں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صرف تین چار گھنٹے لگیں گے"۔۔۔۔ لکشمی نے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں اس نقشے کا انتظار کروں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لکشمی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے۔ پھر مجھے اجازت دیں"۔۔۔۔ لکشمی نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر لکشمی نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈالا اور پھر بیگ اٹھا کر وہ مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"حیرت ہے عمران صاحب۔ آپ کی کال سے وہ سمجھ گیا کہ مائیکل کے روپ میں آپ ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے لکشمی کے باہر جاتے ہی کہا۔

"جوجو انتہائی باصلاحیت اور ذہین آدمی ہے۔ رائل سروس کے کیس میں پرنسز رشنی کی جگہ میں نے اسے دلائی تھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

ڈبل مشن

حصہ دوم

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

● ۔ کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کا کرنل رائے جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس پر مکمل اعتماد کر لیا پھر ——؟

● ۔ وہ لمحہ ۔ جب عمران کو معلوم ہوا کہ اُسے انتہائی ذہانت سے ٹریپ کیا گیا تھا اور وہ اس ٹریپ میں پھنس کر حقیقتاً ناکام ہو چکا ہے ۔ کیسے ——؟

● ۔ وہ لمحہ ۔ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہر لحاظ سے مشن مکمل کر لیا اور ایکسٹو بھی مطمئن ہو گیا لیکن درحقیقت ایسا نہ تھا۔

● ۔ وہ لمحہ —— جب عمران کو مکمل شدہ مشن فوری طور پر دوبارہ مکمل کرنا پڑا۔

کیسے —— کیا عمران کامیاب ہو سکا —— یا ——؟

انتہائی دلچسپ اور منفرد واقعات ۔ تیز رفتار اور مسلسل ایکشن

—— اور اعصاب کو منجمد کرنے والے سسپنس سے بھرپور ——

—— شائع ہو گیا ہے ——

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

شیڈاگ

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

شیڈاگ —— ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم —— ایک ایسی تنظیم جو صرف ایٹمی اسلحہ چُراتی تھی۔

شیڈاگ —— جس نے پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چرانے کا منصوبہ بنایا۔

مادام شیری —— شیڈاگ کی ایسی ایجنٹ —— جس نے اپنی تیز رفتار کارکردگی کا لوہا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی منوا لیا۔

مادام شیری —— جس نے اس قدر مہارت اور تیز رفتاری سے پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چوری کر لیا کہ عمران اور اس کے ساتھی سنبھل ہی نہ سکے۔

وہ لمحہ —— جب شیڈاگ کو معلوم ہوا کہ پاکیشیا میں مشن مکمل کر لینے کے باوجود وہ ناکام رہے ہیں —— کیوں اور کیسے ——؟

وہ لمحہ —— جب شیڈاگ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس —— اس کے ہیڈ کوارٹر اور علی عمران کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا۔

وہ لمحہ —— جب دانش منزل ۔ رانا ہاؤس ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور علی عمران —— سب شیڈاگ کے ہاتھوں ریت کے ڈھیر بنتے

عمران سیریز کا ایک اور سنسنی خیز ناول
گنجا بھکاری
مصنف :- مظہر کلیم ایم اے
بھکاریوں کی دنیا ـــ جہاں جرائم پرورش پاتے ہیں۔
گنجا بھکاری ـــ جس نے عمران کو بھی بھکاری بننے پر مجبور کر دیا۔
کیپٹن شکیل، صفدر، جولیا اور تنویر بھکاریوں کے روپ میں۔
عمران بھکاری بن کر سلیمان سے بھیک مانگنے جاتا ہے۔ قہقہے ہی قہقہے
وہ گنجا بھکاری جاسوس تھا ـــ مجرم تھا ـــ یا بھکاری ـــ؟
ایک حیرت انگیز ـــ سنسنی خیز ـــ اور ایکشن سے بھرپور جاسوسی ناول
شائع ہو گیا ہے۔
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں۔
یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

بیحد شکریہ۔ البتہ آپ نے اپنے آپ کو میرے ناولوں کا جنونی قاری ثابت کرنے کے لئے نقصان کی بات کی ہے اگر ایسا ہے تو یہ غلط ہے۔ ناول اس لئے نہیں لکھے جاتے کہ آپ انہیں اس انداز میں پڑھیں۔ یہ تو فارغ وقت میں پڑھنے کے لئے ہوتے ہیں۔ جہاں تک پاور ایجنٹ کا تعلق ہے تو عام طور پر تو واقعی کیپٹن شکیل ذہنی سوچ بچار کرنے والا فلاسفر ایجنٹ ہی نظر آتا ہے لیکن جب سارا مشن ہی اس اکیلے نے مکمل کرنا تھا تو پھر یقیناً اسے اتنی بات تو معلوم ہو گی کہ ایسا مشن صرف ذہنی سوچ بچار اور فلسفہ سے مکمل نہیں ہو سکتا اور کیپٹن شکیل بہرحال سیکرٹ سروس کا ممبر ہے اور اتنی بات تو سب سمجھتے ہیں کہ سیکرٹ سروس میں کسی کی شمولیت اس کی صرف ذہنی صلاحیتوں کو دیکھ کر نہیں کی جاتی بلکہ ان میں عملی طور پر بھی انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے، بروقت اور موقع کے مطابق تیزی سے فیصلے کرنے اور ملک کی خاطر دیوانہ وار کام کرنے کی صلاحیتوں کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت اپنی ٹیم سمیت سونا پور میں موجود تھا۔ ٹیم کی سربراہی وکرم سنگھ کر رہا تھا اور وکرم سنگھ نے واقعی سونا پور میں اپنے آدمیوں کا اس طرح سے جال پھیلا دیا تھا کہ سونا پور میں داخل ہونے والا کوئی اجنبی کسی طرح بھی چیکنگ سے نہ بچ سکتا تھا جبکہ شاگل نے سونا پور کی ایک کوٹھی میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا تھا اور اس کا کام رپورٹ لینا اور احکام دینا تھا۔

"وکرم سنگھ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے وکرم سنگھ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے"...... شاگل نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے وکرم سنگھ نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"موجود ہے۔ کیا مطلب۔ جب تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو پھر وہ اب تک کیوں موجود ہیں"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس وہ کافرستان میں نہیں بلکہ ناپال میں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل ایک بار پھر چونک پڑا۔

"ناپال میں۔ کیا مطلب"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یقیناً یہاں آنے کے لئے ناپال کی سرحد میں داخل ہو گی کیونکہ اس طرح وہ آسانی سے یہاں پہنچ سکتی ہے جبکہ پاکیشیا سے یہاں براہ راست پہنچنے کے لئے انہیں پورا کافرستان کراس کرنا پڑتا اس لئے میں نے سرحد کی دوسری طرف واقعی شہر سنگری میں اپنے آدمی بھجوا دیئے تھے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ناپال کی رائل سروس نے ہر شہر میں اپنے ایجنٹ مقرر کئے ہوئے ہیں جو اجنبیوں کی چیکنگ کرتے ہیں۔ یہاں سے ناپال کی سرحد کے اندر بڑا شہر سنگری ہے میرے آدمی وہاں گئے اور وہاں انہوں نے معلومات حاصل کر لیں کہ وہاں ایک عورت لکشمی رائل سروس کی ایجنٹ ہے میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس

عورت کی نگرانی کریں چنانچہ ابھی میرے آدمی کا پیغام آیا ہے کہ اس لکشمی نامی ایجنٹ نے سنگری کے ایک ہوٹل سے کافرستان ہونے والی کال کیچ کی اور پھر اپنے ہیڈ کوارٹر اس کا ٹیپ بھجوا دیا وہاں سے اسے کال کر کے بتایا گیا کہ ان لوگوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے وہ ان کے پاس جائے اور ان کی مدد کرے چنانچہ لکشمی نے ہوٹل میں کسی مائیکل کو فون کیا اور پھر اس سے ملنے چلی گئی میرے آدمی کا کہنا ہے کہ اس مائیکل کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... وکرم سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں سے تمہیں فون کال آئی ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ میرے آدمی نے آ کر خود مجھے بتایا ہے کیونکہ انہوں نے وہاں ایسے آلات رکھے ہوئے ہیں کہ جو کال کافرستان یا کسی بھی غیر ملک میں کی جاتی ہے اسے کیچ کر لیا جاتا ہے"...... وکرم سنگھ نے جواب دیا۔

"کیا صرف مائیکل ہی سامنے آیا ہے یا اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہیں"...... شاگل نے پوچھا۔

"جو بھی ہوں گے انہیں بہرحال ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس لکشمی کو اغوا کر کے اس سے ساری بات معلوم کر لی جائے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"میں تو تمہیں عقل مند سمجھتا تھا لیکن تم تو حد درجہ احمق آدمی ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ لکشمی کو اغوا کر کے اور اس سے پوچھ گچھ

کرنے کے بعد تمہارے آدمی وہاں چھپے رہ جائیں گے تمہارا کیا خیال
ہے کہ وہاں صرف ایک عورت ہی رائل سروس کی ایجنٹ ہو گی۔
نانسنس۔ تم صرف اس کی نگرانی کراؤ اور اس مائیکل اور اس کے
گروپ کو ٹریس کرو اور پھر جیسے ہی وہ سرحد میں داخل ہوں انہیں
گرفتار کر لو یا گولیوں سے اڑا دو"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے
میں کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے باس۔ آپ واقعی بہترین پلانر ہیں"۔
وکرم سنگھ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"آئندہ احمقانہ باتیں مت کرنا اور سنو۔ اپنے آدمیوں سے کہہ دو
کہ وہاں انہیں نہ چھیڑیں اور نہ ہی سامنے آئیں وہ صرف اتنا معلوم کر
لیں کہ یہ لوگ کب اور کہاں سے سرحد پار کریں گے۔ اگر انہیں ذرا
سا بھی شک ہو گیا تو وہ الٹا تمہارے لئے عذاب بن جائیں گے"۔
شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... شاگل نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ نانسنس۔ اس کا خیال ہے کہ وہ زیادہ عقل مند ہے۔
نانسنس"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر ہی
گزری تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور شاگل نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریکھا بول رہی ہوں چیف شاگل"...... دوسری طرف سے
مادام ریکھا کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... شاگل نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہی ہوں میں کاپولی کی بجائے سونا پور آ جاؤں اور ہم
دونوں مل کر کام کریں۔ اگر تم اجازت دو تب"...... مادام ریکھا
نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس ناپال سے کافرستان میں داخل ہوں گے اور ظاہر ہے وہ سونا
پور بھی آئیں گے اور مشن مکمل کریں گے۔ یہاں کاپولی میں نہیں
آئیں گے اس لئے میرا یہاں رہنا فضول ہو گا"...... مادام ریکھا نے
جواب دیا۔

"تمہیں صدر صاحب کی ہدایت تو یاد ہو گی کہ تم نے میرے کام
میں مداخلت نہیں کرنی"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو تم سے اجازت مانگ رہی ہوں چیف شاگل۔ ورنہ
میں بھی سرکاری ایجنسی کی چیف ہوں"...... مادام ریکھا نے جواب
دیا۔

"تو پھر اپنی ایجنسی کو لے کر وہیں کاپولی میں ہی بیٹھی رہو۔ ادھر آنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ میں تمہارا یا تمہاری ایجنسی کا لحاظ نہیں کروں گا"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور واپس کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ ایجنسی کی چیف۔ مجھے بتا رہی ہے نانسنس"۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"وکرم سنگھ بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے وکرم سنگھ کی آواز سنائی دی وکرم سنگھ نے علیحدہ اپنا سب ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا اور اس کی ہدایت بھی اسے شاگل نے کی تھی۔

"وکرم سنگھ۔ وہ نانسنس ریکھا کا ابھی فون آیا ہے وہ کہہ رہی ہے کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناپال کے راستے سونا پور آ رہی ہے اس لئے وہ بھی کاپولی چھوڑ کر یہاں آنا چاہتی ہے میں نے اسے منع کر دیا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ انتہائی احمق عورت ہے اس لئے وہ باز نہ آئے گی میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اگر وہ یا اس کے آدمی یہاں آئیں تو انہیں گولیوں سے اڑا دینا"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے وکرم سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وکرم سنگھ کے جواب سے اس کے

چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وکرم سنگھ اس کے حکم کی ہر حالت میں تعمیل کرے گا اس طرح اس احمق عورت سے اس کی ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے گی اس کے بعد جو ہو گا بہرحال دیکھ لیا جائے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت دو جیپوں میں سوار ایک پہاڑی علاقے سے گزر رہا تھا۔ لکشمی نے واقعی اسے نقشہ بنا کر دیا تھا اور عمران نے نقشہ دیکھتے ہوئے اس سے جو سوالات کئے تو ان سے عمران کو لیبارٹری کی اندرونی صورت حال کا بخوبی علم ہو گیا تھا۔ چنانچہ لکشمی کی مدد سے ہی اس نے ان جیپوں کا بندوبست کیا تھا۔ دونوں جیپوں کے ڈرائیور بھی لکشمی کے آدمی تھے اور لکشمی کے مشورے پر وہ اس وقت ایک ایسے راستے پر سفر کر رہے تھے جو سوناپور سے بیس کلومیٹر دور ایک اور چھوٹے سے شہر کال گڑھ سے جا ملتا تھا اور اس طرف راستہ دشوار گزار ہونے کی وجہ سے چیک پوسٹ بھی موجود نہیں تھی۔ کال گڑھ کے لئے لکشمی نے اسے ایک ٹپ بھی دے دی تھی اور عمران نے لکشمی کا شکریہ ادا کیا تھا کیونکہ واقعی اس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافی سہولت حاصل ہو گئی تھی۔ دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئیں

آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پہلی جیپ میں عمران، کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے جبکہ دوسری جیپ میں تنویر، جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔ عمران ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر موجود تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر عقبی سیٹ پر تھے۔ اس طرح دوسری جیپ میں ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی اور عقبی سیٹ پر تنویر اور صالحہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے اور چونکہ عمران نے روانگی سے پہلے انہیں خاص طور پر یہ ہدایت کی تھی کہ دوران سفر مشن کے سلسلے میں کوئی گفتگو نہ کی جائے اس لئے وہ سب خاموش تھے۔ شاید عمران ان ڈرائیوروں کے سامنے کوئی بات نہ کرنا چاہتا تھا۔ پھر ایک پہاڑی سے اتر کر وادی میں پہنچتے ہی جیپیں رک گئیں۔

جناب اس سے آگے ہم نہیں جا سکتے۔ آگے آپ کو پیدل جانا ہو گا..... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

کیا آگے چیک پوسٹ ہے..... عمران نے چونک کر کہا۔

جی نہیں۔ چیک پوسٹ تو نہیں ہے لیکن آگے جیپ کا راستہ نہیں ہے۔ یہاں ایک انتہائی تنگ سا درہ ہے جہاں سے صرف پیدل ہی آدمی گزر سکتا ہے۔ دوسری طرف سے کافرستان کی سرحد شروع ہو جاتی ہے اور پھر آپ تقریباً دو تین کلومیٹر آگے جائیں گے تو آپ کو کال گڑھ کے مکانات نظر آنا شروع ہو جائیں گے..... ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی

اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ عقبی جیپ میں موجود لوگ بھی نیچے آگئے۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل نے جیپوں میں موجود سیاہ رنگ کے تھیلے اٹھا کر اپنی اپنی پشت پر باندھ لئے تھے پھر دونوں جیپیں مڑ کر واپس چلی گئیں۔

"آؤ ہمیں اب یہاں سے پیدل چلنا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس درے کی طرف بڑھنے لگا جو دائیں ہاتھ پر کچھ دور دکھائی دے رہا تھا اور پھر وہ درے سے گزر کر جب دوسری طرف پہنچے تو انہوں نے وہاں ایک پہاڑی پر کافرستان کا جھنڈا بھی دیکھ لیا تھا۔ وہ ٹیڑھے میڑھے راستے سے گزرتے ہوئے آخر کار کال گڑھ میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا پہاڑی شہر تھا جہاں ایک بڑا بازار تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس بازار میں موجود قیمتی پتھر فروخت کرنے والی ایک دکان میں داخل ہو گیا کیونکہ لکشمی نے اسے اس دکان کی ہی ٹپ دی تھی۔

"جی فرمایئے"۔۔۔ کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"آپ کا نام دیال سنگھ ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں۔ آپ تو شاید اجنبی ہیں"۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ کارڈ"۔۔۔ عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ادھیڑ عمر آدمی کے سامنے کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔ اس آدمی نے کارڈ اٹھایا اور

اسے دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

"اوہ۔ اوہ تو آپ مائیکل ہیں۔ مجھے مادام لکشمی نے کال کر کے بتا دیا تھا۔ ادھر اندر آ جائیں"۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کاؤنٹر کی ایک سائیڈ کا تختہ ہٹا دیا۔ وہاں سے ایک پتلا سا راستہ دکان کی سائیڈ سے عقبی طرف جا رہا تھا۔

"سیدھے چلے جائیں۔ آگے ایک بڑا کمرہ ہے۔ آپ وہاں تشریف رکھیں۔ میں دکان بند کر کے وہیں آ جاتا ہوں"۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو عمران نے سر ہلایا اور پھر اس راستے سے گزر کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور پھر واقعی وہ دکان کے عقب میں بنے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں بہت سی کرسیاں اور ایک بڑی میز موجود تھی باقی دیواروں کے ساتھ کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دیال سنگھ بھی وہاں پہنچ گیا۔

"مجھے مادام لکشمی نے بتایا تھا کہ میں آپ کو خفیہ طور پر سوناپور پہنچا دوں"۔۔۔ دیال سنگھ نے کہا۔

"ہاں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سوناپور میں ہمارے پہنچنے کا وہاں کے کسی آدمی کو علم نہ ہو سکے۔ کیا آپ ایسا بندوبست کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ سوناپور کے نواح میں آپ کو میں ایک مکان تک پہنچا سکتا ہوں۔ وہاں سے آگے جانا آپ کا کام ہو گا"۔۔۔ دیال سنگھ نے کہا۔

"کیا وہاں تک کوئی خفیہ راستہ جاتا ہے یا عام راستے سے جانا ہو گا" عمران نے پوچھا۔

"عام راستے سے تو لوگ آتے جاتے رہتے ہیں جناب۔ خفیہ طور پر پہنچانے کا مطلب یہی ہے کہ آپ کو ایسے خفیہ راستے سے پہنچایا جائے جس کا علم دوسروں کو نہ ہو سکے اور میں ایسے راستے سے واقف ہوں" دیال سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پچاس ہزار روپے طے ہوئے ہیں مادام لکشمی کے ساتھ۔ میں نے تو ایک لاکھ مانگے تھے لیکن مادام لکشمی نے پچاس ہزار دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں اس مکان کا کرایہ بھی شامل ہے" دیال سنگھ نے کہا تو عمران نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی اور گن کر پچاس ہزار روپے کے نوٹ دیال سنگھ کو دے دیئے۔

"آپ یہاں بیٹھیں۔ میں رقم رکھ کر آتا ہوں" دیال سنگھ نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب کیا آپ کو خطرہ ہے کہ سوناپور میں چیکنگ ہو رہی ہو گی" صفدر نے کہا۔

"ہماری چیکنگ تو سنگری میں بھی ہو رہی تھی اس لئے تو اس راستے سے یہاں آئے ہیں اور سوناپور پہنچنے کے لئے یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے" عمران نے جواب دیا تو سب ساتھی چونک پڑے۔

ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ ہماری نگرانی۔ لیکن ہمیں تو اس کا احساس ہی نہیں ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ صرف آپ کو ہی اس کا علم ہوا ہو اور ہم میں سے کسی کو بھی نہ ہوا ہو" جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ لکشمی کی رپورٹ تھی اس کے آدمیوں نے اس نگرانی کو چیک کیا تھا اور پھر انہوں نے ایک آدمی کو کور کر کے اس سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ لوگ سوناپور سے آئے ہیں اور ان کا تعلق کافرستان سیکرٹ سروس سے ہے اور ان کا باس وکرم سنگھ ہے جس نے سوناپور میں علیحدہ سب ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے جس کے بعد یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے" عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس بار شاگل اس مہم پر نہیں آیا" صفدر نے کہا۔

"شاگل بھی سوناپور میں موجود ہے۔ اس نے اپنا علیحدہ ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے لیکن شاید وکرم سنگھ کی ذہانت کی وجہ سے وہ خاموش ہے کہ شاید وکرم سنگھ ہمارے خلاف کامیابی حاصل کر لے ورنہ شاگل تو ایسے آدمیوں کو ایک لمحہ بھی برداشت کرنے کا عادی نہیں ہے" عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ بھی شاگل کی نفسیات سے پوری طرح واقف تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دیال سنگھ اندر داخل ہوا۔

"آئیے جناب۔ میں نے تمام بندوبست کر لیا ہے" دیال سنگھ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔ پھر ایک خفیہ دروازے سے دیال سنگھ انہیں باہر لے گیا جہاں دو جیپیں موجود تھیں۔

"میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ میں آپ کو بحفاظت پہنچا کر واپس آؤں گا" دیال سنگھ نے کہا اور خود بھی پہلی جیپ میں سوار ہو گیا۔ عمران اور باقی ساتھی دونوں جیپوں میں سوار ہو گئے اور پھر جیپیں تیزی سے آگے بڑھنے لگیں۔ وہ واقعی تنگ دشوار پیچیدہ پہاڑی راستوں سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں جیپوں کے ڈرائیور مقامی آدمی تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد دیال سنگھ نے جیپیں رکوا دیں۔

"آئیے جناب۔ اب یہاں سے ہمیں پیدل جانا ہو گا" دیال سنگھ نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی جیپوں سے نیچے اتر آئے۔ دیال سنگھ نے ڈرائیوروں کو وہیں رکنے کے لئے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہنمائی کرتا ہوا ایک پہاڑی سرنگ نما راستے میں داخل ہو گیا۔ یہ سرنگ موڑ کاٹتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی کی دوسری طرف پہنچ گئے۔ پھر ایک پہاڑی پر چڑھ کر وہ دوسری طرف پہنچے تو انہیں دور ایک بڑے شہر کے آثار دکھائی دینے لگے۔ دیال سنگھ انہیں لے کر قریب ہی علیحدہ بنے ہوئے ایک مکان پر آیا۔ مکان خالی پڑا ہوا تھا لیکن اس میں

فرنیچر بہرحال موجود تھا۔

"جناب اس مکان تک پہنچانا میرا کام تھا اس کے بعد سوناپور شہر میں داخل ہونا آپ کا کام ہے" دیال سنگھ نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور دیال سنگھ انہیں سلام کر کے مکان سے باہر نکل گیا۔

"یہاں سے سوناپور کا فاصلہ تو زیادہ نہیں ہے لیکن بہرحال ہمیں کھلے عام وہاں جانا ہو گا" ..... صفدر نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں رات کا انتظار کرنا پڑے گا تب تک ہم سب آرام کر لیں تو بہتر ہے" ... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ دوسرے کمروں میں موجود بیڈ پر لیٹ کر آرام کر لیں کہ اچانک عمران کی ناک میں نامانوس سی بو ٹکرائی اور عمران چونک پڑا۔

"عمران صاحب" ۔ صفدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ گیا کہ انہیں بے ہوش کرنے کے لئے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس اس انداز میں فائر کی گئی ہے کہ ہمیں آواز تک سنائی نہیں دی۔ اس نے فوراً ہی سانس روک کر اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن گیس شاید اس کی توقع سے کہیں زیادہ تیز تھی اس لئے اس کا ذہن اس طرح گھومنے لگ گیا جیسے کسی نے اسے انتہائی تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو اور پھر اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

مادام ریکھا اور کاشی دونوں کاپولی شہر کے شمالی حصے میں بنے ہوئے ایک رہائشی علاقے کے ایک مکان میں موجود تھیں۔ اس مکان کو مادام ریکھا نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔

"مادام آپ نے خواہ مخواہ چیف شاگل کو فون کر کے اسے آفر کر دی۔ وہ اب فخر سے پھول گیا ہو گیا"...... کاشی نے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا تو مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کاشی۔ بعض اوقات تم واقعی بچوں جیسی باتیں شروع کر دیتی ہو۔ حالانکہ عام حالات میں تم مجھ سے بھی زیادہ عقلمندی کا مظاہرہ کرتی ہو"...... مادام ریکھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں نے ایسی کون سی بات کی ہے"...... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا واقعی یہ خیال ہے کہ میں یہاں سے سوناپور جانا چاہتی

ہوں۔ یہ بات نہیں ہے میں صرف شاگل کو یہ تاثر دینا چاہتی تھی کہ ہم کاپولی میں بے کار بیٹھے ہوئے تھے"...... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات بھی درست ہے ہم واقعی بیکار بیٹھے ہوئے تھے جبکہ پاکیشیا میں موجود ہمارے ایجنٹوں نے بھی اطلاع دی ہے کہ عمران پاکیشیا سے ناپال چلا گیا ہے۔ اس کا مطلب تو یہی ہے کہ وہ ناپال سرحد سے کافرستان میں داخل ہو گا اور اس طرف سوناپور ہی آتا ہے۔ کاپولی تو نہیں آتا"...... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ہاں ایسا ہی ہے لیکن تم دیکھنا کہ عمران اور اس کے ساتھی سوناپور کی بجائے کاپولی پہنچ جائیں گے اور شاگل منہ دیکھتا رہ جائے گا"...... مادام ریکھا نے کہا تو کاشی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کاشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ممکن تو نہیں ہے لیکن میں نے اسے ممکن کر دیا ہے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ کیسے۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں"...... کاشی نے کہا۔

"تم اب آئی ہو میرے شاگل کو فون کرنے سے کچھ پہلے۔ لیکن اس سے پہلے ایک دلچسپ گیم ہو چکی ہے۔ تمہیں یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ شاگل کے نائب وکرم سنگھ کا خاص آدمی میرا مخبر ہے۔ چنانچہ

اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وکرم سنگھ کے آدمیوں نے ناپال کے سرحدی شہر سنگری میں ناپال کی رائل سروس کی ایجنٹ لکشمی کو ٹریس کر لیا ہے اور اس کے ذریعے یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ جو ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور لکشمی رائل سروس کے چیف کے علم پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کر رہی ہے اور وکرم سنگھ کی گیم یہ ہے کہ اس کے آدمی خفیہ طور پر لکشمی اور اس کے آدمیوں کی نگرانی کریں گے اور جب عمران اور اس کے ساتھی سرحد پار کریں گے تو وکرم سنگھ اپنے آدمیوں سمیت ان کے استقبال کے لئے موجود ہو گا اور ان لوگوں پر اچانک اور مسلسل فائرنگ کھول کر ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ جب لکشمی کا نام میرے سامنے لیا گیا تو مجھے یاد آیا کہ لکشمی کافرستان کے ناپالی سفارتخانے میں بھی سیکرٹری رہ چکی ہے اور پھر لکشمی کو اس میزائل لیبارٹری میں ایک ناپالی سائنسدان کی سیکرٹری لگا دیا گیا تھا اور وہ دو تین سال تک اس میزائل فیکٹری میں کام کرتی رہی ہے۔ اس ناپالی سائنسدان کا اچانک انتقال ہو گیا تو وہ سروس چھوڑ کر ناپال چلی گئی۔ جب وہ سفارتخانے میں تھی تو اس سے میری دوستی ہوئی تھی اور پھر یہ دوستی گہرے تعلقات میں بدل گئی تھی اور اس طرح مجھے اس کی ایک ایسی کمزوری کا علم ہو گیا جس کا علم کسی کو نہیں ہے اور اس کمزوری کا ایک ناقابل تردید ثبوت بھی میرے پاس موجود ہے۔ ایسا ثبوت کہ اگر میں اسے اس کے چیف کو بھجوا دوں تو

اسے گولی مار دی جائے۔ گو اس سے میرا کوئی تعلق نہ رہا تھا اور نہ میں نے ایسا کبھی سوچا تھا لیکن وہ ثبوت ایک ٹیپ کی صورت میں ہے اور میرے پاس ویسے ہی پڑا ہوا تھا۔ اسے بھی اس کا علم تھا۔ اس نے ایک بار میزائل فیکٹری کی سروس کے دوران مجھ سے مل کر اسے طلب کیا تھا لیکن میں نے اسے ٹال دیا تھا۔ چنانچہ یہ سب کچھ میرے ذہن میں آیا تو میں نے وکرم سنگھ کے ساتھی رام کرشن کے ذریعے اس کا حلیہ معلوم کر لیا اور ٹیلی فون نمبر بھی۔ جب مجھے حلیہ معلوم ہوا تو میں کنفرم ہو گئی کہ یہ وہی لکشمی ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً ہی ایک گیم سوچ لی اور میں نے فون پر لکشمی سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ اگر وہ میرے ساتھ تعاون کرے گی تو ٹیپ اسے مل جائے گا اور بھاری دولت بھی۔ اگر وہ تعاون نہیں کرے گی تو ٹیپ اس کے چیف کو بھجوا دی جائے گی۔ لکشمی گھبرا گئی اور اس نے تعاون کا وعدہ کر لیا کہ اس طرح وہ ناپال رائل سروس کی ملازمت چھوڑ کر ایکریمیا سیٹل ہو سکتی ہے اور وہاں عیش کی زندگی گزار سکتی ہے۔ چونکہ اسے میری طبیعت کا علم ہے کہ میں جو وعدہ کرتی ہوں اسے پورا بھی کرتی ہوں اور اگر انتقام لینے پر آ جاؤں تو قبر تک پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اس نے وہ تعاون پر آمادہ ہو گئی۔ پھر ہمارے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا جس کے مطابق لکشمی عمران کو بتائے گی کہ وکرم سنگھ کے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں اور پھر وہ خفیہ راستوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سونا پور کی بجائے کال گڑھ بھجوائے گی جہاں اس کا

ایک خاص آدمی دیال سنگھ موجود ہے دیال سنگھ ایک خفیہ راستے
سے انہیں سونا پور کے نواح میں واقع ایک مکان میں پہنچا دے گا۔
یہ سارا کام اس انداز میں کیا جائے گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں
کو کسی قسم کا شک نہ پڑے گا۔ جب یہ لوگ مکان میں پہنچ جائیں
گے تو میرے آدمی جو خفیہ طور پر وہاں موجود ہوں گے اور وہ مکان
کے اندر انتہائی تیز ترین بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر دیں گے
اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں وہاں
سے اٹھا کر پہاڑیوں کے اندر سے ہوتے ہوئے ایک خاص پوائنٹ پر
لے آئیں گے جہاں ہماری جیپیں موجود ہوں گی اور پھر عمران اور
اس کے ساتھیوں کو ان جیپوں کے ذریعے یہاں کاپولی کے ایک
خاص مکان میں لے آیا جائے گا اس کے بعد میں انہیں ہلاک کر دوں
گی اور صدر صاحب کو اطلاع دے دی جائے گی اس طرح شاگل اور
وکرم سنگھ دونوں ناکام رہیں گے جبکہ مادام ریکھا اور پاور ایجنسی
کامیاب ہو جائے گی اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ شاگل کو اس کے
عہدے سے معزول کر دیا جائے گا اور مجھے سیکرٹ سروس کی بھی
چیف بنا دیا جائے گا۔ یہ سارا پروگرام طے ہونے کے بعد میں نے
شاگل کو فون کیا تھا تاکہ اسے کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے" مادام
ریکھا نے تفصیل بتائی تو کاشی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی
گئیں۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ آپ نے تو واقعی ذہانت کا بے
مثال مظاہرہ کیا ہے مادام" کاشی نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ" مادام ریکھا نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"لیکن مادام وکرم سنگھ اور اس کے آدمیوں کا کیا ہو گا کیونکہ جیسے
ہی عمران اور اس کے ساتھی اغوا ہوں گے وہ لامحالہ لکشمی کو گھیر لیں
گے اور پھر اس پر تشدد کر کے سب کچھ معلوم کر لیا جائے گا" کاشی
نے کہا۔

"تم نے واقعی ذہانت بھرا اعتراض کیا ہے۔ یہ بات میرے ذہن
میں بھی تھی اور لکشمی کے ذہن میں بھی۔ کیونکہ وہ بھی باصلاحیت
عورت ہے چنانچہ اس کے لئے یہ طریقہ طے ہوا تھا کہ جیسے ہی عمران
اور اس کے ساتھیوں کو دیال سنگھ کے پاس سے روانہ کیا جائے گا
لکشمی اور اس کے ساتھی وکرم سنگھ کے آدمیوں کو گھیر کر ہلاک کر
دیں گے۔ اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے اور
کیا نہیں ہوا" مادام ریکھا نے کہا۔

"اگر یہ بات تھی تو یہ کام پہلے بھی تو کیا جا سکتا تھا اور اتنے لمبے
چوڑے چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی" کاشی نے کہا۔

"لیکن پھر عمران اور اس کے ساتھی نہ کال گڑھ پہنچتے اور نہ وہاں
سے سونا پور اور نہ ہی وہاں سے کاپولی" مادام ریکھا نے جواب
دیا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"واقعی آپ بے مثال ذہن کی مالک ہیں۔ اب تک اس سلسلے میں

کہاں تک بات پہنچی ہے ۔۔۔ کاشی نے پوچھا۔

لکشمی کی کال آئی تھی کہ پہلے مرحلے پر کام مکمل ہو چکا ہے عمران اور اس کے ساتھی کال گڑھ روانہ ہو چکے ہیں اور وکرم سنگھ کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اب دیال سنگھ مجھے کال کرے گا اور پھر میرے آدمی مجھے ساتھ ساتھ رپوٹ دیتے رہیں گے۔ جب تک عمران اور اس کے ساتھی کاپولی نہیں پہنچ جاتے تب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا ۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

آپ کو معلوم تو ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کس قدر خطرناک لوگ ہیں اس لئے آپ اپنے آدمیوں کو کہہ دیں کہ وہ جیسے ہی بے ہوش ہوں انہیں ہلاک کر دیا جائے اور پھر ان کی لاشیں یہاں لائی جائیں ۔۔۔ کاشی نے کہا۔

پھر وہی احمقانہ باتیں۔ کیا ہو جاتا ہے تمہیں اگر انہیں وہاں ہوناپور میں گولی مار دی گئی تو وہاں نشانات رہ جائیں گے اور ظاہر ہے کہ وکرم سنگھ کو اس کا علم ہو جانا ہے پھر ہماری ساری سکیم الٹا ہمارے خلاف ہو جائے گی کہ میں نے جان بوجھ کر شاگل کو شکست دینے کے لئے یہ کارروائی کی ہے اور نتیجہ تم جانتی ہو کیا نکلے گا ۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات تو میرے ذہن میں نہ آئی تھی ۔۔۔ کاشی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی پاس پڑے ہوئے کارڈلیس فون کی

گھنٹی بج اٹھی۔ مادام ریکھا نے فون اٹھایا اور اس کو آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ راجن بول رہا ہوں ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

یس۔ مادام ریکھا اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے ۔۔۔ مادام ریکھا نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

کامیابی مادام۔ دیال سنگھ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جن کی تعداد چھ ہے جن میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں اس مکان پر پہنچا دیا ہے اور پھر جیسے ہی باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا ہم نے آگے بڑھ کر اندر ایلام سنس فائر کر دی اور پھر ہم کچھ دیر بعد اندر داخل ہوئے تو یہ چھ کے چھ افراد ایک ہی کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے انہیں اٹھایا اور ایک ایک کر کے وہاں سے نکل کر خفیہ راستوں سے اپنے مخصوص پوائنٹ پر پہنچ گئے اور اب ہم انہیں جیپوں میں ڈال کر کاپولی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں ۔۔۔ راجن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

تم تو عمران کو پہچانتے ہو۔ کیا اس گروپ میں عمران شامل بھی ہے یا نہیں ۔۔۔ مادام ریکھا نے پوچھا۔

عمران کے قد و قامت کا آدمی اس گروپ میں شامل ہے لیکن اس کا چہرہ مختلف ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ سب میک اپ میں ہیں ۔۔۔ راجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ تم انہیں لے کر فوراً کاپولی پہنچو اور پھر مجھے اطلاع دو

لیکن ابھی نگرانی میں چیکنگ کا خاص خیال رکھنا۔ اس دیال سنگھ کا کیا کیا تم نے ..... مادام ریکھا نے پوچھا۔

اسے وہیں گولی مار کر اس کی لاش مکان میں ہی چھوڑ دی گئی ہے۔ میں اسے اپنے ساتھ ہی واپس اندر لے گیا تھا راجن نے کہا۔

گڈ۔ ادھر ادھر کسی نے چیک تو نہیں کیا تمہیں مادام ریکھا نے پوچھا۔

نہیں مادام۔ ہم نے ہر طرح کا خیال رکھ کر کام کیا ہے۔ راجن نے جواب دیا۔

اوکے۔ جلدی پہنچو اور پھر مجھے اطلاع دو مادام ریکھا نے کہا اور فون آف کر دیا۔

کاش۔ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں۔ کہیں کشی نے ہمارے ساتھ گیم نہ کی ہو مادام ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

انہیں یہاں تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا مادام کاشی نے پوچھا۔

چار پانچ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ کافی طویل اور دشوار گزار راستہ ہے اور یہ راستہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ راستے میں چیکنگ نہ ہو سکے ..... مادام ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پھر تو انہیں یہاں پہنچتے پہنچتے رات پڑ جائے گی کاشی نے کہا۔

ہاں ..... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

آپ رام کرشن سے تو پوچھیں کہ وکرم سنگھ کیا کر رہا ہے۔ کاشی نے کہا۔

ابھی نہیں۔ پہلے ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی تحویل میں لے لیں پھر مادام ریکھا نے جواب دیا۔

کیا آپ کو خدشہ ہے کہ فون کال چیک ہو سکتی ہے کاشی نے کہا۔

نہیں۔ یہ سپیشل فون ہے اس کی کال چیک نہیں ہو سکتی لیکن میں پہلے اپنا کام مکمل کر لینا چاہتی ہوں مادام ریکھا نے جواب دیا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا وکرم سنگھ چونک پڑا۔
اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اسے آن
کر دیا۔

یس۔ ڈی ایس بول رہا ہوں وکرم سنگھ نے کہا۔

راہول بول رہا ہوں باس۔ یہاں بہت شدید گڑبڑ ہو چکی
ہے دوسری طرف سے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا تو
وکرم سنگھ بے اختیار اچھل پڑا۔

کیا مطلب۔ کیسی گڑبڑ وکرم سنگھ نے حیرت بھرے لہجے
میں پوچھا۔

ہمارے آدمی اچانک غائب ہو گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ
لکشمی اور اس کے آدمی بھی غائب ہو چکے ہیں اور وہ عمران اور اس کے
ساتھی بھی ہوٹل چھوڑ چکے ہیں اور کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کہاں

گئے ہیں"...... راہول نے جواب دیا تو وکرم سنگھ کے چہرے پر ایسے
تاثرات نمودار ہو گئے جیسے اسے راہول کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"کیا نشے میں تو نہیں ہو تم۔ کیا کہہ رہے ہو"...... وکرم سنگھ
نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ جب راج پال نے مجھے حسب
دستور رپورٹ نہ دی تو میں پہلے تو یہی سمجھا کہ وہ ایسی سچوئیشن میں
ہو گا کہ کال نہ کر سکتا ہو گا۔ اس لئے میں اس کی کال کا انتظار کرتا رہا
لیکن جب بہت دیر گزر گئی تو میں نے اسے خود کال کیا لیکن دوسری
طرف سے کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں پریشان ہو گیا۔ پھر میں نے
ٹرانسمیٹر پر کال کی لیکن ٹرانسمیٹر کال کو بھی اٹنڈ نہ کیا گیا تو میں خود
ان کی رہائش گاہ پر گیا لیکن وہ خالی پڑی تھی۔ اس کے بعد میں نے
انہیں پورے سنگری میں تلاش کیا لیکن ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔
لکشمی اور اس کے ساتھی بھی غائب ہیں اور عمران اور اس کے ساتھی
بھی۔ اب جبکہ میں ان کے بارے میں کنفرم ہو گیا ہوں تو میں آپ
کو کال کر رہا ہوں"...... راہول نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ سب آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں"۔
وکرم سنگھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں باس"...... راہول نے اپنی بے بسی
کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں مزید چیکنگ کرو۔ میں خود بھی معلوم کرنے کی

کوشش کرتا ہوں اور سنو۔ تم اس نظریئے سے چیکنگ کرو کہ کیا ہمارے آدمیوں کو اغوا تو نہیں کیا گیا۔ اگر کوئی کلیو ملے تو مجھے فوراً اطلاع کرنا"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وکرم سنگھ نے فون آف کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پریت سنگھ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وی ایس بول رہا ہوں پریت سنگھ۔ عمران اور اس کے ساتھی سنگری سے غائب ہو چکے ہیں۔ وہ یقیناً کافرستان میں داخل ہو چکے ہوں گے اور ان کے اس طرح غائب ہونے کا مطلب ہے کہ انہیں ہمارے آدمیوں کی نگرانی کا علم ہو چکا ہے اس لئے وہ لامحالہ کسی خفیہ راستے سے سوناپور پہنچیں گے۔ اب تم اپنے آدمیوں کو ہوشیار کر دو اور اگر ان لوگوں کا کوئی کلیو ملے تو مجھے فوری اطلاع دینا"۔ وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور وکرم سنگھ نے ایک بار پھر فون آف کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نئے سرے سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ اجیت بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وی ایس بول رہا ہوں اجیت۔ عمران اور اس کے ساتھی کسی

خفیہ راستے سے کافرستان میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ سنگری سے غائب ہو چکے ہیں اور ہمارے آدمی بھی غائب ہیں۔ تم ٹریسنگ آئی کمپیوٹر کو آن کر کے ارد گرد کا پورا علاقہ چیک کرو وہ لازماً جیپوں پر ہی سفر کر رہے ہوں گے اور اگر تمہیں ان کا کوئی کلیو ملے تو مجھے فوراً اطلاع کرنا"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"یس باس"...... اجیت نے جواب دیا اور وکرم سنگھ نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے طور پر کنفرم تھا کہ اس نے جو انتظامات کر دیئے ہیں ان کے ذریعے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کافرستان میں داخلے کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ ملتی رہے گی لیکن اچانک یہ سب انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے تھے لیکن اب اسے اجیت کی طرف سے امید تھی کہ وہ ان لوگوں کو لازماً ٹریس کر لے گا کیونکہ وکرم سنگھ نے ایک انتہائی بلند پہاڑی پر اسے بٹھایا ہوا تھا اور اس کے پاس انتہائی جدید ٹریسنگ کمپیوٹر تھا جس سے نکلنے والی ریز بہت فاصلے تک چیکنگ کر سکتی تھیں لیکن ظاہر ہے جب تک اسے کوئی اطلاع نہیں مل جاتی اس وقت تک تو اسے اطمینان نہیں ہو سکتا تھا۔

ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ یہ سب آخر کیسے ہوا ہو گا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وکرم سنگھ نے فون پیس اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو۔ وی ایس بول رہا ہوں"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

" شاگل بول رہا ہوں۔ کیا کر رہے ہو تم۔ نہ تم نے کوئی رپورٹ دی ہے اور نہ ہی کچھ بتایا ہے۔ کیا ہم اس طرح خالی بیٹھنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ نانسنس"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" باس۔ کام ہو رہا ہے میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"۔ وکرم سنگھ نے لہجے کو انتہائی مؤدبانہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کب خوشخبری سناؤ گے۔ کیا دس سال بعد۔ نانسنس۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تم پر بھروسہ کر کے بیٹھا رہ جاؤں اور وہ ریکھا میدان مار جائے"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

" ایسا نہیں ہو گا باس۔ ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھی سوناپور ہی آئیں گے۔ کاپولی تو جانے سے رہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

" تم اس شیطان کی خالہ سے واقف نہیں ہو وکرم سنگھ۔ پہلے بھی کئی بار ایسا ہوتا رہا ہے کہ اس نے درمیان میں چھاپہ مارنے کی کوشش کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی یہاں سوناپور میں بھی موجود ہوں اور وہ تم سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور کر لیں"...... شاگل نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس۔ وکرم سنگھ نے بھی کچی گولیاں نہیں

کھیلیں"...... وکرم سنگھ نے جواب دیا۔

" کچی پکی گولیاں بے شک کھیلتے رہو لیکن مشن فوراً مکمل کرو۔ سمجھے"...... شاگل نے کہا۔

" یس باس"...... وکرم سنگھ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور وکرم سنگھ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر دیا لیکن اس کے ذہن میں چیف شاگل کی باتیں سن کر بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئی تھیں۔ اسے خیال آ رہا تھا کہ واقعی کہیں پاور ایجنسی نے کوئی چکر نہ چلایا ہو لیکن بظاہر اس کے پاس ایسی کوئی اطلاع موجود نہیں تھی۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے اٹھ کر عقبی دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ وی ایس کالنگ ٹی تھری۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ٹی تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ٹی تھری تمہاری طرف کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے پوچھا۔

"یہاں تو خاموشی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی فون کال کوئی ٹرانسمیٹر کال یا کوئی خاص سرگرمی۔ اوور"۔ وکرم سنگھ نے کہا۔

"نو باس۔ البتہ مادام کاشی کافرستان سے آگئی ہیں اور اب مادام ریکھا اور مادام کاشی دونوں اپنے کمرے میں بند ہیں۔ میں نے کوشش تو کی ہے کہ ان کی باتیں سن سکوں لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔ اوور"...... ٹی تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ریکھا کے آدمی کیا کر رہے ہیں۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے پوچھا۔

"وہ اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر ہیں اور کاپولی میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ اوور"...... ٹی تھری نے جواب دیا۔

"پاور ایجنسی کا کوئی آدمی سوناپور میں تو نہیں ہے۔ اوور"۔ وکرم سنگھ نے پوچھا۔

"نہیں۔ کوئی آدمی نہیں ہے۔ اوور"...... ٹی تھری نے جواب دیا۔

"ناپال میں تو مادام نے اپنے آدمی نہیں بھجوائے۔ اوور"۔ وکرم سنگھ ہر پہلو کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

"نہیں باس۔ سب یہیں کاپولی میں ہی ہیں۔ اوور"...... ٹی تھری نے جواب دیا اور وکرم سنگھ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اچھا سنو۔ اگر کوئی معمولی سی بھی شبہے والی بات ہو تو اسے

نظرانداز نہ کرنا بلکہ مجھے فوری رپورٹ دینا۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہوگا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور وکرم سنگھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"شکر ہے کہ وہاں کچھ نہیں ہو رہا۔ پھر یہ لوگ آخر کہاں غائب ہو گئے۔ اگر کوئی ٹریس نہ ہو سکا تو چیف شاگل تو مجھے گولی سے اڑا دے گا"...... وکرم سنگھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کافی دیر بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وکرم سنگھ نے چونک کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ اجیت کالنگ"...... دوسری طرف سے اجیت کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ وی ایس اٹنڈنگ یو"...... وکرم سنگھ نے اس کے لہجے کی وجہ سے چونک کر تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ دو جیپیں کال گڑھ کی طرف سے واپس جاتی ہوئی چیک کی گئی ہیں۔ دونوں جیپیں خالی ہیں اور ان میں صرف ناپالی ڈرائیور ہیں"...... اجیت نے کہا۔

"کال گڑھ کی طرف سے واپس جا رہی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے چیکنگ جاری رکھو"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا اور فون آف کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس

نے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ کال گڑھ میں اس کا ایک آدمی موجود تھا کیونکہ وکرم سنگھ نے یہ سوچ کر اس آدمی کو وہاں پہنچا دیا تھا کہ ہو سکتا ہے عمران اپنے ساتھیوں سمیت براہ راست سوناپور نہ پہنچے اور سوناپور کے قریب کال گڑھ ہی تھا اس لئے اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر وہاں اپنا ایک آدمی بھجوا دیا تھا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آف کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ وی ایس کالنگ۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کانت اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کانت۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ سنگری سے غائب ہو چکے ہیں اور باوجود کوشش کے ان کا پتہ نہیں چل رہا جبکہ اجیت نے ٹریسنگ کمپیوٹر کے ذریعے کال گڑھ کی طرف سے دو خالی جیپوں کو واپس جاتے ہوئے چیک کیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ان جیپوں کے ذریعے کال گڑھ کے قریب پہنچے ہوں اور پھر انہوں نے جیپیں واپس کر دی ہوں۔ تم کہاں موجود ہو اور کیا کر رہے ہو"۔ وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں کال گڑھ کے ایک بازار میں واقع ایک ریسٹورنٹ میں موجود ہوں باس۔ اگر یہ لوگ یہاں آئے تو لامحالہ اس ریسٹورنٹ میں ہی آئیں گے کیونکہ یہ کال گڑھ کا واحد ریسٹورنٹ ہے اور ابھی

تک کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا۔ اوور"...... کانت نے جواب دیا۔

"نانسنس۔ ہو سکتا ہے وہ کال گڑھ میں داخل ہونے کی بجائے سائیڈ سے نکل جائیں اور تم وہاں ریسٹورنٹ میں بیٹھے مکھیاں مارتے رہو۔ تم کال گڑھ میں گھومو پھرو اور سائیڈوں کو بھی چیک کرو۔ اوور"۔ وکرم سنگھ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کر رہا ہوں باس۔ میں صرف نصف گھنٹہ یہاں گزارتا ہوں اور پھر باہر کا راؤنڈ لگانے نکل جاتا ہوں۔ اوور"...... کانت نے جواب دیا۔

"اٹھو اور باہر جا کر راؤنڈ لگاؤ اور پھر مجھے رپورٹ کرو۔ اوور"۔ وکرم سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وکرم سنگھ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"احمق آدمی وہاں ریسٹورنٹ میں بیٹھا شراب پی رہا ہو گا"۔ وکرم سنگھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وکرم سنگھ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ٹرانسمیٹر کا مطلب تھا کہ کال یا تو ٹی تھرٹی کی طرف سے آ رہی ہے یا پھر کانت کی کال ہے۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کانت کالنگ۔ اوور"...... کانت کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ وی ایس اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ اوور"...... وکرم

سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں بازار میں ایک قیمتی پتھر فروخت کرنے والے کی دکان ہے۔ وہ دکان پہلے کھلی ہوئی تھی لیکن اب جب میں نے راؤنڈ لگایا ہے تو دکان بند ہے حالانکہ باقی ارد گرد کی دکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ اس پر میں چونک پڑا اور پھر میں نے ارد گرد سے اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو اس دکان کے مالک کا نام دیال سنگھ معلوم ہوا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کی دکان میں دو عورتیں اور چار مرد جو اجنبی تھے داخل ہوئے تھے اور اس کے بعد اس دیال سنگھ نے دکان بند کر دی ہے اور خود بھی غائب ہو گیا ہے۔ اوور"۔ کانت نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے۔ فوراً معلوم کرو کہ وہ کہاں گیا ہے۔ فوراً معلوم کرو۔ تمہارے پاس بھاری رقم موجود ہے جس قدر رقم بھی خرچ ہو کر دو اور درست معلومات حاصل کرو۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور فوراً مجھے کال کرو فوراً۔ اوور اینڈ آل"...... وکرم سنگھ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو یہ بات ہے۔ یہ لوگ کال گڑھ پہنچ گئے ہیں۔ میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا اور پھر اس نے فون اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ شیام بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وی ایس بول رہا ہوں شیام"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کیجئے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد چھ ہے جن میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں سنگری سے خفیہ طور پر کال گڑھ پہنچے ہیں اور وہاں کے کسی دکاندار دیال سنگھ سے ملے ہیں اور پھر غائب ہو گئے ہیں۔ وہ لازماً کال گڑھ سے سوناپوری آئیں گے اس لئے اس طرف اپنے آدمی لگا دو اور جیسے ہی ان کا کوئی کلیو ملے مجھے فوراً اطلاع کرو"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور وکرم سنگھ نے فون آف کر کے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک کوئی کال نہ آئی تو اس کی بے چینی عروج پر پہنچ گئی۔ وہ فیصلہ کر ہی رہا تھا کہ خود ہی کانت سے بات کرے کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی اور وکرم سنگھ نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کانت کالنگ۔ اوور"...... کانت کی آواز سنائی دی۔

"وی ایس اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا تھا تمہیں۔ کیوں کال کرنے میں

"اتنی دیر لگا دی تم نے۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ بڑی مشکل اور جدوجہد کے بعد میں ان اجنبیوں اور دیال سنگھ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکا ہوں۔ دیال سنگھ ان لوگوں کو دو جیپوں میں سوار کر کے سوناپور لے گیا ہے اور دونوں جیپیں انہیں سوناپور سے پہلے چھوڑ کر واپس آ گئی ہیں۔ دیال سنگھ ان کے ساتھ ہی آگے بڑھ گیا ہے اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ اوور"...... کانت نے کہا۔

"یہ جیپیں کب سوناپور گئی تھیں۔ کہاں سے گئی تھیں۔ اوور"۔ وکرم سنگھ نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ کسی خفیہ راستے سے گئے ہیں اور سوناپور سے پہلے ہی جیپیں روک دی گئیں اور وہ لوگ دیال سنگھ کے ہمراہ پیدل ہی آگے چلے گئے ہیں۔ پہلے اس دیال سنگھ نے ان جیپوں کو وہیں رکنے کا کہا تھا لیکن پھر کافی انتظار کے بعد جب دیال سنگھ واپس نہ آیا تو یہ لوگ خود ہی واپس آ گئے۔ اوور"...... کانت نے جواب دیا۔

"کیا یہ جیپیں اس دیال سنگھ کی تھیں یا کرائے پر حاصل کی گئی تھیں۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے پوچھا۔

"کرائے کی تھیں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"وہاں سے معلوم کرو کہ دیال سنگھ انہیں لے کر سوناپور کہاں پہنچے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی خفیہ جگہ ہو یہاں۔ اس کا پتہ وہیں سے چل سکے گا۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی معلوم کرو اور مجھے بتاؤ۔ جلدی۔ اوور اینڈ آل"۔ وکرم سنگھ نے چیختے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون اٹھا کر اسے آن کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ شیام بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے شیام کی آواز سنائی دی۔

"وی ایس بول رہا ہوں۔ کال گڑھ سے اطلاع ملی ہے کہ وہ دیال سنگھ جس کی کال گڑھ میں قیمتی پتھروں کی دکان ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو ساتھ لے کر دو جیپوں کے ذریعے کسی خفیہ راستے سے سوناپور پہنچا ہے۔ جیپیں سوناپور میں داخل نہیں ہوئیں بلکہ پہلے ہی رک گئی تھیں اور وہ لوگ پیدل آگے گئے ہیں اور دونوں جیپیں واپس کال گڑھ پہنچ چکی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ سوناپور میں داخل ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک تمہاری طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی"...... وکرم سنگھ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"باس یہاں ہر طرف میرے آدمی موجود ہیں اور ابھی تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی"...... شیام نے جواب دیا۔

"یہاں قیمتی پتھروں کی دکانیں ہوں گی اور وہ لوگ یقیناً ان دیال سنگھ کو جانتے ہوں گے۔ ان سے معلوم کرو کہ یہاں اس کا کوئی خاص اڈہ تو نہیں ہے"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور وکرم سنگھ نے فون آف کر کے رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی تو وکرم سنگھ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کانت کالنگ۔ اوور"...... کانت کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ وی ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... وکرم سنگھ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ دیال سنگھ کا ایک مکان سوناپور کے شمال مغرب کی طرف سوناپور سے تقریباً تین چار فرلانگ کے فاصلے پر راشٹریہ پہاڑی پر واقع ہے۔ یہ مکان وہ ان سیاحوں کو کرائے پر دیتا ہے جو یہاں عیاشی کی نیت سے آتے ہیں۔ یہ سرخ پتھروں سے بنا ہوا کافی بڑا مکان ہے اور عام طور پر خالی پڑا رہتا ہے۔ اوور"...... کانت نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... وکرم سنگھ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شیام بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی شیام کی آواز سنائی دی۔

"وی ایس بول رہا ہوں۔ جیپ لے کر اور دو مسلح آدمی لے کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ کانت نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ لوگ کہاں موجود ہیں۔ ساتھ ہی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر پسٹل بھی لے آنا۔ جلدی آؤ فوراً"...... وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور وکرم سنگھ نے فون آف کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کمرے سے نکل کر بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں وہ اکیلا تھا تاکہ اسے کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے۔ باہر نکل کر اس نے پھاٹک بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک جیپ اس کے قریب آ کر رکی اس کی سائیڈ سیٹ خالی تھی جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر شیام اور عقبی سیٹوں پر دو مسلح آدمی موجود تھے۔

"آیئے باس"...... شیام نے کہا اور وکرم سنگھ اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے شیام کو کانت کا بتایا ہوا محل وقوع بتا دیا۔

"میں سمجھ گیا ہوں باس۔ وہ آبادی سے ہٹ کر کافی دور اکیلا مکان ہے۔ وہ چونکہ خالی تھا اس لئے میں نے اسے چیک نہیں کیا تھا"...... شیام نے کہا اور جیپ آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ سرخ پتھروں سے بنے ہوئے مکان کے قریب پہنچ گئے۔

"جیپ دور ہی روک دو۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ وہ جیپ کی آواز بھی سن سکتے ہیں"...... وکرم سنگھ نے کہا اور شیام نے جیپ ایک چٹان کی اوٹ میں کر کے روک دی۔ وکرم سنگھ اچھل کر نیچے اترا تو شیام بھی اتر آیا اور عقبی سیٹوں پر بیٹھتے ہوئے دونوں مسلح آدمی بھی نیچے اتر آئے۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل لے لئے ہیں ناں ساتھ" وکرم سنگھ نے کہا۔

"یس باس"...... ان دونوں مسلح آدمیوں نے کہا تو وکرم سنگھ نے اثبات میں سر ہلایا اور مکان کی طرف بڑھنے لگا اور پھر وہ سب ایک چٹان کی اوٹ میں جا کر رک گئے۔

"تم دونوں جاؤ اور مکان کے سامنے اور عقب کی طرف سے گیس اندر فائر کر دو۔ شیام تم اسلحہ لے کر عقبی طرف پہنچ جانا جبکہ میں یہاں رکوں گا۔ اگر کوئی باہر نکلے اور وہ چاہے کوئی بھی ہو اسے گولی سے اڑا دینا"...... وکرم سنگھ نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور شیام اور وہ دونوں مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھ گئے جبکہ وکرم سنگھ وہیں کھڑا رہا البتہ اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ مسلح آدمیوں میں سے ایک اور شیام دونوں مکان کی عقبی طرف جا کر وکرم سنگھ کی نظروں سے غائب ہو گئے جبکہ ایک مسلح آدمی مکان کے سامنے پہنچ کر ایک چٹان کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کے چار پانچ کیپسول مکان کے اندر

فائر کر دیئے۔ وکرم سنگھ کی نظریں مکان پر جمی ہوئی تھیں لیکن کوئی بھی باہر نہ آیا تھا۔ چند لمحوں بعد شیام اور اس کا مسلح ساتھی بھی عقبی طرف سے واپس آ گئے اور پھر وہ تینوں وکرم سنگھ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ وکرم سنگھ نے گھڑی پر وقت دیکھا اور پھر پانچ منٹ گزر جانے کے بعد اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر کو جھٹکا۔

"آؤ۔ اب گیس کا اثر ختم ہو چکا ہو گا"...... وکرم سنگھ نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ شیام اور دونوں مسلح ساتھی بھی اس کے پیچھے چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے مکان کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"تم پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود جاؤ اور پھاٹک کھول دو"...... وکرم سنگھ نے ایک آدمی سے کہا لیکن اس دوران شیام سنگھ نے پھاٹک کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔

"ارے یہ تو کھلا ہوا ہے"...... وکرم سنگھ نے پھاٹک کو کھلتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے پوری طرح کھول کر تیزی سے اندر داخل ہوئے تو ایک کمرے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ باقی پوری کوٹھی خالی پڑی تھی۔

"یہ کون ہو سکتا ہے"...... وکرم سنگھ نے ادھیڑ عمر آدمی کی لاش کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے ان تینوں میں سے کوئی بھی اسے نہ جانتا تھا اس لئے وہ سب خاموش رہے۔

چیک کرو۔ کہیں اس عمارت میں کوئی تہہ خانہ نہ ہو۔ وکرم سنگھ نے کہا تو شیام اپنے دونوں ساتھیوں سمیت اس کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ وکرم سنگھ وہیں ٹہلنے لگا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد شیام واپس آگیا۔

باس یہ بوڑھا آدمی ہی دیال سنگھ ہے۔ اس کا فوٹو تہہ خانے میں ٹنگا ہوا ہے۔ اس کے نیچے اس کا نام بھی لکھا ہوا ہے اور تہہ خانہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے شیام نے کہا تو وکرم سنگھ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

اگر یہ دیال سنگھ ہے تو اس کا مطلب ہے شیام کہ اس سے پہلے یہاں کوئی واردات کی گئی ہے۔ چیک کرو۔ باہر شاید نشانات وغیرہ نظر آجائیں وکرم سنگھ نے کہا اور شیام سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

یہ کام یہاں کون کر سکتا ہے۔ کیا یہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے کیا ہے لیکن پھر وہ کہاں چلے گئے وکرم سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تھوڑی دیر بعد شیام دوڑتا ہوا اندر آیا۔

باس باس۔ یہ واردات پاور ایجنسی والوں نے کی ہے۔ یہ دیکھیں کارڈ۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک تنگ راستے پر یہ کارڈ پڑا ہوا تھا۔ میرے آدمی آگے چیکنگ کے لئے گئے ہیں شیام نے کہا تو وکرم سنگھ اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کارڈ لے کر دیکھا تو یہ واقعی پاور ایجنسی کا سرکاری کارڈ تھا جس پر کوئی نمبر لکھا ہوا تھا۔

پاور ایجنسی نے یہاں واردات کی ہے لیکن کیسے۔ کیا انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی یہاں موجودگی کا پہلے ہی علم ہو گیا تھا۔ وکرم سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق اس دیال سنگھ سے ہو اور یہ ساری گیم انہوں نے ہی کھیلی ہو شیام نے کہا۔

ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے وکرم سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ وی ایس کالنگ۔ اوور وکرم سنگھ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

یس۔ ٹی تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

ٹی تھری تم کیا کر رہے ہو۔ تم نے کوئی اطلاع ہی نہیں دی حالانکہ پاور ایجنسی کے لوگ یہاں سوناپور سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو اٹھا کر لے گئے ہیں اور اس کا ہمارے پاس ایک اہم ثبوت موجود ہے۔ اوور وکرم سنگھ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

یہاں تو ایسی کوئی رپورٹ نہیں آئی جناب۔ دونوں مادام ابھی تک اپنے کمرے میں موجود ہیں جناب۔ اوور ٹی تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پاور ایجنسی کے گروپ کا فیلڈ انچارج لون ہے اور وہ یہاں ہے۔ کیا کر رہا ہے۔ اوور وکرم سنگھ نے پوچھا۔

اس کا نام راجن ہے۔ اس کا کاپولی کے نواح میں علیحدہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ مادام ریکھا اور مادام کاشی یہاں علیحدہ رہتی ہیں۔ اوور دوسری طرف سے کہا گیا۔

کہاں ہے اس راجن کا ہیڈ کوارٹر۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے اسے تفصیل بتا دی گئی۔

کتنے آدمی ہیں وہاں۔ اوور وکرم سنگھ نے پوچھا۔

چار پانچ تو ہوں گے۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر علم نہیں ہے کیونکہ میں اب تک وہاں نہیں گیا۔ اوور لی تھری نے کہا اور وکرم سنگھ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

چلو شیام۔ ہمیں فوراً کاپولی جا کر اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا ہے۔ چلو جلدی کرو وکرم سنگھ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شیام بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو کچھ دیر تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی پھر اس کا شعور بیدار ہو گیا اور اس نے بے اختیار چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کا جسم کرسی کے ساتھ نائیلون کی باریک رسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے۔ اس نے سر گھمایا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اسی طرح کرسیوں پر بیٹھے رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے لیکن وہ بے ہوش تھے اور ایک نوجوان اس وقت عمران سے تیسری کرسی پر موجود جولیا کی ناک سے شیشی لگائے ہوئے تھا۔ اس نوجوان نے گردن موڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔ یہ کافرستانی نوجوان تھا۔ پھر اس نے شیشی ہٹائی اور آگے بندھی بیٹھی بے ہوش صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"مادام ریکھا کی قید میں" نوجوان نے جواب دیا اور پھر اس نے اطمینان سے صالحہ کی ناک سے شیشی ہٹائی اور اسے بند کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور عمران کی طرف بڑھ آیا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیا کے چوٹی کے سیکرٹ ایجنٹ ہو اور یہ تمہارے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا البتہ اس کا لہجہ فاتحانہ تھا۔

"کیا تم عمران کو پہچانتے ہو" عمران نے کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ میں پہچانتا ہوں۔ گو تمہارے چہرے پر میک اپ ہے اور ہم اس میک اپ کو باوجود کوشش کے صاف نہیں کر سکے لیکن تمہارا مخصوص قدوقامت بتا رہا ہے کہ تم عمران ہو" اس نوجوان نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے" عمران نے پوچھا۔

"میرا نام راجر ہے اور میں باس راجن کا نائب ہوں۔ ابھی مادام ریکھا یہاں پہنچنے والی ہیں اس کے بعد ظاہر ہے تمہیں گولی سے اڑا دیا جائے گا اس لئے میں تمہیں یہ سب کچھ بتا رہا ہوں تاکہ تمہیں مرنے سے پہلے معلوم ہو سکے کہ تمہاری موت پاور ایجنسی کے ہاتھوں ہوئی ہے" راجر نے جواب دیا۔

"کیا ہم کاپولی میں ہیں" عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ تم کاپولی میں ہو۔ تمہیں سوناپور سے بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے" راجر نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر بتا دیا کہ کس طرح دیال سنگھ ان کا آدمی تھا اور کس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں لایا گیا ہے۔

"کیا شاگل کو اس کا علم نہیں ہو سکا" عمران نے پوچھا۔

"نہیں" راجر نے جواب دیا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر اس کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس دوران ایک ایک کر کے عمران کے سب ساتھیوں کو ہوش آ گیا اور پھر ان کے پوچھنے پر عمران نے راجر سے ہونے والی بات چیت سے انہیں آگاہ کر دیا۔

"ہمیں فوراً یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل کرنی چاہئے ورنہ یہ مادام ریکھا تو آتے ہی گولیوں سے اڑا دے گی" صفدر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا باہر سے یکلخت تیز دھماکوں اور ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر ان آوازوں میں شدت پیدا ہوتی چلی گئی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو مخالف فریق آپس میں ٹکرا گئے ہوں۔

"میرا خیال ہے کہ شاگل کے آدمیوں نے یہاں حملہ کر دیا ہے" عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر آہستہ آہستہ آوازیں بند ہوتی چلی گئیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور مادام ریکھا اور کاشی دونوں اندر داخل ہوئیں۔ ان

کے پیچھے چار مشین گنوں سے مسلح افراد تھے۔

کہاں ہیں ان حملہ آوروں کی لاشیں۔ انہیں بھی یہاں لے آؤ۔ مادام ریکھا نے مڑ کر ایک آدمی سے کہا تو وہ تیزی سے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور تین آدمی تین لاشیں اٹھائے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے لاشیں ایک طرف فرش پر ڈال دیں۔

چوتھا کیسے فرار ہو گیا۔ مادام ریکھا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

چوتھا دور جیپ میں ہی تھا مادام اور جب یہ تینوں مارے گئے تو وہ جیپ سے اتر کر چٹانوں کے اندر غائب ہو گیا۔ ایک آدمی نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ شاگل کو یہ علم ہو گیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو وہاں سے یہاں لائے ہیں۔ مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

مادام۔ آپ ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں اور پھر ان لوگوں کی لاشیں فوری طور پر دارالحکومت پہنچا دیں ورنہ شاگل پاگل کتے کی طرح اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گا۔ کاشی نے مادام ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں اس پاگل کتے کو گولی مار دوں گی۔ اس نے مجھے سمجھا کیا ہے۔ مادام ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر غور سے عمران کو دیکھنے لگی۔

تم علی عمران ہو۔ ہونہہ۔ تم نے کیا سمجھا تھا کہ تم ہمیشہ ناقابل شکست رہو گے۔ مادام ریکھا نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

تمہارا نام مادام ریکھا ہے۔ عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

اداکاری مت کرو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہارا میک اپ ہم سے صاف نہیں ہو سکا لیکن بہرحال یہ مسلمہ بات ہے کہ تم عمران ہو اور عمران تم مجھے اور کاشی کو بہرحال اچھی طرح پہچانتے ہو۔ مادام ریکھا نے کہا۔

تو ٹھیک ہے۔ ہم سب کو گولیوں سے اڑا دو اور پھر ہماری لاشیں لے جا کر اپنے ملک کے اعلیٰ حکام کے سامنے ڈال دو تاکہ تمہیں کافرستان کا سب سے بڑا میڈل مل سکے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تو تم مجھ پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ تم اصل نہیں ہو۔ نقلی ہو۔ بہرحال تم جو کچھ بھی ہو تمہاری موت یقینی ہے اور تمہیں تو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گی۔ مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ فاتحانہ چمک۔

ٹھیک ہے۔ ہم نے تو بہرحال قربانی دینی ہے اگر ہماری موت پاکیشیا کے مفاد میں جاتی ہے تو یہ ہمارے لئے اعزاز ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

"کچھ بھی کہہ لو اب تم بہرحال زندہ نہیں رہ سکتے" مادام ریکھا نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارا نام واقعی مادام ریکھا ہے تو میری بات سنو" اچانک سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ بول پڑی تو مادام ریکھا اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"تم اسے نہیں بچا سکو گی لڑکی" مادام ریکھا نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے انہیں بچانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں خود نہیں مرنا چاہتی اس لئے میں تمہیں تمہارے مفاد میں بتا رہی ہوں کہ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے بلکہ میرا تعلق کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ تم چاہو تو کرنل جسونت سے اس کی تصدیق کر سکتی ہو" صالحہ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا" مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام شکنتلا ہے اور میں ملٹری انٹیلی جنس کے سپیشل سیکشن میں کیپٹن ہوں" صالحہ نے اسی طرح انتہائی بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ظاہر ہے مجھے بے وقوف سمجھ کر کوئی کہانی سناؤ گی۔ سنا دو۔" مادام ریکھا نے کہا۔

"مجھے کوئی کہانی نہیں سنانی۔ صرف اتنا بتانا ہے کہ یہ لوگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہیں یہ عمران اور اس کے

ساتھی نہیں ہیں بلکہ یہ علیحدہ گروپ ہے جنہیں ڈاج دینے کے لئے بھجوایا گیا ہے" صالحہ نے جواب دیا۔

"تم ان کے ساتھ کیا پاکیشیا سے شامل ہوئی ہو" مادام ریکھا نے کہا۔

"نہیں۔ میں ان کے ساتھ کال گڑھ سے شامل ہوئی ہوں۔ دیال سنگھ بھی ملٹری انٹیلی جنس کا آدمی ہے اور میں اس کی ساتھی ہوں۔" صالحہ نے جواب دیا تو مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"لیکن دیال سنگھ تو ناپال رائل سروس کی ایجنٹ لکشمی کا ساتھی تھا" مادام ریکھا نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ تم ایک سرکاری ایجنسی کی چیف ہو۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ یہاں نجانے کون کس کا ساتھی ہوتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ کرنل جسونت سے پہلے میری تصدیق کرا لو اور جب تصدیق ہو جائے تو پھر میری بات سن لینا" صالحہ نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کسی بات کی تصدیق کرنے کی۔ اگر یہ لوگ اصل ہیں تب بھی اور اگر نقل ہیں تب بھی۔ بہرحال انہیں موت کا شکار تو ہونا ہے اور ان کے ساتھ تم نے بھی۔ بعد میں معلوم ہوتا رہے گا کہ تم کون ہو اور کون نہیں" مادام ریکھا نے کہا اور ایک بار پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"تمہاری اس ساتھی کی کہانی بے حد کمزور ہے علی عمران۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ وہ کوئی مضبوط کہانی سنائے گی" ..... مادام ریکھا

نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام۔ آپ اسے زیادہ وقت نہ دیں تو بہتر ہے" کاشی نے
ایک بار پھر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہی ہو" مادام ریکھا نے اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا لیکن
ریوالور میں سے کٹک کی آواز نکلی تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل
پڑی۔ اس نے جلدی سے ریوالور کا میگزین کھولا تو میگزین میں
گولیاں موجود تھیں۔

"رومیشن سنا پر آن ہے مادام" کاشی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا اسے آف کرنے کا" مادام
ریکھا نے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود بٹن کو دوسری طرف دھکیل دیا
اور ایک بار پھر اس نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کیا لیکن
دوسرے لمحے وہ چونک پڑی۔

"کیا تمہیں معلوم تھا کہ گولی نہیں چلے گی جو تم نے کوئی حرکت
تک نہیں کی تھی" مادام ریکھا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب ہمارا مقصد تم پورا کر رہی ہو تو پھر مجھے کیا ضرورت تھی
اپنے آپ کو بچانے کی" عمران نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے
میں کہا۔

"کیا تمہیں موت سے خوف نہیں آتا۔ دیکھو میں ایک بار پھر
ٹریگر دبا رہی ہوں" مادام ریکھا نے کہا۔

"جو لوگ قوم اور ملک کے لئے قربانیاں دیتے ہیں وہ موت سے
نہیں ڈرا کرتے" عمران نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دو قربانی" مادام ریکھا نے کہا اور ایک بار پھر
اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت کی۔ اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور
کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا لیکن یہ چیخ عمران کی بجائے مادام ریکھا
کے اپنے منہ سے نکلی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر
پشت کے بل نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ اٹھاؤ مادام کو۔ یہ تو خود زخمی ہو گئی ہیں۔
جلدی کرو اٹھاؤ اور چلو" کاشی نے چیختے ہوئے کہا تو دوسرے
لوگ جو حیرت سے بت بنے کھڑے تھے بے اختیار بجلی سے چلنے
والے کھلونوں کی طرح حرکت میں آئے اور انہوں نے زخمی اور بے
ہوش پڑی ہوئی مادام ریکھا کو اٹھایا اور پھر اسے لے کر دوڑتے ہوئے
کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اسے کہتے ہیں صیاد کا خود شکار ہو جانا" عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ حرکت میں
آئے اور اس نے تیزی سے جسم کے گرد موجود رسیوں کو کھولنا شروع
کر دیا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ کیا فائر ری بیک ہو گیا ہے" صالحہ نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کی کرسی کے عقب میں آ کر رسی کی گانٹھ کھولی اور انتہائی تیز رفتاری سے رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ پھر صفدر کے آزاد ہوتے ہی عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں جبکہ صفدر نے کیپٹن شکیل کو آزاد کرنے کی کاروائی شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب رسی کی بندشوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"آؤ" عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چھوٹے سے مکان کے ہر حصے میں گھوم چکے تھے۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ ایک کمرے میں ان کا اسلحہ اور تھیلے موجود تھے جن میں ان کا خصوصی سامان تھا۔

"جلدی کرو اسلحہ اٹھاؤ۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ ابھی وہ لوگ مادام ریکھا کی وجہ سے پریشان ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ کوئی مہلک نہیں ہو گی اس لئے جیسے ہی انہیں احساس ہو گا وہ واپس آئیں گے۔۔" عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے مکان کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ باہر نکل کر انہوں نے دیکھا تو یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا اور مکان بھی آبادی سے کافی فاصلے پر علیحدہ تھا۔ وہ تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ہمیں وہیں جانا ہے جہاں سے ہم آئے ہیں۔ میں نے اس سارے علاقے کا نقشہ دیکھا ہوا ہے اس لئے ہم آسانی سے سونا پور پہنچ جائیں گے" عمران نے کہا اور تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کی پیروی کر رہے تھے اور پھر واقعی تقریباً ایک گھنٹے کے دوڑنے کے سے انداز میں سفر کرتے ہوئے وہ دوبارہ اسی مکان میں پہنچ گئے جہاں سے انہیں بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا تھا۔ مکان کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ وہ اندر داخل ہوئے اور پھر انہوں نے ایک کمرے میں موجود دیال سنگھ کی لاش دیکھی۔ اس وقت شام گہری ہو رہی تھی۔

"یہ سب سے محفوظ جگہ ہے۔ یہاں کا خیال کسی کو نہیں آئے گا لیکن اس کے باوجود صالحہ اور جولیا کے علاوہ باقی لوگ باہر جا کر نگرانی کریں میں اس دوران مزید لائحہ عمل کا تعین کر لوں پھر رات ہوتے ہی ہم یہاں سے نکل پڑیں گے" عمران نے کہا تو صفدر کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے نکل گئے۔

"اس تھیلے میں ایک نقشہ ہے اسے نکالو جولیا" عمران نے جولیا سے کہا اور وہ خود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب اس سارے کھیل کی مجھے تو سمجھ نہیں آئی۔ میں نے تو آنکھیں بند کر لی تھیں کہ آپ کا خاتمہ ہو گیا" صالحہ نے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"زندگی موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے صالحہ لیکن تمہیں ابھی

ہماری فیلڈ کا پوری طرح تجربہ نہیں ہے اس لئے یقیناً تم اس کھیل کو سمجھ نہیں سکو گی البتہ جولیا تمہیں سمجھا دے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے نقشہ لے کر اس نے اسے کھولا اور پھر اس پر جھک گیا۔

"جولیا تم بتاؤ۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ ایسے اتفاقات تو نہیں ہوا کرتے۔ مادام ریکھا بہرحال ایک ایجنسی کی چیف ہے وہ اس قدر احمق تو نہیں ہو سکتی کہ فائر ری بیک کر جائے"۔۔۔ صالحہ نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہاری بھی حد ہے صالحہ۔ بعض اوقات تم ایسی باتیں کرتی ہو کہ حیرت ہوتی ہے۔ تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ فائر ری بیک ریوالور سے ہو ہی نہیں سکتا۔ صرف پسٹل سے ہو سکتا ہے اس پسٹل سے جس میں اس کا خصوصی سسٹم موجود ہو"۔۔۔ جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شرمندگی کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے جبکہ عمران جو نقشے پر جھکا ہوا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو پھر کیا ہوا"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ فائر عمران کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کے دائیں بازو میں تھری ایکس پسٹل موجود تھا۔ عمران نے اپنے ہاتھ ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی وجہ سے آزاد کرائے تھے اس نے اس کے نئے ہاتھ موڑ کر تھری ایکس پسٹل کا استعمال ممکن ہو گیا تھا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن اگر پہلے فائر ہو جاتا۔ تب"۔۔۔ صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں شہید ہو جاتا۔ ویسے میں نے رونیشن سٹاپر کو آن دیکھ لیا تھا کیونکہ ریکھا نے اسے مکمل طور پر آف نہیں کیا تھا"۔ عمران نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران کی طرف سے گولی نکل کر جاتے ہوئے تو میں نے نہیں دیکھی اور نہ ہی کوئی دھماکہ ہوا"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تھری ایکس پسٹل سے گولی نہیں نکلتی ریز نکلتی ہیں لیکن مخصوص فاصلے پر پہنچ کر وہ اکٹھی ہو کر اس انداز مین انسانی جسم سے ٹکراتی ہیں کہ جیسے گولی لگی ہو"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن اگر ایسی بات تھی تو عمران صاحب اسے ہلاک بھی تو کر سکتے تھے۔ اس کے بازو پر گولی کیوں ماری گئی"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"دیکھو صالحہ خود ہر بات کا تجزیہ کرنے کی عادت ڈالو اگر میں اسے ہلاک کر دیتا تو یقیناً وہاں موجود سب لوگ ہم پر فائر کھول دیتے لیکن زخمی ہونے کی وجہ سے انہیں اسے بچانے کی فکر پڑ گئی اور اس طرح نہ صرف ہماری جانیں بچ گئیں بلکہ ہمیں وہاں سے فرار ہونے کا بھی موقع مل گیا"۔۔۔ عمران نے سر اٹھا کر کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں واقعی آپ لوگوں کے مقابلے میں طفل مکتب ہوں حالانکہ میں سمجھ رہی تھی کہ میں نے سب کچھ سیکھ لیا ہے۔ بہرحال اب مجھے

انداز ہ ہو گیا ہے کہ مجھے ابھی آپ سب سے بہت کچھ سیکھنا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

" ایسی سوچ والے اچھے شاگرد کہلاتے ہیں اس لئے جولیا کو چاہیے کہ اپنی شاگرد پر خصوصی توجہ دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" صالحہ بہت سمجھ دار ہے لیکن ابھی اس میں تجربہ کی کمی ہے۔ ہم سب لوگ اس لئے صالحہ کی طرح حیرت زدہ نہیں ہوئے تھے کیونکہ ایسا پہلے بھی کئی بار ہو چکا ہے"...... جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

چار جیپیں آندھی اور طوفان کی طرف دوڑتی ہوئی سونا پور سے کاپولی جانے والی مین روڈ پر آگے بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ سب سے آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر وکرم سنگھ موجود تھا۔ جبکہ سائیڈ سیٹ پر شاگل بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ جبکہ عقبی جیپوں میں سیکرٹ سروس کے دوسرے رکن تھے۔ وہ بھی مسلح تھے وکرم سنگھ نے اپنے ساتھیوں سمیت اس مکان پر جو کاپولی کے نواح میں موجود تھا جا کر ریڈ کیا تھا لیکن وہاں پاور ایجنسی کے لوگ شاید پہلے سے ہوشیار تھے اس لئے انہوں نے بھی جوابی فائر کھول دیا اور اس کے تینوں ساتھی ہلاک ہو گئے تو وکرم سنگھ کو اپنی جان بچانے کے لئے جیپ سے اتر کر چٹانوں کی اوٹ لے کر بھاگنا پڑا اور پھر وہ پیدل ہی بھاگتا ہوا واپس سونا پور پہنچا اور پھر سیدھا شاگل کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ اس نے جب شاگل کو یہ سب رپورٹ دی تو

شاگل غصے سے پاگل ہو گیا۔ اس نے اسی وقت ان جیپوں کا انتظام کیا اور اس وقت وہ کاپولی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ شاگل نے وکرم سنگھ کی اس ناکامی کے باوجود اسے گولی اس لئے نہ ماری تھی کہ وکرم سنگھ نے ساری بات شیام پر ڈال دی تھی کہ اس کی غلطیوں کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے ورنہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لازماً وہاں سے نکال لاتا اور مادام ریکھا اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر دیتا اور ویسے بھی شاگل کو یہ ساری رپورٹ سنتے ہی مادام ریکھا پر اس بری طرح غصہ آیا تھا کہ وہ باقی سب کچھ بھول گیا تھا اور اس نے فون پر یا ٹرانسمیٹر پر مادام ریکھا سے رابطہ کرنے کی بجائے فوری وہاں خود پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"میں اس ریکھا کو اتنی گولیاں ماروں گا کہ اس کی لاش بھی نہ پہچانی جائے گی۔ اس نے شیر کے منہ سے شکار چھیننے کی جرأت کی ہے اور اب اسے اس کی سزا بھگتنا ہو گی"...... شاگل نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وکرم سنگھ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو ہو سکتا ہے شاگل کا ذہن گھوم جائے اور پھر مادام ریکھا کے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا۔ پہلے اسے بہرحال گولی ماری جا سکتی تھی۔ مسلسل انتہائی تیز رفتاری سے جیپ دوڑاتے ہوئے آخر کار وہ کاپولی شہر میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے اس پہاڑی راستے کے ذریعے سے جانے کی بجائے مین روڈ کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ اس طرح وہ زیادہ تیز

رفتاری سے سفر کر سکتے تھے ورنہ ظاہر ہے وہ اس قدر تیز رفتاری کا مظاہرہ پہاڑی راستوں پر کرتے تو اب تک جیپوں سمیت وہ سب گہرے کھڈوں میں پہنچ چکے ہوتے۔

"کہاں ہے وہ مکان۔ اور تیز چلاؤ"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... وکرم سنگھ نے کہا اور جیپ کی رفتار اور تیز کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مکان نظر آنے لگ گیا۔

"وہ سامنے مکان ہے چیف"...... وکرم سنگھ نے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وکرم سنگھ نے مکان کے قریب لے جا کر جیپ روکی تو شاگل سب سے پہلے اچھل کر نیچے اترا۔ اس کے ساتھ ہی پچھلی جیپیں بھی رک گئیں اور ان میں سے بھی سب لوگ نیچے اتر آئے۔

"مکان کو گھیر لو"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو جیپوں سے اترنے والے بجلی کی سی تیزی سے مکان کے گرد پھیلتے چلے گئے۔

"مکان خالی ہے باس۔ ورنہ اب تک کوئی نہ کوئی لازماً باہر آ جاتا"...... وکرم سنگھ نے کہا تو شاگل چونک پڑا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ وکرم سنگھ بھی اس کے ساتھ تھا جبکہ ایک مسلح آدمی بھی شاگل کے پیچھے اس مکان کی طرف بڑھا۔ مکان کا گیٹ کھلا ہوا تھا اور پھر انہوں نے سارا مکان چیک کر لیا۔ وہاں ایک کمرے میں کرسیاں موجود تھیں جن کے ساتھ کھلی ہوئی رسیاں بھی موجود تھیں۔ اس

کمرے کے فرش پر خون کے چھینٹے بھی تھے لیکن وہاں نہ کوئی لاش تھی اور نہ ہی کوئی زخمی اور نہ کوئی زندہ انسان۔

"ٹرانسمیٹر مجھے دکھاؤ"...... شاگل نے کہا اور وکرم سنگھ نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے شاگل کے ہاتھ میں دے دیا۔ شاگل نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ مادام ریکھا۔ اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کاشی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کاشی کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہے تمہاری مادام ریکھا۔ جس نے دھوکہ کرتے ہوئے سوناپور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھایا ہے۔ کہاں ہے وہ۔ بات کراؤ میری اس سے۔ اوور"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مادام ریکھا زخمی ہیں اور انہیں نیند کا انجکشن دیا گیا ہے۔ وہ سو رہی ہیں چیف شاگل۔ اوور"...... کاشی کا لہجہ نرم تھا۔

"زخمی ہے کیا مطلب۔ کس نے زخمی کیا ہے اسے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"...... شاگل کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"وہ فرار ہو چکے ہیں۔ ابھی ابھی ہمارا آدمی اس مکان سے واپس آیا ہے۔ جہاں انہیں باندھا گیا تھا۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"فرار ہو چکے ہیں اور مادام ریکھا زخمی ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا عمران نے اسے زخمی کیا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ تم کہاں سے بول رہی ہو۔ سنو۔ میں اسی مکان سے بول رہا ہوں جس میں تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رکھا تھا۔ مجھے بتاؤ کہ تم کہاں موجود ہو۔ میں خود وہاں آنا چاہتا ہوں ورنہ دوسری صورت میں مجھے صدر صاحب سے بات کرنی پڑے گی۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر کاشی کی یہ بات سننے کے بعد کہ ریکھا زخمی ہے اور عمران اور اس کے ساتھی فرار ہو چکے ہیں۔ اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ شاگل کی بات کے جواب میں کاشی نے اپنے ہیڈ کوارٹر کا پتا بتا دیا۔

"میں آرہا ہوں اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وکرم سنگھ کو دے دیا۔

"چلو۔ تم نے پتا سن لیا ہے۔ چلو"...... شاگل نے وکرم سنگھ سے کہا اور وکرم سنگھ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔ وہ سب ایک بار پھر جیپوں میں سوار تیزی سے آبادی کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس رہائشی کوٹھی پر پہنچ گئے جس کا پتہ کاشی نے دیا تھا۔

"وکرم سنگھ۔ صرف تم میرے ساتھ آؤ گے۔ باقی یہیں رکیں

گے"...... شاگل نے کہا اور تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے گیٹ کھلا اور کاشی باہر آ گئی۔ اس نے شاگل کو سلام کیا۔

"کیا ہوا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے۔ کس طرح وہ لوگ فرار ہوئے ہیں"...... شاگل نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اندر آ جائیں پھر بتاتی ہوں"...... کاشی نے کہا اور پھر وہ شاگل اور ورکرم سنگھ کو ساتھ لے کر کوٹھی کے اندر پہنچ گئی۔

"آئیے اس کمرے میں آ جائیے میں نے مادام ریکھا کو جگا دیا ہے اور آپ کے بارے میں بتا دیا ہے"...... کاشی نے ایک کمرے کے بند دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر جب شاگل اور ورکرم سنگھ کاشی کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے ایک کرسی پر مادام ریکھا کو بیٹھے دیکھا۔ اس کے بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور بازو اس طرح گلے کے ساتھ ایک پٹی میں لٹکا ہوا تھا جیسے ٹوٹے ہوئے بازو کو حرکت سے بچانے کے لئے گلے کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔

"آؤ چیف شاگل۔ معاف کرنا میں تمہارے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس طرح تکلیف بڑھ جاتی ہے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح فرار ہوئے ہیں۔ تم نے اگر یہ حرکت کر ہی لی تھی تو انہیں فوری ہلاک کر دینا تھا"...... شاگل نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس بار نرم لہجے

میں کہا۔ یقیناً مادام ریکھا کو اس حالت میں دیکھ کر شاگل کو خوشی ہوئی تھی کہ ریکھا بہرحال ناکام رہی ہے۔

"میں نے اسے گولی مارنے کے لئے ٹرائیگر دبایا تھا لیکن ریوالور کا روٹیشن سٹاپر آن تھا۔ اس لئے گولی نہ چل سکی۔ پھر میں نے اسے آف کر کے دوبارہ گولی چلانا چاہی تو گولی میرے بازو پر لگی اور میں زخمی ہو کر پشت کے بل نیچے گری اور تڑپنے لگی۔ میرے ساتھی مجھے اس حالت میں دیکھ کر بوکھلا گئے اور مجھے اٹھا کر یہاں لے آئے کیونکہ وہاں فرسٹ ایڈ باکس ہی نہیں تھا اور ڈاکٹر بھی فوری طور پر وہاں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں راستے میں ہی بے ہوش ہو گئی۔ پھر مجھے یہاں ہوش آیا تو ڈاکٹر میرے بازو کی بینڈیج کر رہا تھا۔ پھر اس نے مجھے جو کچھ بتایا اس سے مجھے پتا چلا کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ مجھ پر کسی مخصوص چیز سے ریز فائر کی گئی ہیں اور یہ میری خوش قسمتی تھی کہ یہ فائر بازو پر لگا ہے اگر جسم پر لگ جاتا تو میں فوری ہلاک ہو جاتی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس عمران نے کسی پراسرار طریقے سے بندھے ہونے کے باوجود مجھ پر ریز فائر کر دیا۔ جب میں ہوش میں آئی تو میں نے اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ لوگ فرار ہو چکے ہیں"...... مادام ریکھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ ایسا ہی جادوگر ہے۔ اس میں تمہارا قصور نہیں ہے لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ کیا حرکت کی تھی۔ اگر تم ایسا نہ کرتی تو ورکرم

سنگھ اب تک انہیں یقیناً ہلاک کر چکا ہوتا"...... شاگل نے کہا۔

"ہم نے تمہارے آدمیوں سے انہیں نہیں چھینا تھا بلکہ ناپالی ایجنٹ لکشمی نے مل کر اس کے آدمی دیال سنگھ کے ذریعے اسے پہلے سوناپور کے نواح میں لے آئے تھے اور پھر انہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آئے تھے۔ تمہارے آدمیوں کو تو علم تک نہ تھا اور یقیناً بعد میں انہیں علم ہوا اور پھر وہ یہاں مکان پر آئے تو انہوں نے بات چیت کرنے کی بجائے اس طرح میرے آدمیوں پر حملہ کر دیا جیسے ہم دشمن ایجنٹ ہوں"...... مادام ریکھا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے جو کچھ بھی کیا ہے غلط کیا ہے۔ اب دیکھو وہ لوگ غائب ہو چکے ہیں۔ تم زخمی ہو اور اب مجھے نئے سرے سے انہیں تلاش کرنا پڑے گا"...... شاگل نے کہا۔

"میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً ابھی کاپولی میں ہی ہوں گے اور ہم انہیں بہرحال تلاش کر لیں گے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا تو شاگل ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو ریکھا۔ اب اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے یا تمہارے آدمیوں نے سوناپور میں مداخلت کی ہے تو پھر تمہارا انجام اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گا۔ اس بار میں تمہیں معاف کر رہا ہوں اور تمہاری اس حرکت کی رپورٹ صدر صاحب کو نہیں کروں گا لیکن اس کے بعد اگر ایسا ہوا تو میں خود تمہارے جسم میں گولیاں اتاروں گا"۔ شاگل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے شاید غصہ اس بات پر آیا تھا کہ مادام

ریکھا نے سرے سے ہی اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ اس نے شاگل کے آدمیوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حاصل کیا ہے۔

"اور تم بھی سن لو چیف شاگل۔ اب اگر آئندہ تم کاپولی میں داخل ہوئے تو تمہارے جسم کے ٹکڑے بھی اڑ سکتے ہیں"...... مادام ریکھا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں دیکھ لوں گا تمہیں بھی اور تمہاری پاور ایجنسی کو بھی۔ آؤ وکرم"...... شاگل نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تم بتاؤ وکرم۔ تم نے مجھے کہا تھا کہ تم نے انہیں اغوا کر کے اس مکان پر پہنچایا تھا اور انہیں ہلاک کرنے گئے تھے۔ لیکن اس سے پہلے ریکھا کے آدمی انہیں لے اڑے تھے"...... شاگل نے جیپ میں بیٹھتے ہی وکرم سنگھ پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ مادام ریکھا صرف اپنے آپ کو آپ کے غصے سے بچانے کے لئے جھوٹ بول رہی تھی۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ وہ آپ کو دیکھ کر کس طرح سہم گئی تھی"...... وکرم سنگھ نے فوراً ہی شاگل کی کمزوری کو استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ چھوڑو۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اب ہم نے انہیں ٹریس کرنا ہے لیکن وہ واقعی یہاں کاپولی میں ہی چھپے ہوئے نہ

"ہوں۔ پھر کیا ہوگا"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ وہ اس قدر احمق نہیں ہیں کہ یہاں رہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ مادام ریکھا کے آدمی انہیں تلاش کریں گے اس لئے یقیناً وہ سوناپور واپس گئے ہوں گے کیونکہ صرف وہیں جا کر وہ مادام ریکھا کے آدمیوں سے بچ سکتے ہیں"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن اب انہیں ٹریس کیسے کریں گے"...... شاگل نے کہا۔

"چیف آپ فکر نہ کریں میں نے سوناپور میں ایسا جال بچھا رکھا ہے کہ وہ چاہے پاتال میں کیوں نہ گھس جائیں انہیں ٹریس کر لیا جائے گا"...... وکرم سنگھ نے کہا۔

"سنو۔ اب میں خود آپریشن کو کمانڈ کروں گا۔ یہ عمران وغیرہ تمہارے بس کے روگ نہیں ہیں۔ انہیں صرف میں ہی کور کر سکتا ہوں"۔ شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... وکرم سنگھ نے جواب دیا۔ ظاہر ہے ان حالات میں وہ کوئی اعتراض والی بات بھی نہ کر سکتا تھا۔ شاگل جس تیز رفتاری سے کاپولی پہنچا تھا اسی تیز رفتاری سے وہ واپس سوناپور اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا اور وہاں پہنچتے ہی اس نے سوناپور میں موجود سیکرٹ سروس کے تمام آدمیوں کو احکامات پہنچا دیئے کہ وہ اب تمام ہدایات شاگل سے براہ راست لیں گے اور اس کے احکامات کی تعمیل کریں گے اور اس طرح تمام اطلاعات بھی اب وکرم سنگھ کو دینے کی

بجائے اسے ہی دیں گے۔ وکرم سنگھ میز کی دوسری طرف کرسی پر خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ دراصل کیا ہوا تھا۔ تمہیں کب معلوم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس مکان میں موجود ہیں"...... شاگل نے ہدایات جاری کر کے رسیور رکھ کر سامنے بیٹھے ہوئے وکرم سنگھ سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو رپورٹ دی ہے۔ مجھے یہ اطلاع تو مل گئی تھی کہ دو خالی جیپیں کال گڑھ سے واپس جاتی دیکھی گئی ہیں جس پر میں نے کال گڑھ میں اپنے ایجنٹ کو الرٹ کر دیا۔ پھر اس ایجنٹ کے ذریعے دیال سنگھ کا نام سامنے آیا اور پھر معلوم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی کال گڑھ میں دیال سنگھ کی دکان پر پہنچے ہیں اور پھر دیال سنگھ انہیں لے کر غائب ہو گیا۔ پھر کال گڑھ کے ایجنٹ نے مزید تحقیقات کر کے جو اطلاع دی اس میں اس مکان کا پتا بتایا جس پر میں فوراً شیام سنگھ اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا لیکن وہاں دیال سنگھ کی لاش پڑی ہوئی تھی اور پھر مکان سے باہر ہمیں پاور ایجنسی کا کارڈ ملا تو میں سمجھ گیا کہ ہم سے پہلے پاور ایجنسی نے یہاں ریڈ کیا ہے۔ چنانچہ میں نے پاور ایجنسی میں اپنے مخبر سے بات کی۔ اس نے کاپولی میں اس مکان کی نشاندہی کی جس پر میں شیام سنگھ اور دوسرے آدمیوں کو ساتھ لے کر فوراً وہاں پہنچا۔ وہاں وہ لوگ تیار تھے۔ وہاں ہم ان پر قابو پا لیتے لیکن شیام

سنگھ نے غداری کی اور دونوں ساتھی مروا دیئے جس پر میں نے خود شیام سنگھ کو ہلاک کیا اور خود واپس آپ کے پاس پہنچا تاکہ مزید آدمی لے جا کر ان پر دوبارہ ریڈ کیا جائے تب تک مادام ریکھا زخمی ہو چکی تھی اور پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو چکے تھے"...... وکرم سنگھ نے ایک بار پھر پہلے والی تفصیل دہراتے ہوئے کہا۔ اس نے شیام پر ریڈ کی ناکامی کا ملبہ اس لئے ڈال دیا تھا کہ کہیں اس ناکامی کی وجہ سے شاگل اس کو کوئی سزا نہ دے دے۔

"ٹھیک ہے تم نے بہرحال کام کیا ہے۔ نتیجہ کیا نکلا یہ بعد کی بات ہے لیکن اب ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش بھی کرنا ہے اور انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ اب بتاؤ تمہارے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے"...... شاگل نے کہا۔

"چیف۔ میرے ذہن کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی ویسے تو لیبارٹری اور اس کے ممنوعہ علاقے میں داخل نہیں ہو سکتے البتہ وہ کسی خفیہ راستے سے اندر داخل ہوں گے۔ اس لئے ہمیں کرنل جسونت سے رابطہ کرنا چاہئے اور جیسے ہی ان کے اندر داخل ہونے کی اطلاع ملے۔ ہمیں بھی ان کے پیچھے پہنچ جانا چاہئے کیونکہ عام فوجی اور ملٹری انٹیلی جنس کے افسر انہیں نہیں روک سکیں گے اور ہم باہر بیٹھے رہ جائیں گے اور وہ لوگ مشن مکمل کر لیں گے"۔ وکرم سنگھ نے کہا۔

"لیکن صدر صاحب نے سختی سے منع کیا ہے کہ ہم اس مخصوص

پہاڑی علاقے میں کسی طرح بھی مداخلت نہ کریں"...... شاگل نے کہا۔

"جناب۔ یہ بات شاید اس لئے کی گئی تھی تاکہ پاور ایجنسی کو مداخلت سے روکا جا سکے۔ پاور ایجنسی ایک عام سی ایجنسی ہے جبکہ سیکرٹ سروس پر تو ملکی سلامتی کی بھاری ذمہ داری ہے پھر سیکرٹ سروس کے اختیارات بھی بے حد وسیع ہیں اور اب جبکہ مادام ریکھا زخمی ہو چکی ہیں اس لئے لامحالہ وہ تو ایکشن میں فوری طور پر نہ آ سکیں گی۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان حالات میں صدر صاحب آپ کے لئے اپنا فیصلہ بدل دیں گے"...... وکرم سنگھ نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ ایک اہم مشن کے سلسلے میں"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر بعد پرسنل سیکرٹری کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس ..... شاگل نے باوقار لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں سر"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف شاگل۔ کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں"...... صدر کی باوقار آواز سنائی دی تو شاگل نے انہیں اب تک کی رپورٹ مختصر طور پر دے دی۔

"سر۔ اس صورت حال میں یہ بات طے شدہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری والے ممنوعہ علاقے کے اندر ہی کور کیا جا سکتا ہے باہر نہیں۔ اور یہ لوگ ملٹری کے بس کے نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں ہم باہر بیٹھے رہ جائیں گے اور وہ اپنا مشن مکمل کر لیں گے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ خاص لیبارٹری کے ایریئے کو چھوڑ کر باقی ارد گرد کے فوجی ایریئے کو بھی میرے کنٹرول میں دے دیا جائے تاکہ میں یقینی طور پر مشن کامیاب کر سکوں"۔ شاگل نے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ ان کا مشن کیا ہے"...... صدر نے پوچھا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر مجھے معلوم ہے کہ وہ لیبارٹری سے پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر عوری کو نکال کر واپس پاکیشیا لے جانا چاہتے ہیں"...... شاگل نے جواب دیا۔

"پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ایک سائنسدان کو وہاں سے نکالیں اور کافرستان سے باہر لے جائیں اور آپ کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ وہ قوم جنات میں سے تو نہیں کہ غائب ہو جائیں یا ان کے پاس سلیمانی ٹوپیاں ہیں۔ انہوں نے لامحالہ باہر تو آنا ہی ہے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ یہ لوگ ایک بار لیبارٹری میں داخل ہو گئے تو پھر یہ صرف ایک آدمی کو اغوا کرنے تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ یہ پوری لیبارٹری کو اڑا دیں گے اور پھر وہ اس خوفناک حادثے میں پیدا ہونے والی افراتفری کا فائدہ اٹھا کر نکل جائیں گے۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ انہیں ہر قیمت پر لیبارٹری میں داخل ہونے سے پہلے ہلاک کر دیا جائے اور اب موجودہ حالات میں وہ کافرستان میں داخل ہو کر غائب ہو چکے ہیں اور اب نہ ہی سوناپور کے ہزاروں افراد کو چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کاپولی کے افراد کو۔ ان حالات میں بہرحال اصل اور اہم وہی پہاڑی علاقہ ہی بنے گا۔ اس لئے سیکرٹ سروس کی وہاں موجودگی انتہائی ضروری ہے"...... شاگل نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن پھر تو پاور ایجنسی کو بھی اندر جانے کی اجازت دینی پڑے گی۔ تین ایجنسیوں کی وہاں موجودگی سے فائدہ مخالف ایجنٹ اٹھائیں گے"...... صدر نے کہا۔

"ایک تو مادام زخمی ہیں۔ اگر آپ انہیں کام پر دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ اسے سوناپور کا بھی کاپولی کے ساتھ ساتھ چارج دے دیں۔ اس طرح باہر بھی چیکنگ ہوتی رہے گی"...... شاگل نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ او کے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ آپ ممنوعہ علاقے کے انچارج ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل رائے سے بات کر لیں۔ وہ آپ کا ماتحت بن جائے گا اور اس طرح لیبارٹری کا تمام بیرونی علاقہ سیکرٹ سروس کے تحت ہو جائے گا اور مادام ریکھا کو بھی آرڈر مل جائیں گے کہ وہ کاپولی کے ساتھ ساتھ سوناپور کا بھی چارج سنبھال لے"...... صدر نے کہا۔

"مگر سر اس علاقے کا انچارج تو کرنل جسونت ہے۔ آپ کرنل رائے کے بارے میں بتا رہے ہیں"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل جسونت انتہائی اہم مصروفیات کی وجہ سے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر جا چکے ہیں اس لئے اب اس علاقے کا انچارج ان کا نائب کرنل رائے ہے"...... صدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سر"...... شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ شاگل نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"کتنے افراد ہیں یہاں سیکرٹ سروس کے"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں وکرم سنگھ سے پوچھا کیونکہ اس نے بہرحال

صدر سے اپنی بات منوا لی تھی اور یہ اس کے نقطہ نظر سے نہ صرف بہت بڑی کامیابی تھی بلکہ اس نے اصل مشن خود مکمل کرنے کی اجازت بھی حاصل کر لی تھی کیونکہ اسے پورا یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ لیبارٹری والے علاقے میں داخل ہو جائیں گے۔

"ہمارے تین آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب میرے علاوہ دس افراد سوناپور میں موجود ہیں"...... وکرم سنگھ نے جواب دیا۔

"شیام کے بعد اب تمہارا ماتحت کون ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"شیام کا نائب مان سنگھ"...... وکرم سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو شاگل نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ مان سنگھ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... مان سنگھ کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"سوناپور میں جتنے بھی افراد موجود ہیں انہیں اپنے پاس کال کر لو۔ ہم نے اب سوناپور چھوڑ کر پہاڑی علاقے میں ڈیوٹی دینی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... مان سنگھ نے جواب دیا۔

"سنو۔ اب میرا پہلے والا آرڈر کہ اب میں براہ راست تم سب کو

کنٹرول کروں گا کینسل کیا جاتا ہے۔ تمہیں اب کنٹرول وکرم سنگھ کرے گا اور وکرم سنگھ میری ہدایات پر عمل کرے گا"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں نے تمہارا عہدہ دوبارہ بحال کر دیا ہے وکرم سنگھ لیکن ایک بات سن لو کہ اس بار اگر تم ناکام رہے تو گولی مار دوں گا"۔ شاگل نے کہا۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا چیف"۔ وکرم سنگھ نے کہا۔

"او کے۔ تم جاؤ اور تمام سامان وغیرہ اکٹھا کرو اور میرے دوسرے آرڈر کا انتظار کرو"...... شاگل نے کہا تو وکرم سنگھ اٹھ کھڑا ہوا اور سلام کر کے تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد شاگل نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ خصوصی نمبر تھے جو اسے ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے دیئے گئے تھے تاکہ اگر شاگل پہاڑی علاقے میں موجود ملٹری انٹیلی جنس سے کوئی معلومات حاصل کرنا چاہے یا اطلاعات دے تو یہ نمبر استعمال کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے وہی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سپیشل ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ کرنل رائے سے بات کراؤ"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تو شاگل کا سینہ بے اختیار فخر سے پھول گیا۔

"ہیلو۔ کرنل رائے بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد کرنل رائے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب کی ہدایات تمہیں موصول ہو گئی ہیں"...... شاگل نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں آپ کی کال کا ہی منتظر تھا کیونکہ میرے پاس آپ کا نمبر موجود نہیں تھا۔ حکم فرمایئے سر"...... کرنل رائے نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سونا پور کی طرف فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں سیکرٹ سروس کے گیارہ ارکان سمیت وہاں پہنچ رہا ہوں۔ اب ہم نے پہاڑی علاقے میں کام کرنا ہے اور تم نے اور تمہاری سروس نے میری ماتحتی میں کام کرنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر اب تو رات پڑ چکی ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ یہاں اپنی آمد کل صبح تک ملتوی کر دیں تاکہ سیکورٹی چیکنگ آسانی سے ہو سکے"...... کرنل رائے نے کہا۔

"نانسنس۔ کس نے تمہیں یہ عہدہ دے دیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے پاکیشیائی ایجنٹ رات کو آرام کریں گے۔ نانسنس۔ وہ رات کو ہی اندر داخل ہوں گے۔ یہ تمہاری سیکورٹی ہے نانسنس

شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں نے تو یہ بات صرف سیکورٹی کی وجہ سے کی تھی"...... کرنل رائے نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکورٹی کی چیکنگ بہرحال ضروری ہے۔ اس لئے تم میرے ساتھ کوڈ طے کر لو۔ ہم وہ کوڈ دہرائیں گے اس طرح چیکنگ ہو جائے گی"...... شاگل نے کہا۔

"لیکن سر۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی آواز اور لہجے کی نقل کر لیتا ہے۔ اس لئے معاف کیجئے گا یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی بجائے وہ پاکیشیائی ایجنٹ بات کر رہا ہو"...... کرنل رائے نے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ وہ ایسی ہی حرکتیں کرتا ہے پھر ایسا ہے کہ میں اپنا سرکاری کارڈ دکھاؤں گا اور میرے ساتھی بھی۔ اب وہ اتنی جلدی سرکاری کارڈ تو تیار نہیں کرا سکتا"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں فرسٹ چیک پوسٹ پر آپ کا انتظار کروں گا سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا تاکہ خود ہی وکرم سنگھ کے سب ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے اور پھر ان سب کے ساتھ وہاں پہنچ جائے گا۔ نجانے کیا بات تھی کہ اسے یقین ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آج رات ہی ملٹری ایریئے میں داخل ہوں گے اور وہ چاہتا تھا کہ آج رات ہی ان کا خاتمہ کر کے صدر کے سامنے سرخرو ہو جائے۔

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا البتہ پہاڑی چوکیوں پر سرچ لائٹیں جل رہی تھیں جن کی وجہ سے ایک محدود علاقے میں ہر طرف تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس پہاڑی علاقے میں جانے کے لئے صرف دو راستے تھے جن میں سے ایک سوناپور کی طرف سے اور دوسرا کاپولی کی طرف سے تھا۔ باقی ہر راستہ بند کر دیا گیا تھا اور ان دو راستوں پر ملٹری کی چیک پوسٹیں قائم تھیں اور اندر بھی تقریباً ہر اہم پہاڑی چوٹی پر باقاعدہ واچ ٹاور بنائے گئے تھے جن میں ہر قسم کے اسلحے کے ساتھ ساتھ چاروں طرف سرچ لائٹیں اس طرح لگائی گئی تھیں کہ پہاڑی کے اردگرد کا اور دور دور تک کا علاقہ روشن تھا۔ پہاڑیوں کے اندر بھی جگہ جگہ فوجی تعینات تھے اور اہم راستوں پر باقاعدہ مسلح فوجی گشت کر رہے تھے۔ اس علاقے کے تقریبا درمیان میں دو بڑے بڑے پختہ کمرے تھے جنہیں ملٹری انٹیلی جنس کے

ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ اس کے گرد بھی سخت ترین فوجی پہرہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک پہاڑی کے دامن میں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان میں سے صفدر اور کیپٹن شکیل کی پشت پر سیاہ رنگ کے دو تھیلے لدے ہوئے تھے جبکہ عمران تنویر صالحہ اور جولیا کے ہاتھوں میں مخصوص ساخت کے ریز پسٹل تھے جن سے فائرنگ ہونے پر نہ شعلہ نکلتا تھا اور نہ ہی آواز پیدا ہوتی تھی لیکن ان ریز کی طاقت اس قدر تھی کہ وہ چٹان کو بھی ریزہ ریزہ کر سکتی تھیں مگر ان کی رینج خاصی محدود تھی۔

"عمران صاحب آپ نے ناپال کے سرحدی شہر سنگری میں بتایا تھا کہ آپ نے یہاں کسی گائیڈ کا بندوبست کیا ہے لیکن پھر آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا"..... صفدر نے پوچھا۔

"لکشمی سے میں نے راستہ بھی معلوم کر لیا تھا اور پھر نقشے پر اسے مارک کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے فون پر سوناپور کے اس آدمی سے تفصیل سے بات چیت کر لی ہے جس نے وہ گائیڈ دینا تھا۔ اس لئے اب کم از کم مجھے اتنا معلوم ہو چکا ہے کہ اس پہاڑی علاقے میں لیبارٹری کہاں ہے اور ہم کیسے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ جہاں تک لیبارٹری کے اندرونی نقشے کا تعلق ہے وہ لکشمی نے بنا دیا تھا۔ باقی رہا کہ یہ سب کیسے ہوگا تو یہ بات اب میں نے قدرت پر چھوڑ دی ہے ان حالات میں تنویر کا ڈائرکٹ ایکشن ہی کام دکھا سکتا ہے"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا

دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود وہ ایک چٹان سے اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔

"آؤ"..... عمران نے آہستہ سے کہا اور وہ سب اس کے پیچھے اس چٹان کی دوسری طرف گئے تو وہاں ایک طرف ایک تنگ سے کریک کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ عمران لیٹ کر اندر داخل ہوا اور پھر کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنا شروع کر دی۔ کریک میں پتھر پڑے ہوئے تھے لیکن وہ اپنی خصوصی تربیت کی وجہ سے ان سے بچتے بچاتے کرالنگ کرتے ہوئے اس طرح آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے جیسے سانپ تیز رفتاری سے سفر کرتا ہے اور پھر کریک نے جیسے ہی ایک موڑ کاٹا آگے گہری تاریکی ہو گئی لیکن عمران مسلسل آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا پھر وہ ایک چٹان کے سامنے پہنچ کر رک گیا اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس چھوٹی سی چٹان کو آہستہ آہستہ کھسکانا شروع کر دیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ چٹان ایک طرف ہٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف روشنی دکھائی دینے لگی۔

"آؤ"..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کریک ختم ہو گیا اور وہ ایک ایک کر کے دوسری طرف نکل آئے۔ عمران اور اس کے ساتھی چٹانوں کی اوٹ لے کر ارد گرد کا جائزہ لیتے رہے۔

"تم یہیں رکو۔ میں اوپر جا رہا ہوں"...... عمران نے اپنے
ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے ایک چٹان پر چڑھتا چلا گیا۔ دو تین
چٹانوں پر چڑھنے کے بعد وہ رک گیا۔ اس نے گلے میں موجود نائٹ
ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور بلندی سے جائزہ لینا شروع کر دیا۔
چند لمحوں کے بعد اسے وہ دو کمرے نظر آ گئے جو یقیناً ہیڈ کوارٹر تھا۔
اس نے پوری طرح ماحول کا جائزہ لینے کے بعد وہاں تک پہنچنے کے
ایک راستے کا تعین کیا اور پھر نیچے اتر آیا۔

"آؤ میرے ساتھ لیکن اب ہم نے انتہائی احتیاط سے کام لینا ہے۔
معمولی سی آواز بھی پیدا نہ ہو"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور سب
ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران کی رہنمائی میں
انتہائی آہستگی اور احتیاط کے ساتھ آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے
تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا ہو گا کہ اچانک وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے
کیونکہ انہیں ایک چٹان کی سائیڈ میں ایک فوجی کھڑا نظر آ گیا تھا وہ
چٹان کے ساتھ اس طرح دبکا کھڑا تھا کہ صرف قریب آنے پر ہی اس
کی موجودگی کا پتہ چلتا تھا۔

"میں اسے چھاپتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب تک
عمران اسے کوئی جواب دیتا وہ کافی آگے بڑھ چکا تھا اس لئے عمران
خاموش رہا تھا۔ باقی ساتھی بھی چٹانوں کی اوٹ میں دبکے ہوئے اسے
جاتا دیکھ رہے تھے پھر اچانک تنویر قدرے گہرائی میں رک گیا اور پھر

عمران کو اس کا ہاتھ گھومتا ہوا دکھائی دیا اور اس کے ساتھ ہی پتھر
گرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو وہ سب ہی بے اختیار اچھل پڑے۔
سپاہی نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن
اتاری اور جھک کر گہرائی میں دیکھنے لگا پھر وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے نیچے
اترنے لگا جیسے اس نے نیچے کسی کو دیکھ لیا ہو لیکن عمران جانتا تھا کہ
وہ صرف اندازے سے نیچے اتر رہا ہے کیونکہ اگر تنویر اسے نظر آ جاتا تو
لامحالہ وہ پہلے منہ سے آواز نکالتا اور پوچھ گچھ کرتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
نیچے اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر انہیں ایسی آواز
سنائی دی جیسے کسی نے اوغ کی آواز نکالی ہو۔ وہ سب خاموش اپنی
اپنی جگہ موجود رہے۔

"آ جاؤ میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے"...... تھوڑی دیر بعد تنویر نے
واپس آتے ہوئے کہا اور عمران نے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ
کیا اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس جگہ پہنچ گئے جہاں وہ فوجی موجود
تھا۔ اس کے بعد وہ پہلے کی طرح احتیاط سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر
انہیں ہیڈ کوارٹر کے کمرے نظر آنے لگ گئے۔ اس کے قریب چار
مسلح فوجی موجود تھے اور سامنے کے رخ پر دو سرچ لائٹیں بھی لگی ہوئی
تھیں جن کی تیز روشنی کافی دور تک پھیل رہی تھی اور اس روشنی
سے گزرے بغیر وہ کسی طرح بھی اس عمارت تک نہ پہنچ سکتے تھے۔
عمارت کے نہ صرف سامنے کے رخ پر بلکہ دونوں سائیڈوں اور عقبی
طرف بھی سرچ لائٹیں لگائی گئی تھیں اور چاروں طرف مسلح فوجی

بڑے چوکنے انداز میں پہرہ دے رہے تھے۔

"عمران صاحب کیا ہم نے اس عمارت میں جانا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ یقیناً اس سارے علاقے میں موجود فوجیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اگر اسے کور کر لیا جائے تو ہمیں لیبارٹری تک پہنچنے میں آسانی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کے اندر جا کر تو الٹا ہم پھنس جائیں گے۔ ہمیں سیدھے لیبارٹری تک پہنچنا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کے بعد لیبارٹری تک ہر چٹان پر دو دو آدمی موجود ہوں گے اس لئے ہم کسی صورت بھی آگے نہ جا سکیں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس عمارت پر میزائل فائر کر دیئے جائیں اس سے لامحالہ یہاں افراتفری پیدا ہو گی جس کا فائدہ اٹھا کر ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح یہاں موجود سب لوگ چوکنا ہو جائیں گے۔ ہمیں انتہائی خفیہ طور پر آگے بڑھنا ہو گا"...... جولیا نے جواب دیا

صورت حال واقعی انتہائی سنجیدہ تھی اس لئے عمران کا ذہن مسلسل نئی سے نئی ترکیب سوچنے میں مصروف تھا لیکن کوئی واضح صورت حال سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ لیبارٹری ابھی کافی دور تھی اور لیبارٹری تک پہنچنا ہی مسئلہ نہ تھا بلکہ لیبارٹری میں داخل ہونا اور پھر وہاں

سے ڈاکٹر غوری کو نکال کر صحیح سلامت اس علاقے سے باہر پہنچانا اور پھر کافرستان سے ناپال پہنچنے کے انتہائی کٹھن مراحل بھی موجود تھے اور بظاہر یہ سب کچھ ناممکن نظر آتا تھا کہ اچانک عمران نے کمرے کے سامنے بنے ہوئے برآمدے میں سے کسی کو باہر آتے ہوئے دیکھا۔ عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا یہ شاگل تھا جس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا اور شاگل اس سے باتوں میں مصروف تھا پھر وہ آدمی سر ہلاتا ہوا سائیڈ پر چلا گیا جبکہ شاگل وہاں موجود فوجیوں سے بات کر کے واپس برآمدے میں غائب ہو گیا۔

"یہ شاگل تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ اطلاع مل چکی ہے کہ ہم اس علاقے میں داخل ہو چکے ہیں اس لئے وہ سوناپور سے یہاں آ گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بتاؤ"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"ہم دو گروپوں کی صورت میں کام کریں۔ ایک گروپ یہاں فوجیوں کو الجھائے جبکہ دوسرا گروپ خاموشی سے آگے بڑھ جائے۔ پھر آگے جانے والا گروپ فوجیوں کو الجھائے اور پیچھے والا گروپ آگے بڑھ جائے اس طرح یہ لوگ ذہنی پراگندگی کا شکار ہو جائیں گے اور ہم لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ جیسے ہی یہاں فائر ہوا یہاں ہر طرف ریڈ الرٹ ہو جائے گا یہ سب مسلح اور تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ابھی تو انہیں علم نہیں ہے کہ ہم اندر آ بھی چکے ہیں یا نہیں اور اگر آ چکے ہیں تو کہاں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم لیبارٹری تک اس انداز میں پہنچ جائیں کہ ان کو علم نہ ہو سکے میرے ذہن میں یہی تجویز آئی ہے کہ ہم ان سامنے موجود چار مسلح فوجیوں کو اس انداز میں قابو کریں کہ جب تک کوئی دوسرا چونکے ہم اندر پہنچ کر شاگل اور دوسرے افراد کو یرغمال بنا لیں اور پھر ان کی مدد سے آگے مشن مکمل کریں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس طرح ان کی پوری قوت اس عمارت کے چاروں طرف اکٹھی ہو جائے گی اور صرف ایک دو افسروں کے بدلے وہ ملکی سلامتی کو داؤ پر نہیں لگا سکتے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو"...... عمران نے کہا اور پھر پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔

"آؤ۔ واقعی اس عمارت پر حملہ حماقت ہو گی ہمیں سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر واپس چل پڑے کافی پیچھے جا کر عمران سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ ان کی رفتار انتہائی آہستہ تھی کیونکہ انہیں خطرہ تھا اگر معمولی سی آواز بھی پیدا ہوئی تو وہ چیک ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ چوٹیوں پر موجود افراد کی نظروں میں بھی نہیں آنا چاہتے تھے۔ یہ تو ان کی خصوصی تربیت تھی جس کی وجہ سے وہ

کسی کی نظروں میں آئے بغیر یہاں تک پہنچ گئے تھے ورنہ اب تک وہ لامحالہ چیک ہو چکے ہوتے۔ وہ انتہائی احتیاط سے آگے بڑھتے رہے اور پھر اس عمارت کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئے۔

"اس طرح ہم ساری رات بھی لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ آؤ ہمیں واپس جانا ہو گا"...... عمران نے اچانک رک کر مڑتے ہوئے کہا۔

"واپس کیوں"...... سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ ہم کر رہے ہیں حماقت ہے۔ صریحاً حماقت ہے۔ ہمیں لیبارٹری کے قریب سے اندر داخل ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں کوئی راستہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہ ہو گا تو ہم پہاڑی پر چڑھ کر اندر داخل ہو سکتے ہیں آؤ"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ادھر ایک کریک ہے۔ اچانک صالحہ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دائیں طرف اشارہ کر دیا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس کریک کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ پہلے سے کافی کھلا کریک تھا اس لئے یہاں وہ چل کر آگے بڑھ سکتے تھے لیکن پھر بھی دو آدمی بیک وقت نہ چل سکتے تھے اس لئے سب سے پہلے عمران اندر داخل ہوا پھر سب ایک ایک کر کے اس کریک میں داخل ہو گئے اور آگے بڑھتے رہے

پھر وہ اچانک رک گئے کیونکہ آگے راستہ بند تھا اب وہ پھنس گئے تھے۔

"صفدر پنسل ٹارچ مجھے دو۔ یہ راستہ مجھے مصنوعی طور پر بند کیا ہوا لگتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اس پر اس انداز میں ہاتھ رکھ کر جلایا کہ اس کی روشنی سائیڈوں پر نہ پھیلے اور پھر اس کی تیز روشنی میں اس نے چٹان کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

"اسے صرف پھنسایا گیا ہے اسے زور سے کھسکانا ہو گا"۔ عمران نے ٹارچ بجھا کر جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر صفدر کیپٹن شکیل تنویر اور عمران چاروں نے مل کر اسے کھسکانے کے لئے زور لگانا شروع کر دیا۔ پہلے تو ان کی کوششیں بار آور ہوتی دکھائی نہ دیں لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اسے کھسکانے میں کامیاب ہوتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ اسے اس سوراخ سے نکال کر سائیڈ پر رکھ دینے میں کامیاب ہو گئے۔ اب راستہ کھل چکا تھا۔ پھر وہ ایک ایک کر کے کریک سے باہر آ گئے یہ بیرونی پہاڑی علاقہ تھا اور یہاں نہ فوجی موجود تھے اور نہ ہی روشنی تھی اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھنے لگے۔

"آپ کو اندازہ ہے کہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں میں نے اندازہ کر لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا لیکن وہ ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں بے اختیار انتہائی پھرتی سے

چٹانوں کی اوٹ لینا پڑی کیونکہ دور ایک چٹان کے اوپر سے کسی نے ماچس کی تیلی جلائی تھی اور سگریٹ کا سرا روشن نظر آنے لگا اس کا مطلب تھا کہ وہاں کوئی آدمی موجود ہے اور یہ اس کی حماقت تھی کہ اس نے سگریٹ سے روشنی کر دی تھی۔

"میں دیکھتا ہوں"...... ایک بار پھر تنویر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم سب جائیں گے محتاط ہو کر چلو ہو سکتا ہے کہ ایک سے زیادہ آدمی ہوں"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ سب انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ سگریٹ کا روشن سرا انہیں مسلسل نظر آ رہا تھا۔ وہ احتیاط سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر اس چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئے وہاں ایک ہی آدمی تھا جو اطمینان سے بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا اور اب جب اس نے سگریٹ کا کش لیا تو ہلکی سی روشنی میں انہیں دکھائی دے گیا یہ بھی فوجی تھا کیونکہ اس کے سر پہ مخصوص کیپ انہیں نظر آ گئی تھی۔

"صفدر اسے بے ہوش کرنا ہے لیکن اس طرح کہ آواز نہ نکلے"۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا سانپ کی طرح رینگتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور باقی ساتھی وہیں رکے رہے۔ صفدر اس چٹان کی سائیڈ سے ہو کر اس آدمی کے عقبی طرف پہنچ گیا اور پھر کسی چھپکلی کی طرح وہ اوپر چڑھنے لگا اس کا سایہ عمران سمیت سب ساتھیوں کو نظر آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی صفدر اوپر پہنچا وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا شاید اس

نے کوئی آواز سن لی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا صفدر بھوکے
عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد
صفدر اسے اس انداز میں بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس
کے منہ سے آواز تک نہ نکل سکی۔
"آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر
بعد وہ سب وہاں پہنچ گئے۔
"اب اسے ہوش میں لے آؤ گے تو یہ چیخ پڑے گا"...... جولیا نے
کہا۔
"یہ آدمی یہاں کیوں موجود ہے میں اس راز کو سمجھنا چاہتا
ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اس
آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہوا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوٹ اس کی گردن کی سائیڈ پر رکھ دیا
اور پھر جیسے ہی وہ آہستہ آہستہ سے کراہتا ہوا ہوش میں آیا۔ عمران
نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا تو اس کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا
جسم ایک جھٹکے سے دوبارہ سیدھا ہو گیا اس کے حلق سے ہلکی ہلکی سی
خرخراہٹ کی آواز سنائی دی۔
"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پیر موڑتے ہوئے آہستہ سے
غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مم۔ مم۔ موہن۔ موہن"...... اس آدمی کے منہ سے بھنچی

بھنچی آواز نکلی۔
"یہاں اکیلے کیوں موجود ہو۔ بتاؤ ورنہ......" عمران نے دوسرا
سوال کیا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا آگے کی طرف موڑ کر پھر واپس کر
لیا۔
"اطلاع دینے کے لئے۔ مم۔ مم۔ میں یہاں اطلاع دینے کے لئے
ہوں"...... موہن نے اسی طرح بھنچے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔
"کسے اطلاع دینی ہے اور کیا اطلاع دینی ہے"...... عمران نے
پوچھا۔
"کرنل رائے کو۔ انچارج کو۔ اگر کوئی ادھر آئے تو اطلاع دینی
ہے"...... موہن نے رک رک کر جواب دیا۔
"ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں"...... موہن نے جواب دیا اور عمران نے پیر کو ایک جھٹکے
سے موڑا تو موہن کا جسم اس طرح جھٹکے کھانے لگا جیسے اس کے جسم
میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ دوڑ رہا ہو اور پھر ایک زور دار جھٹکے کے
بعد اس کا جسم ساکت ہو گیا عمران نے پیر کو ہٹایا اور جھک کر اس
نے موہن کی تلاشی لینا شروع کر دی چند لمحوں کے بعد اس کے ہاتھ
میں ایک فوجی ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر آ گیا تھا۔ اس نے
اسے ایک لمحے کے لئے غور سے دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔
"آؤ۔ اب ہمیں آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ
سب ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا

کہا اور اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز ایک بار پھر نکلنے لگی اور
عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر
دیا۔

" ہیلو۔ کرنل رائے کالنگ۔ اوور"...... کرنل رائے کی آواز
سنائی دی۔

" یس موہن سپیکنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" تم کہاں موجود ہو روشنی میں آؤ۔ اوور"...... کرنل رائے نے
کہا۔

" یس سر۔ اوور"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اوور
اینڈ آل کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لیکن عمران نے بٹن
آف نہ کیا اور خاموش کھڑا رہا۔ باقی ساتھی بھی خاموش کھڑے تھے
وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے کیوں ٹرانسمیٹر آف نہیں کیا تاکہ
دوسری طرف سے کال آنے پر سیٹی کی آواز نہ نکل سکے اور ظاہر ہے
سامنے بھی نہیں آ سکتے تھے۔

" ہیلو ہیلو۔ کرنل رائے کالنگ۔ اوور"...... یکلخت ٹرانسمیٹر سے
ایک بار پھر کرنل رائے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمران نے
کوئی جواب نہ دیا تو اچانک کال آف ہو گئی اور اس بار عمران نے
ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

" اب ہمیں چوکنا رہنا ہو گا۔ اب یہ لوگ نیچے اتریں گے"
عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور

تھوڑی دیر بعد عمران کی بات درست ثابت ہوئی چار مسلح افراد
سائیڈوں پر سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے نیچے اترتے دکھائی دیئے
تیز روشنی کی وجہ سے وہ صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں
میں مشین گنیں تھیں اور وہ انتہائی محتاط انداز میں نیچے اتر رہے تھے
لیکن عمران اور اس کے ساتھی ایسی جگہ پر تھے کہ جب تک وہ ان کے
سامنے نہ آ جاتے وہ انہیں نہ دیکھ سکتے تھے اس لئے یہ خاموش اور بے
حس و حرکت کھڑے تھے۔ وہ چاروں افراد ایک ہی سائیڈ سے اتر رہے
تھے۔ وہ نیچے آ کر ادھر ادھر پھیل گئے اور پھر اچانک ایک آواز سنائی
دی۔

" ہیلو ہیلو۔ پرکاش کالنگ۔ اوور"...... بولنے والا مؤدبانہ لہجے
میں بات کر رہا تھا۔

" یس کرنل رائے اٹنڈنگ یو۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ ہلکی سی
آواز ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

" یہاں کوئی نہیں ہے جناب۔ اوور"...... پرکاش نے جواب دیا۔

" ادھر چیک کرو جہاں موہن کی ڈیوٹی ہے۔ اوور"۔ ہلکی سی آواز
سنائی دی۔

" یس سر۔ اوور اینڈ آل"...... پرکاش نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی آواز آنا بند ہو گئی اور پھر عمران نے ان چاروں کو واپس ادھر
جاتے ہوئے دیکھا جہاں وہ موہن کی لاش چھوڑ آئے تھے لیکن وہ نہ ہی
آگے بڑھ سکتے تھے اور نہ ان کے پیچھے جا سکتے تھے کیونکہ تیز روشنی

ویسے ہی موجود تھی اور انہیں معلوم تھا کہ اگر وہ سامنے آئے تو اوپر سے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی انہیں معلوم تھا کہ موہن کی لاش بہرحال سامنے آجائے گی اور ہو سکتا ہے اس کے بعد اوپر سے پچاس ساٹھ فوجی نیچے اتر آئیں۔

"عمران صاحب ہمیں آگے بڑھنا چاہئے کیونکہ روشنی کرنے والوں کی توجہ لامحالہ ان چاروں کی طرف ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں چلو۔ لیکن احتیاط سے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی وہ رینگنے کے سے انداز میں پہاڑی چٹانوں سے چمٹ چمٹ کر آگے بڑھنے لگے اس دبی ہوئی جگہ سے باہر آتے ہی وہ روشنی میں آگئے تھے لیکن جب ان پر فائر نہ ہوا تو انہیں حوصلہ ہو گیا۔ کیپٹن شکیل کا اندازہ درست تھا۔ روشنی کرنے والوں اور اوپر موجود افراد کی ساری توجہ اسی طرف تھی جدھر موہن کی لاش تھی اور پھر وہ تیز روشنی سے کم روشنی میں اور پھر اندھیرے کے زون میں داخل ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھنا شروع کر دیا ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ عمران اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے دبے لہجے میں کہا۔

"یہاں میرا خیال ہے کہ راستہ ہے جسے پہلے کی طرح بند کیا گیا ہے اور یہ جگہ یقیناً لیبارٹری والے علاقے سے زیادہ قریب ہے"۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور آگے بڑھ کر ایک چٹان کو ہلانے لگا۔

صفدر اور دوسرے ساتھی بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور چند لمحوں میں ہی وہ راستہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ واقعی ایک کریک تھا جسے عارضی طور پر بند کیا گیا تھا اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس کریک میں داخل ہو گئے۔

"اسے بند کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی رک گئے اور انہوں نے سمٹ سمٹا کر بڑی مشکل سے وہی کھسکائی ہوئی چٹان کو دوبارہ دہانے پر رکھ دیا۔ اب اندر گھپ اندھیرا ہو گیا تھا لیکن عمران نے روشنی نہ کی اور خاموشی سے مڑ کر اس اندھیرے میں ہی آگے بڑھ گیا۔ ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں۔ اس لئے اب انہیں ماحول کا کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا۔ کریک کافی دور تک گیا اور پھر جیسے ہی وہ ایک موڑ کاٹ کر آگے بڑھے اچانک انہیں چھت کی طرف سے کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کٹک کی آواز سے اس کے ذہن کے اندر خوفناک دھماکہ ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات یکلخت تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

شاگل انتہائی بے چینی میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ وہ اس وقت پہاڑیوں کے اندر بنی ہوئی ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے ایک کمرے میں موجود تھا وکرم سنگھ کرنل رائے کے ساتھ گیا ہوا تھا کیونکہ کرنل رائے کو ایک فوجی کی ہلاکت کی خبر ملی تھی۔ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا اور وہ جگہ جہاں فوجی کی لاش ملی تھی ہیڈ کواٹر سے زیادہ دور نہیں تھی اس اطلاع پر شاگل کنفرم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف پہاڑیوں کے اندر داخل ہو گئے ہیں بلکہ وہ ایکشن میں بھی ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے کرنل رائے کے ساتھ وکرم سنگھ کو بھی بھیجا تھا اور اب کافی دیر گزر جانے کے باوجود ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی اس لئے وہ بے چینی کے عالم میں مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ عمران اس کے سامنے آئے اور وہ اس کی گردن اپنے ہاتھوں سے دبا کر اسے ہلاک کر

دے لیکن ظاہر ہے صرف خواہش کرنے سے تو ایسا نہ ہو سکتا تھا۔

"آخر کیا ہو گیا ہے نانسنس۔ چھ آدمی بھی ان سے پکڑے نہیں جا رہے"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اسے مزید ٹہلتے ہوئے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ دروازہ کھلا اور وکرم سنگھ اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں باس"...... وکرم سنگھ نے جواب دیا۔

"نکل جانے میں۔ کیا مطلب۔ کہاں نکل جانے میں"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایسے شواہد ملے ہیں کہ کچھ افراد ایک تنگ سے کریک سے نکل کر ممنوعہ علاقے سے باہر چلے گئے ہیں وہاں ایک فوجی پہرے دار موجود ہے۔ اب کرنل رائے اس سے رابطہ کر رہا ہے۔ میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں"...... وکرم سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے کرنل رائے"...... شاگل نے پوچھا۔

"وہ شمالی حد والی پہاڑی کے اوپر بنی ہوئی چیک پوسٹ پر موجود ہے"...... وکرم سنگھ نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... شاگل نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر وکرم سنگھ کی رہنمائی میں وہ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا چڑھائی چڑھ کر شمالی حد والی پہاڑی کے اوپر

موجود چیک پوسٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں کرنل رائے موجود تھا اور فوجی
وہاں سرچ لائٹس لگانے میں مصروف تھے۔

"کیا پوزیشن ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"وہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے لیکن پھر واپس باہر نکل گئے
ہیں"...... کرنل رائے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا وہ فوجی کیا کہتا ہے جو باہر موجود ہے"...... شاگل نے
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو کہہ رہا ہے کہ اس طرف کوئی نہیں آیا لیکن میرا خیال ہے
کہ میں نے یہاں نیچے اندھیرے میں مشکوک نقل حرکت دیکھی
ہے۔ اس لئے میں سرچ لائٹس لگوا رہا ہوں ابھی سب کچھ سامنے آ
جائے گا"...... کرنل رائے نے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا
اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل رائے کے حکم پر سرچ لائٹس روشن کر دی
گئیں اور وہ سب کنارے پر کھڑے ہو کر نیچے دیکھنے لگے لیکن تیز
روشنی کے باوجود وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ کرنل رائے کچھ
لمحوں تک تو نیچے دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جدید
ساخت کے فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل رائے کالنگ۔ اوور"...... کرنل رائے نے بار
بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس موہن سپیکنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری
آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو۔ روشنی میں آؤ۔ اوور"...... کرنل رائے نے
سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... موہن نے جواب دیا اور کرنل رائے نے
ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک بار پھر اس کی نظریں نیچے تیز روشنی میں
نظر آنے والی چٹانوں پر جم گئیں لیکن جب کچھ دیر مزید گزر گئی اور
کوئی آدمی روشنی کی رینج میں نہ آیا تو کرنل رائے نے ایک بار پھر
ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی لیکن کافی دیر تک کال دینے
کے باوجود جب دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی تو اس نے جھلائے
ہوئے انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کہاں مر گیا ہے۔ کیوں جواب نہیں دے رہا"...... کرنل
رائے نے کہا۔

"تم آدمی بھیجو۔ مجھے شک پڑ رہا ہے کہ تمہارا آدمی موہن ختم ہو
چکا ہے اور موہن کی بجائے یہ عمران بول رہا ہو گا۔ لیکن اس طرح یہ
بات یقینی ہو گئی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود
ہے جلدی بھیجو آدمی اور انہیں کہہ دو کہ جو بھی نظر آئے اسے گولیوں
سے اڑا دیں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور پھر کرنل رائے کے
حکم پر چار مسلح افراد سائیڈ سے نیچے اترتے چلے گئے اور پھر وہ چٹانوں
کی اوٹ میں چلے گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل رائے کے ہاتھ میں پکڑے
ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو کرنل رائے نے اسے آن کر
دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرکاش کالنگ۔ اوور"...... ایک اور آواز سنائی دی۔

"یس کرنل رائے اٹنڈنگ یو۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ کرنل رائے نے پوچھا۔

"یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ اوور"...... پرکاش نے جواب دیا۔

"ادھر چیک کرو جہاں موہن کی ڈیوٹی ہے۔ اوور"۔ کرنل رائے نے کہا۔

"یس سر۔ اوور اینڈ آل"...... پرکاش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور پھر چاروں نیچے اترنے والے پیچھے کی طرف جاتے دکھائی دینے لگے تو ان سب کی نظریں ان پر جم گئیں تھوڑی دیر بعد وہ روشنی کے دائرے سے نکل گئے لیکن ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرکاش بول رہا ہوں۔ اوور"...... پرکاش کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس کرنل رائے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل رائے نے کہا۔

"سر موہن کی لاش یہاں پڑی ہوئی ہے اس کی گردن کچل کر انتہائی اذیت سے ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور"...... پرکاش کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً عمران کی کارروائی ہو گی۔ اس نے موہن سے پوچھ گچھ کی ہو گی۔ انہیں کہو کہ ہر طرف انہیں تلاش کریں۔ وہ یہیں ہیں"...... شاگل نے کہا تو کرنل رائے نے پرکاش کو احکامات

دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک طرف بنی ہوئی چیک پوسٹ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔

"کرنل صاحب۔ سپیشل وے تھری سے چھ افراد اندر داخل ہوئے ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں کہاں۔ کون سے سپیشل وے ہیں۔ جلدی بتاؤ"۔ کرنل رائے کے بولنے سے پہلے ہی شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"انہیں کور کیا ہے یا نہیں"...... کرنل رائے نے تیز لہجے میں کہا۔

"کور کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں"...... اس آدمی نے کہا۔

"آئیے سر آئیے۔ یہ لوگ اب بچ کر نہیں جا سکتے۔ آئیں"۔ کرنل رائے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر چیک پوسٹ کی طرف دوڑ پڑے۔ شاگل اور وکرم سنگھ بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے چیک پوسٹ میں داخل ہو گئے یہاں چار بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں جن میں سے ایک کے سامنے ایک آپریٹر موجود تھا اور اس مشین پر چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے۔

"میں نے انہیں کور کر لیا ہے جناب"...... اس آپریٹر نے کرنل رائے سے کہا۔

"لیکن سپیشل وے کو انہوں نے تلاش کیسے کیا اور پھر اس کا راستہ کیسے کھولا گیا"...... کرنل رائے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو کرنل۔ یہ لوگ چاہیں تو ٹھوس پہاڑ میں سے بھی راستہ پیدا کر لیں۔ کہاں ہیں یہ لوگ جلدی بتاؤ کہاں ہیں یہ"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"سپیشل وے میں جناب۔ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں میگنم تھری فائر کر کے بے ہوش کر دیا گیا ہے"...... اس آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہے یہ سپیشل وے۔ جلدی بتاؤ"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اس پہاڑی میں چار ایسے راستے تھے جن سے براہ راست لیبارٹری کے قریب پہنچا جا سکتا تھا۔ ہم نے انہیں بند کر دیا لیکن اس کے باوجود ان میں ایسا ریڈیائی سسٹم نصب کر دیا کہ اگر کوئی آدمی ان میں داخل ہو تو یہاں مشین سے اس کی اطلاع مل جاتی ہے اور پھر وہاں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس سے اسے فوری طور پر بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ اب کیا حکم ہے انہیں گولی سے اڑا دیا جائے یا"...... کرنل رائے نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ انہیں وہاں سے اٹھوا کر ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ۔ میں پہلے چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے ایسا نہ

ہو کہ اس میں بھی اس کی کوئی چال ہو اور ہم اسی چکر میں پڑے رہیں اور وہ کوئی اور گل کھلا دے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر میں پرکاش کو کہہ دیتا ہوں"...... کرنل رائے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل رائے کالنگ۔ اوور"...... کرنل رائے نے تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ پرکاش اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے جسونت کی آواز سنائی دی۔

"پرکاش اپنے آدمیوں کے ساتھ سپیشل وے تھری میں جاؤ۔ ہمارے مخالف ایجنٹ جن کی تعداد چھ ہے اس میں داخل ہو گئے ہیں جنہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ انہیں اٹھا کر ہیڈ کوارٹر پہنچا دو ہم وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور"...... کرنل رائے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا سر۔ اوور"...... پرکاش نے جواب دیا تو کرنل رائے نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آئیے سر"...... کرنل رائے نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا تو شاگل اور وکرم سنگھ بھی اس کے پیچھے مڑ گئے۔

مادام ریکھا اس وقت سونا پور کے ایک مکان کے کمرے میں
کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ صدر صاحب کی ہدایت پر اس نے سونا پور
میں چارج سنبھال لیا تھا اور اس نے کاشی کو وہیں کاپولی میں چھوڑ دیا
تھا اور خود سونا پور میں آگئی تھی اسے یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ شاگل
اور اس کے آدمی اب ممنوعہ علاقے کے اندر ڈیوٹی دیں گے لیکن
مادام ریکھا جانتی تھی کہ شاگل نے خود صدر سے کہہ کر اپنی ڈیوٹی اندر
لگوائی ہو گی کیونکہ اس کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ
اندر داخل ہوں گے یا ہو گئے ہوں گے۔ اس لحاظ سے تو شاگل نے
دراصل مادام ریکھا کو بے کار کر دیا تھا کیونکہ ایسی صورت میں مادام
ریکھا باہر بیٹھ کر صرف مکھیاں ہی مار سکتی تھی لیکن مادام ریکھا نے
شاگل کو شکست دینے اور پاور ایجنسی کو کریڈیٹ دلانے کا بندوبست
یہاں آنے سے پہلے ہی کر لیا تھا۔ ممنوعہ علاقے کا انچارج کرنل رائے

بذات خود اس کا خاص آدمی تھا اور اس نے کرنل رائے کو بریف کر
دیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی پکڑے جائیں تو انہیں بے
ہوش کر دے اور اگر وہ مارے جائیں تو ان کی لاشیں اس انداز میں
باہر نکال دے کہ شاگل کو کسی طرح پتہ ہی نہ چل سکے اور کرنل
رائے نے بھاری معاوضے کے عوض حامی بھر لی تھی اور اسے معلوم
تھا کہ کرنل رائے ایسے معاملات میں بے حد عیار اور چالاک آدمی
ہے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے
خاص آدمی ممنوعہ علاقے کے گرد اس انداز میں پھیلائے ہوئے تھے
کہ کرنل رائے کی طرف سے اطلاع ملتے ہی وہ آسانی سے حرکت میں آ
سکتے تھے۔ گو اس وقت رات کافی گزر چکی تھی لیکن وہ جاگ رہی تھی
کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی آج
رات ہی اندر داخل ہو جائیں اور اگر وہ سوئی رہ گئی تو معاملات اس
کے ہاتھ سے نکل جائیں گے اس کے ساتھ ساتھ اس کے آدمی عمران
اور اس کے ساتھیوں کو سونا پور اور کاپولی دونوں جگہوں پر تلاش کر
رہے تھے اور ان کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہ آئی تھی ابھی مادام
ریکھا بیٹھی یہ ساری باتیں سوچ رہی تھی کہ سامنے پڑے ہوئے
ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور مادام ریکھا بے اختیار چونک
پڑی۔ اس کا ایک بازو ابھی تک اس کے گلے سے لٹکا ہوا تھا اس نے
دوسرا ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ جو گندر کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی

دی اور مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی جوگندر اس گروپ کا انچارج تھا جو ممنوعہ علاقے کی ایک سمت موجود تھا۔

"یس مادام ریکھا اٹنڈنگ یو۔اوور"...... مادام ریکھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام ممنوعہ علاقے کے شمال مغرب کی طرف غیر معمولی سرگرمیاں ہو رہی ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے جوگندر نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیسی غیر معمولی سرگرمیاں۔اوور"...... مادام ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

"مادام۔چیک پوسٹ کے قریب سرحدی پہاڑی پر خصوصی سرچ لائٹس لگائی گئی ہیں اور ان کے ذریعے نیچے بیرونی حصے میں چیکنگ کی جا رہی ہے اور مسلح فوجی بھی نیچے اترتے دکھائی دیتے ہیں۔اوور"...... جوگندر نے جواب دیا۔

"اوہ۔اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے۔تم اپنے ساتھیوں سمیت ہوشیار رہنا لیکن جب تک میں کال نہ کروں تم لوگوں نے نہ کسی قسم کی مداخلت کرنی ہے اور نہ ہی کسی کے سامنے آنا ہے۔اوور"...... مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام میں نے تو اس لئے اطلاع دی ہے کہ یہ بات آپ کے نوٹس میں آ جائے۔اوور"۔دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا کیا ہے۔اوور اینڈ آل"...... مادام ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ وہ خود کرنل رائے کو کال کرے لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا کیونکہ اس کے اور کرنل کے درمیان یہی طے ہوا تھا کہ کرنل رائے کال کرے گا۔مادام ریکھا اسے کال نہ کرے ورنہ شاگل یا اس کے کسی ساتھی کو شک بھی پڑ سکتا تھا چنانچہ وہ خاموش رہی لیکن اب اس کی نیند ختم ہو چکی تھی کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ کامیابی کا مرحلہ قریب آ چکا ہے پھر تقریباً دو گھنٹے مزید گزر گئے لیکن کرنل رائے کی کال نہ آئی تو مادام ریکھا سے نہ رہا جا سکا۔اس نے ٹرانسمیٹر پر کرنل رائے کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔سی پی اے کالنگ۔اوور"...... مادام ریکھا نے لہجہ بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن کافی دیر تک جب کال اٹنڈ نہ کی گئی اور مادام ریکھا مایوس ہو کر ٹرانسمیٹر آف کرنے ہی والی تھی کہ ایک چھوٹا سا بلب ٹرانسمیٹر پر جل اٹھا جو دوسری طرف سے کال اٹنڈ کر لئے جانے کو ظاہر کرتا تھا۔

"یس۔سی آر اٹنڈنگ یو۔اوور"۔کرنل رائے کی آواز سنائی دی۔

"مجھے رپورٹ ملی ہے کہ شمال مغرب کی سرحدی پہاڑی کے پاس غیر معمولی سرگرمیاں جاری ہیں۔کیا ہوا ہے۔اوور"۔مادام ریکھا

نے کہا۔

"چھ افراد پکڑے جا چکے ہیں لیکن چیف اور اس کا آدمی میرے سر پر سوار ہیں۔ اب بڑی مشکل سے باتھ روم میں آ کر کال اٹنڈ کر رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ اصل ہیں۔ اوور"...... مادام ریکھا نے چونک کر تیز لہجے میں پوچھا۔

"چیف انہیں چیک کر رہا ہے۔ ابھی فائنل رزلٹ نہیں آیا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے اپنا وعدہ ہر صورت میں پورا کرنا ہے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ مجھے معلوم ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ بہرحال کسی نہ کسی طرح آپ کا کام ہو جائے گا لیکن یہ بتا دوں کہ یہاں کی جو صورت حال ہے اس سے مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ تک لاشیں ہی پہنچ سکیں گی۔ اوور"...... کرنل رائے نے کہا۔

"پھر تم کیا کرو گے۔ وہ چیف تو ان معاملات میں بے حد وہمی ہے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے وہ واقعی بے حد وہمی ہے لیکن میں نے پہلے ہی منصوبہ بنا رکھا ہے۔ میرا خاص گروپ یہاں موجود ہے۔ میں موقع ملتے ہی اصل لاشیں تبدیل کرا دوں گا۔ اوور"...... کرنل رائے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا لیکن ہر طرح سے محتاط رہنا۔ اوور"۔ مادام ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں نے بے شمار ایسے کھیل کھیلے ہوئے ہیں۔ اوور"...... کرنل رائے نے جواب دیا۔

"لیکن ان لاشوں کی جگہ بھی تو لاشیں رکھنی ہوں گی۔ ان کا کیا کرو گے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

"میں نے اس کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ آپ بے فکر رہیں بہرحال کام ہو جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ریکھا نے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اسے کرنل رائے کی صلاحیتوں کا علم تھا اور اب اس کی پلاننگ بھی اسے معلوم ہو گئی تھی۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جگہ اپنے ہی فوجیوں کو ہلاک کر کے رکھ دے گا۔ گو ایسا سوچنا ہی حماقت تھی کہ کوئی فوجی افسر اپنے ہی سپاہیوں کو اس طرح ہلاک کرے لیکن وہ جانتی تھی کہ کرنل رائے بے پناہ دولت کمانے کے لئے سوائے اپنی ذات کے باقی ہر شخص کو گولی سے اڑانے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں جھجک سکتا اس لئے اسے معلوم تھا کہ بہرحال رزلٹ یہی نکلے گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کی تحویل میں آجائیں گی جبکہ شاگل منہ دیکھتا رہ جائے گا اور یہی وہ چاہتی تھی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور شعور پوری طرح بیدار ہوتے ہی اس نے لاشعوری طور پر حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن اسے فوراً ہی معلوم ہو گیا کہ اس کا جسم زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے اور وہ ایک کمرے کی دیوار کے ساتھ کھڑا ہے اس کے دونوں ہاتھ اوپر دیوار میں لگے ہوئے کنڈوں سے لٹک رہے تھے جبکہ اس کے پیروں کو بھی اسی طرح زنجیر اور کنڈوں میں جکڑا ہوا تھا اس کے دونوں بازوؤں میں شدید درد ہو رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ بے ہوشی کے دوران چونکہ اس کا جسم لٹکا رہا تھا اس لئے اس کے بازوؤں میں کھچاؤ کی وجہ سے شدید درد ہو رہا تھا لیکن اب ہوش میں آجانے کی وجہ سے یہ کھچاؤ ختم ہو گیا تھا اس لئے درد کی شدت تیزی سے کم ہوتی جا رہی تھی عمران نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے دونوں

اطراف میں اس کے ساتھی بھی اسی طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان کے جسموں میں ایسی حرکت نظر آ رہی تھی کہ جیسے وہ ہوش میں آ رہے ہوں۔ سامنے دیوار کے ساتھ چار کرسیاں بھی موجود تھیں۔ عمران کو اپنے چہرے پر جلن کا احساس ہو رہا تھا۔ چنانچہ وہ سمجھ گیا کہ ان کا میک اپ چیک کیا گیا ہے لیکن اس بار اس نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ایک اور سپیشل میک اپ کیا تھا جو صرف اولیو آئل سے ہی صاف ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا اور پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے عمران اس دوران اپنے آپ کو آزاد کرنے کے لئے چیکنگ کرتا رہا اور پھر جیسے ہی اسے محسوس ہوا کہ ان کی کلائیوں کے گرد کڑے بٹن سے کھلنے اور بند ہونے والے ہیں تو وہ بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے ان بٹنوں کو پریس کرنے کی خصوصی مشق کی ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ وہ آسانی سے اپنے ہاتھ آزاد کر سکتا ہے پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کے بعد ان سے گفتگو کرتا اچانک سامنے کا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور شاگل اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات موجود تھے۔ اس کے پیچھے گٹھے ہوئے جسموں کے دو نوجوان اندر داخل ہوئے جن میں سے ایک فوجی یونیفارم میں تھا اور اس کے کاندھے پر موجود سٹار بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔ ان دونوں کے پیچھے چار مشین گنوں سے مسلح فوجی تھے۔

"ہونہہ۔ تو آخر کار تم قابو آ ہی گئے عمران"...... شاگل نے عمران کو دیکھتے ہوئے انتہائی فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"عمران۔ کون عمران۔ یہ آپ لوگوں نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو شاگل بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہارے ہاتھوں میں اس قدر دھوکے کھا چکا ہوں کہ اب مزید دھوکہ کھانے کی قطعی گنجائش نہیں رہی اس لئے اب یہ طوطا مینا کی کہانیوں کو ختم کرو بہرحال یہ بات ازل سے طے ہو چکی ہے کہ تم نے میرے ہی ہاتھوں انجام کو پہنچنا ہے اور آج وہ وقت آ گیا ہے"۔ شاگل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور بڑے مطمئن انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی کرنل اور دوسرا نوجوان اس کے دائیں بائیں کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ مشین گنوں سے مسلح چاروں فوجی دروازے کے ساتھ ہی دیوار سے لگ کر کھڑے تھے البتہ مشین گنیں اب ان کے ہاتھوں میں تھیں۔

"آپ کون ہیں پہلے اپنا تعارف تو کرائیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو اس کو۔ میں نے تمہیں کہا ہے کہ اس بار تم مجھے احمق نہیں بنا سکو گے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے ہاتھوں میں جو لوہے کے کڑے ہیں یہ بٹنوں سے ضرور کھلتے اور بند ہوتے ہیں لیکن میں نے خصوصی طور پر انہیں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کی کلائیوں

میں ڈلوانے کے بعد انہیں جام کرا دیا ہے اس لئے اب تم اپنی انگلیوں کی مدد سے انہیں نہ کھول سکو گے اور چونکہ تم انہیں نہیں کھول سکو گے اس لئے تم رہا بھی نہ ہو سکو گے"...... شاگل نے فاتحانہ لہجے میں کہا تو عمران دل ہی دل میں بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ شاگل نے یہ بات اسے بتا کر حقیقتاً حماقت کی تھی۔ اگر وہ یہ بات عمران کو نہ بتاتا تو پھر عمران واقعی انہیں نہیں کھول سکتا تھا لیکن اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں جام کر دیا گیا ہے اور اسے اس تکنیک کا بھی علم تھا کہ جام بٹنوں کو کیسے حرکت میں لایا جا سکتا ہے ایسا چونکہ عام انداز سے ہٹ کر خصوصی طور پر کیا جاتا تھا اس لئے جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ جام ہیں وہ انہیں نہ کھول سکتا تھا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں تم تو مجھ سے اس طرح بات کر رہے ہو جیسے تمہاری اور میری صدیوں سے دوستی ہو۔ حالانکہ میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا موت کو سامنے دیکھ کر تمہاری یادداشت غائب ہو گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے عمران کہ تمہارا انجام بہرحال اب قریب آ چکا ہے گو وکرم سنگھ تمہارے چہرے پر موجود میک اپ صاف نہیں کر سکا لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ کس طرح صاف ہو سکتا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"باس میں نے تو سپیشل میک اپ چیکر استعمال کیا ہے"۔

سادہ لباس والے نوجوان نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہی وکرم سنگھ ہے شاگل کا نیا نائب جس میں واقعی خاصی صلاحیتیں تھیں۔

"سر میں نے باتھ روم جانا ہے۔ کیا اجازت ہے"...... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل نے شاگل سے کہا اور عمران اس کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ کرنل رائے ہے کیونکہ وہ اس سے موہن بن کر ٹرانسمیٹر پر گفتگو کر چکا تھا۔

"اوہ۔ ہاں جاؤ۔ اب تمہاری ویسے بھی ضرورت نہیں رہی"۔ شاگل نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا تو کرنل رائے اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

"تو پھر تم تسلیم نہیں کر رہے کہ تم علی عمران ہو"...... اس بار شاگل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم بضد ہو تو ٹھیک ہے میں تسلیم کر لیتا ہوں لیکن حقیقت وہی ہے جو میں نے تمہیں بتائی ہے"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں مخصوص انداز میں مڑ کر کلائیوں میں موجود کڑوں کے جام بٹنوں سے مخصوص انداز میں کھیلنے لگ گئیں کیونکہ عمران شاگل کا مزاج شناسا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شاگل اب تک عمران کو اس طرح پکڑ کر قابو میں کر لینے کے نشہ میں سرشار تھا لیکن اب وہ سنجیدہ ہوتا جا رہا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جیسے جیسے وہ سنجیدہ ہوتا جائے گا اس کی اپنی جان اور اس کے ساتھیوں کی جانیں اسی طرح خطرے کی زد میں آتی چلی جائیں

گی۔ کیونکہ شاگل کا مزاج ایسا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے جھلاہٹ میں اچانک ان پر فائر کھول سکتا تھا۔

"باس باس یہ شخص کڑوں کو اپنی انگلیوں سے دبا رہا ہے"۔ یکلخت وکرم سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ واقعی ذہین اور چوکنا آدمی تھا۔ اس لئے گو عمران کی حتی الوسع اس احتیاط کے باوجود کہ کمرے میں موجود کسی کو اس کی اس حرکت کا علم نہ ہو سکے لیکن وکرم سنگھ نے اس بات کو چیک کر لیا تھا۔

"تم کیا اس کے بھی افسر ہو جو اس طرح چیخ کر اس سے بات کر رہے ہو نوجوان۔ جب اس نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ بٹن جام کر دیئے گئے ہیں تو کیا میری انگلیوں سے یہ جام بٹن ٹھیک ہو جائیں گے مسلسل بندھے ہونے کی وجہ سے میری انگلیوں میں درد ہو رہا تھا اس لئے میں انہیں مروڑ توڑ رہا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے اس انداز میں کہا کہ شاگل کو وکرم سنگھ پر غصہ آجائے۔

"نانسنس۔ تمہیں جرات کیسے ہوئی اس قدر چیخ کر بولنے کی۔ کیا میں بہرہ ہوں یا تمہارا ماتحت ہوں۔ کیوں"...... عمران کے اندازے کے عین مطابق شاگل نے اس بات کا اثر لیتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ میں تو آپ کو بتا رہا تھا"...... وکرم سنگھ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں اندھا ہوں۔ مجھے نظر نہیں آ رہا۔ نانسنس۔ کیا کر لے گا یہ۔ کیا جام بٹن انگلیوں کی حرکت سے کھل جائیں گے۔ کیا

"یہ جادوگر ہے نانسنس"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں
کہا اور وکرم سنگھ نے بے اختیار اس انداز میں ہونٹ بھینچ لئے جیسے
اس نے قسم کھالی ہو کہ اب بات کرنا تو درکنار وہ ہونٹ بھی نہ
کھولے گا اور شاگل ابھی اپنی بات پوری کر ہی رہا تھا کہ عمران نے
جام بٹنوں کو مخصوص انداز میں گھما کر اس قابل کر دیا کہ وہ حرکت
میں آسکیں اب وہ صرف انگلیوں کا دباؤ ڈال کر یہ کڑے کھول سکتا
تھا۔

"ہاں۔ اور تم بھی سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو بہرحال اب تم کسی
صورت زندہ نہیں رہ سکتے بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اب تم مرنے کے
لئے تیار ہو جاؤ"...... شاگل نے اٹھ کر عمران پر چڑھائی کرتے ہوئے
کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی حرکت کرتا یا عمران اسے کوئی
جواب دیتا اچانک دروازہ کھلا اور کرنل تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"صدر صاحب کی کال ہے جناب آپ کے لئے"...... کرنل نے
تیزی سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں لے آؤ ٹرانسمیٹر"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"سر مین ٹرانسمیٹر پر کال ہے"...... کرنل نے کہا تو شاگل ایک
جھٹکے سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔ کرنل بھی اس کے
پیچھے چلا گیا۔

"تمہارا نام وکرم سنگھ ہے اور تم نائب ہو۔ لیکن یہ کون ہے۔
کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے تیزی سے کڑوں کے بٹن پریس کرنے کے لئے اپنی
انگلیوں کو حرکت دی ہی تھی کہ یکلخت دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ
ہی عمران کو دروازے پر ایک فوجی کی شکل نظر آئی۔ دوسرے لمحے
اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی چیز پوری قوت سے فرش پر دے
ماری اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا۔ اس کے ذہن پر اس قدر
تیزی سے تاریک چادر پھیلتی چلی گئی جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا
ہے۔ پھر تاریک بادلوں میں جس طرح بجلی کی لہریں کوندتی ہیں اسی
طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لہریں کوندنے لگیں اور آہستہ
آہستہ اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں
کھلیں اور اس کا شعور بیدار ہوا تو وہ بے اختیار حیرت سے اچھل پڑا
لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اچھل تو نہ سکا اور اچھلنے کی کوشش
کرنے تک ہی محدود رہ گیا لیکن اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے
تاثرات شدت سے ابھر آئے کیونکہ وہ دیوار کے ساتھ زنجیروں سے
جکڑے ہونے کی بجائے ایک کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا اور اس
کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے جبکہ
اس کے پیروں کو بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ یہ وہ کمرہ بھی نہیں
تھا بلکہ ایک تہہ خانہ سا دکھائی دیتا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے
ساتھ فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان سب کے ہاتھ اور پیر بھی اسی طرح
بندھے ہوئے تھے جیسے عمران کے بندھے ہوئے تھے۔ عمران ایک
جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور

پھر اس نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور جب اس کے ناخنوں میں موجود مخصوص بلیڈ باہر آگئے تو اس نے کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کو کاٹنا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد جب رسی کسی حد تک کٹ گئی جس کا احساس اسے ہاتھوں کی بندش کے ذرا سا ڈھیلا ہونے سے ہوا تو اس نے ہاتھوں کو زوردار انداز میں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں جھٹکے دیئے اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اپنے ہاتھ آزاد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے پیروں پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھولی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ اس کمرے میں جہاں وکرم سنگھ اس کے ساتھ موجود تھا وہاں کسی فوجی نے انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول فرش پر مارا تھا جس کی وجہ سے وہ فوری طور پر بے ہوش ہو گیا تھا لیکن اب اس گیس کا دباؤ اس کے ذہن پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہو گیا تھا اس لئے اس کے ذہن نے رد عمل کیا اور جس کے نتیجے میں عمران بغیر اینٹی گیس سونگھنے کے خود بخود ہوش میں آگیا تھا اس کی کلائی سے گھڑی اتار لی گئی تھی۔ اس لئے اسے یہ اندازہ نہ ہو سکتا تھا کہ وہ کتنی دیر بے ہوش رہا ہے لیکن کمرے میں جلنے والے بلب کی وجہ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ابھی رات ہی ہے اس نے اپنے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی اس کی تمام جیبیں انتہائی ماہرانہ انداز میں چیک کر کے خالی کر دی گئی تھیں حتیٰ کہ اس کی خفیہ

جیب میں موجود باریک دھار کا خنجر بھی غائب تھا۔ بہر حال عمران تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا اس نے سب سے پہلے تو ایک ایک کر کے ان سب کے ہاتھوں اور پیروں کی رسیاں کھولیں اور پھر اس نے صفدر کو سیدھا کر کے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اسے معلوم تھا کہ اس کی طرح ان کے ذہنوں پر بھی بہرحال گیس کا دباؤ خاصا کم ہو گیا ہو گا لیکن مخصوص ذہنی مشقیں نہ کرنے کی وجہ سے ان کے ذہن بے ہوشی کے خلاف رد عمل کا اظہار نہیں کر سکے لیکن اب سانس بند ہونے کی وجہ سے ان کے جسموں میں موجود قوت مدافعت قدرتی طور پر حرکت میں آجائے گی اور اس طرح یہ لوگ ہوش میں آجائیں گے اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر مزید چند لمحوں بعد عمران نے ہاتھ ہٹالئے اور آگے بڑھ کر اس نے تنویر کے ساتھ بھی یہی کارروائی دوہرائی۔ اس دوران صفدر کراہتے ہوئے ہوش میں آگیا۔

"جلدی ہوش میں آؤ صفدر۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ تنویر کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے عمران نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹائے اور اس کے بعد فرش پر پڑی ہوئی جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ عمران صاحب۔ ہم کہاں ہیں"...... صفدر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بات کو چھوڑو۔ پہلے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے" ...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا اور صفدر ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر وہ کیپٹن شکیل پر جھک گیا۔

" خیال رکھنا گیس کا دباؤ کم ہونے کے باوجود انہیں ذرا دیر سے ہوش آئے گا اس لئے ایک لمحے کے لئے درمیان میں ہاتھ اٹھا لینا۔ ورنہ مسلسل سانس بند ہونے سے یہ ہلاک بھی ہو سکتے ہیں" ۔ عمران نے کہا۔ اس دوران تنویر کی کراہ سنائی دی۔ پھر تنویر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اس نے بھی وہی ردعمل ظاہر کیا جو صفدر نے ظاہر کیا تھا۔

" ابھی کچھ نہیں معلوم" ...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹائے اور پھر صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں کے بعد کیپٹن شکیل اور جولیا بھی ہوش میں آ گئے اور پھر صالحہ بھی ہوش میں آ گئی۔ عمران ان سے فارغ ہوتے ہی تیزی سے تہہ خانے کی دیواروں کی طرف بڑھ گیا۔ دیواریں چاروں طرف سے سپاٹ تھیں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشندان۔ صرف چھت پر لٹکتا ہوا بلب جل رہا تھا اور پھر عمران نے دیواروں کو تھپتھپانا شروع کر دیا اور صفدر اور تنویر بھی اس کام میں اس کے ساتھ شریک ہو گئے لیکن چاروں دیواروں کو چیک کر لینے

کے باوجود انہیں کسی دیوار میں کوئی خلا محسوس نہ ہوا۔ چاروں دیواریں ٹھوس تھیں۔

" یہ ہم کہاں ہیں" ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ہی تھا کہ اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کمرے کے فرش کے نیچے سے سنائی دینے لگی۔ یہ آواز کمرے کے شمال مغربی کونے کے فرش سے آ رہی تھی۔

" دوبارہ فرش پر لیٹ جاؤ اور بے ہوش بن جاؤ نجانے کتنے لوگ ہوں" ...... عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے خود بھی اسی جگہ لیٹ گیا جہاں سے اب فرش کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ اس حصے کے اٹھتے ہی عمران کی ناک میں ایک مشہور سائنسی گیس کی بو ٹکرائی اور عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ گیس میزائل لیبارٹری میں استعمال کی جا سکتی تھی۔ اسی لمحے ایک فوجی کا سر فرش سے نمودار ہوا اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ یہ کرنل رائے تھا جو شاگل کے ساتھ موجود تھا اور جو پہلے باتھ روم کا کہہ کر باہر گیا تھا اور پھر اس نے آ کر شاگل کو صدر صاحب کی کال کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ اوپر آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے چھ فوجی بھی باہر آ گئے۔

" انہیں اٹھا کر اور احتیاط سے اسی راستے سے لے چلو جو میں نے بتایا ہے" ...... کرنل رائے نے فوجیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر" ...... ایک فوجی نے کہا اور آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ

اچانک عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ارے یہ کیا"...... کرنل رائے نے چونک کر کہا۔

"ان سب کا خاتمہ کر دو"...... عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور کرنل رائے اس کے ہاتھوں پر اٹھا اور ایک دھماکے سے واپس فرش پر گرا اور اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ اور وہ فوجی جو اس اچانک افتاد پر سنبھل ہی نہ سکے تھے ان کی جھپٹ میں آ گئے۔ عمران کرنل رائے کو نیچے پھینکتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ایک فوجی پر جھپٹ پڑا جو تیزی سے اپنے کاندھے سے مشین گن اتارنے لگا تھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس دوران کمرہ ہلکی ہلکی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد ہی کمرے میں چھ لاشیں پڑی تھیں جبکہ عمران نے کرنل کو نیچے پھینکتے ہوئے اس کے سر کو اس انداز میں گھمایا تھا کہ وہ فوری طور پر بے ہوش ہو جاتا لیکن اس کا سانس نہ رکتا۔

"خیال رکھنا میں چیک کر کے آتا ہوں"...... عمران نے ایک مشین گن پکڑ کر تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں ہوا جہاں کسی سفوف کی بھری ہوئی نیلے رنگ کی بوریوں کے ڈھیر موجود تھے اور عمران سمجھ گیا کہ اس سفوف سے وہ گیس بڑے پیمانے پر تیار کی جاتی ہو گی اور

یہ سٹور تھا۔ سٹور کے دو دروازے تھے ایک دائیں دیوار میں اور دوسرا بائیں دیوار میں بائیں دیوار کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک کافی چوڑا اور پختہ راستہ نظر آ رہا تھا جو انسانی ہاتھوں سے بنائی سرنگ نما تھا جس کے درمیان ریل کی پٹڑی سی بچھی ہوئی تھی اور ایک ٹرالی بھی موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سائنسی سامان سٹور تک لانے کے لئے خصوصی راستہ ہے جبکہ دوسرا دروازہ شاید اندرونی عمارت کی طرف کھلتا ہو گا اور اس سفوف کے اتنے بڑے سٹور کو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہ بہرحال لیبارٹری کے قریب پہنچ گئے ہیں اور یہ یقیناً اس کرنل کا کارنامہ تھا۔ گو اسے اس بات کی وجہ تو سمجھ میں نہ آ سکی تھی کہ کرنل انہیں شاگل کی قید سے بے ہوش کر کے کیوں لے آیا تھا اور اب وہ انہیں ان فوجیوں کے ذریعے کہاں اور کس کے پاس بھجوانا چاہتا تھا لیکن اسے یہ اطمینان تھا کہ سچویشن ان کے کنٹرول میں ہے وہ اس دروازے کے طرف بڑھا جو دائیں دیوار میں تھا۔ یہ دروازہ بند تھا۔ عمران نے قریب جا کر آہستہ سے دروازے کو دبایا لیکن وہ بند تھا عمران نے دروازے سے کان لگائے تو دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران تیزی سے مڑا اور واپس سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر والے کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

"اسلحہ لے لو اور اس کرنل کو اٹھا کر لے آؤ۔ ان لاشوں کو یہیں پڑا رہنے دو"...... عمران نے کہا اور واپس نیچے اتر گیا۔ چند لمحوں بعد

اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے تو عمران نے دیوار
میں لگا ہوا ایک ہک کھینچا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور
اس کے ساتھ ہی سیڑھیوں میں تاریکی پھیلتی چلی گئی اس کا مطلب تھا
اوپر فرش دوبارہ برابر ہوتا جا رہا ہے جب گڑگڑاہٹ ختم ہو گئی تو
عمران سمجھ گیا کہ اب فرش برابر ہو چکا ہے۔

"یہ کس چیز کی بوریاں ہیں۔ان میں سے انتہائی ناگوار سی بو نکل
رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ کیمیائی سفوف ہے اس سے ایسی گیس بنائی جاتی ہے جو
سپرائل لیبارٹری میں کام آتی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ صفدر
کی طرف مڑ گیا جو ابھی تک بے ہوش کرنل کو کاندھے پر اٹھائے
ہوئے تھا۔

"اسے فرش پر ڈال دو صفدر"...... عمران نے صفدر سے کہا اور
صفدر نے کرنل رائے کو فرش پر ڈال دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم لیبارٹری میں ہیں"...... جولیا نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو ایسا لگتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ سٹور وغیرہ لیبارٹری
سے علیحدہ بنے ہوئے ہوں بہرحال یہ اب کرنل رائے بتائے گا کہ یہ
ہمیں شاگل کی قید سے کیسے اور کیوں نکال لایا تھا اور پھر ہمیں
فوجیوں کے ذریعے کہاں اور کس کے پاس بھجوانا چاہتا تھا اور دوسری
بات یہ کہ ہم لیبارٹری کے اندر ہیں یا باہر"...... عمران نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے
کرنل کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اس کی جیب سے
فوجی مشین پسٹل اور سرکاری شناختی کارڈ نکال لیا۔اس نے کارڈ دیکھا
اور پھر کارڈ اور مشین پسٹل صفدر کی طرف بڑھا دیا اور پھر خود دوبارہ
اس کرنل پر جھک گیا۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور
منہ بند کر دیا۔چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات
نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا لیکن اس
کے ساتھ ہی اس نے پیر اٹھا کر کرنل رائے کی گردن کے ساتھ رکھ
دیا تھا۔کیونکہ بہرحال ملٹری انٹیلی جنس والے عام فوجیوں سے کہیں
زیادہ تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور پھر کرنل رائے کی آنکھیں کھلیں اور
اس نے بے اختیار اٹھنے کے لئے اپنے جسم کو سمیٹا لیکن عمران نے
اس کی گردن پر بوٹ کی ٹو رکھ کر آہستہ سے گھما دیا اور کرنل رائے
کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔اس نے
دونوں ہاتھ اٹھا کر عمران کی ٹانگ پکڑنی چاہی لیکن عمران نے پیر کو
اور زیادہ موڑ دیا اور کرنل کے دونوں ہاتھ بے جان سے ہو کر نیچے گر
گئے۔کرنل رائے کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔
اس کی آنکھیں ابل کر باہر کو نکلنے لگی تھیں اس کے منہ سے
خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس
موڑا تو کرنل کا بگڑتا ہوا چہرہ بھی ساتھ ہی قدرے نارمل ہونے لگ
گیا اور اس کے منہ سے نکلنے والی خرخراہٹ بھی تیزی سے سانس لینے

کی آوازوں میں بدل گئی۔

"تمہارا نام کرنل رائے ہے اور تمہارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ پیر ہٹالو۔ مم۔ مم۔ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ خوفناک عذاب ہے"...... کرنل رائے نے رک رک کر اور پھنسے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ہمیں شاگل کی قید سے بے ہوش کر کے یہاں کیوں لائے ہو۔ سچ سچ بتا دو ورنہ تمہیں اس سے بھی زیادہ ہولناک عذاب سے گزرنا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے پاور ایجنسی کی مادام ریکھا سے وعدہ کیا تھا"۔ کرنل رائے نے رک رک کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں"...... عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ کر واپس کرتے ہوئے کہا اس کا پیر مڑتے ہی کرنل کے جسم نے جھٹکا لیا تھا لیکن پیر واپس کرتے ہی اس کا جسم پھر سیدھا ہو گیا تھا۔

"اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے ایک کروڑ روپیہ دے گی اور مجھے دولت کی ضرورت تھی۔ میں دولت لے کر نوکری چھوڑ کر ایکریمیا جانا چاہتا تھا"...... کرنل رائے نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور الفاظ اس کے منہ سے خود بخود اچھل کر باہر آ رہے ہوں۔

"اگر ہم ایک کی بجائے دو کروڑ روپے تمہیں دے دیں تو کیا تم

ہمارا ساتھ دو گے"...... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"تم۔ تم تو غیر ملکی ہو۔ کیسے دے سکتے ہو"...... کرنل رائے نے کہا۔

"ہمارے پاس بین الاقوامی بینک کا گارینٹڈ چیک ہے اور سنو۔ اس طرح تمہیں دولت بھی مل جائے اور اس دولت کو خرچ کرنے کے لئے زندگی بھی۔ ورنہ میں ذرا سا پیر موڑ دوں تو تمہارا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور پھر نہ دولت تمہارے کام آئے گی اور نہ تم عیش کر سکو گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ کیا یہاں سے نکلنا چاہتے ہو"...... کرنل رائے نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نکلنا چاہتے ہیں۔ اس طرح کہ ہمارے ساتھ پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر غوری بھی ہو۔ بولو کیا تم مدد کر سکتے ہو یا نہیں۔ لیکن خیال رکھنا تمہارے بات کرتے ہی مجھے معلوم ہو جائے گا کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں۔ میرے اندر یہ خداداد صلاحیت موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر غوری۔ وہ کون ہے"...... کرنل رائے نے حیرت بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ پاکیشیائی سائنسدان جسے کافرستان سیکرٹ سروس نے گریٹ لینڈ سے اغوا کر کے میزائل لیبارٹری میں رکھا ہوا ہے"۔

عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر میں لیبارٹری سے اسے کیسے باہر لا سکتا ہوں" کرنل رائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ہم اس وقت لیبارٹری کے سٹور میں موجود ہیں اور تم اگر شاگل کی قید سے بے ہوش کر کے ہمیں یہاں تک لا سکتے ہو اور پھر یہاں سے ہمیں نکال کر پاور ایجنسی کے آدمیوں کے حوالے اس طرح کر سکتے ہو کہ شاگل اور اس کے آدمیوں کو اس کا علم تک نہ ہو سکے تو تم یہ کام بھی کر سکتے ہو۔ یہ اور بات ہے کہ لیبارٹری کا کوئی بااثر آدمی تمہارے ساتھ موجود ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں لیکن مجھے وہ چیک دکھاؤ"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کرنل رائے نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے سمجھ گیا کہ دو کروڑ روپے نے اس کا ذہن بدل دیا ہے۔ وہ واقعی حد درجہ لالچی طبیعت کا آدمی تھا۔ عمران نے پیر ہٹا لیا تو کرنل رائے نے آہستہ آہستہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور گردن مسلنے لگا۔ پھر اس کا جسم بھی اسی طرح آہستہ آہستہ سمٹا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اس قدر ہولناک عذاب میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں بھگتا۔ نجانے تم کیا کرتے ہو"...... کرنل رائے نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر تم تعاون سے انکار کرتے تب تمہیں معلوم ہوتا کہ عذاب

کسے کہتے ہیں۔ یہ تو اس کا صرف ٹریلر تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دکھاؤ۔ کہاں ہے وہ گارینٹڈ چیک"...... کرنل رائے نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیں ناپال پہنچا دو۔ تمہیں چیک مل جائے گا۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو میں تمہیں فون پر کنفرم کرا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر تم نے وہاں پہنچ کر انکار کر دیا تب"...... کرنل رائے نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"میں جو وعدہ کرتا ہوں سے پورا بھی کرتا ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہیں آ رہا تو نہ ہی پھر تم قبر میں اتر جاؤ۔ ہم خود ہی باقی کام کر لیں گے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں تم اپنے خدا کی قسم کھا کر وعدہ کرو پھر میں تمہارا ساتھ دوں گا اور یہ سن لو کہ لیبارٹری سے اس سائنسدان کو نکالنا تو ایک طرف تم اس لیبارٹری کے اندر بھی نہ گھس سکو گے اور نہ ہی یہاں سے باہر جا سکو گے۔ یہ سٹور لیبارٹری سے علیحدہ ہیں"...... کرنل رائے نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم ڈاکٹر عوری کو لیبارٹری سے نکلوا کر اور صحیح سلامت ناپال پہنچانے کا وعدہ کرو تو میں قسم بھی اٹھا لوں گا۔ تم اپنے ایشور کی قسم کھا کر وعدہ کرو"...... عمران نے کہا تو کرنل نے

فوراً ہی مطلوبہ قسم کھائی تو پھر عمران نے بھی اسے ناپال پہنچ کر دو کروڑ روپے کا گارنٹڈ چیک دینے کی قسم کھالی۔

"اب میں مطمئن ہوں ویسے تو شاید میں اب بھی مطمئن نہ ہوتا لیکن نجانے کیا بات ہے کہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم واقعی وعدہ پورا کرنے والے آدمی ہو"...... کرنل رائے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں۔

"تمہارا پسٹل اور شناختی کارڈ میرے پاس ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل رائے بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ وہ مجھے دے دو اس پسٹل کے اندر ایک خصوصی ٹرانسمیٹر موجود ہے"...... کرنل رائے نے کہا تو عمران نے صفدر کے ہاتھ سے پسٹل لیا۔ اس کا میگزین نکالا اور پسٹل کرنل رائے کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل رائے نے اس کے دستے کی پچھلی طرف کو مخصوص انداز میں تین بار دبایا تو واقعی پسٹل میں سے ہلکی سی آواز نکلی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے تیز ہوا چل رہی ہو۔

"یس"...... اچانک پسٹل سے ایک انسانی آواز سنائی دی جو بے حد ہلکی تھی۔

"سی آر بول رہا ہوں۔ سی ایس"...... کرنل رائے نے پسٹل منہ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔ نہ دوسری طرف سے اوور کہا تھا اور نہ ہی کرنل رائے اوور کہہ کر بات ختم کر رہا تھا۔ اس مطلب تھا کہ یہ واقعی مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔ ویسے ٹرانسمیٹر

چھپانے کا یہ آئیڈیا عمران کو پسند آیا تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"نہیں البتہ اگر تم چاہو تو ہم دونوں دو کروڑ روپے کما سکتے ہیں۔ سنو سی ایس میری ان لوگوں کے لیڈر سے بات ہو گئی ہے اگر تم لیبارٹری سے سائنسدان کو خفیہ طور پر نکال کر یہاں پہنچا سکو تو میں انہیں ساتھ لے کر نکل جاؤں گا اور مجھے دو کروڑ روپے مل جائیں گے جن میں سے ایک کروڑ تم لے لینا۔ ایک کروڑ میں لے لوں گا اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور ہم دونوں خاموشی سے نوکری چھوڑ کر ایکریمیا چلے جائیں گے اور باقی عمر عیش سے گزاریں گے"...... کرنل رائے نے کہا۔

"لیکن یہ لوگ تو دشمن ہیں۔ یہ رقم لیتے تھوئیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم جانتے تو ہو۔ میں آسانی سے مطمئن نہیں ہو سکتا اور میں مطمئن ہو گیا ہوں بحث مت کرو ورنہ سب ختم ہو جائے گا۔ آنے والی زندگی کو دیکھو۔ یہاں کیا ملتا ہے"...... کرنل رائے نے کہا۔

"اگر تم مطمئن ہو تو ٹھیک ہے۔ ویسے بھی اس وقت رات ہے میں اس سائنسدان کو خاموشی سے اٹھا کر تم تک پہنچا سکتا ہوں اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ پھر جلدی کرو جس قدر ممکن ہو سکے میں تمہارا انتظار کر

رہا ہوں"...... کرنل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پستول کے دستے کو دوبارہ مخصوص انداز میں پریس کرنا شروع کر دیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"شکر ہے کرنل شرما مان گیا ہے۔ ورنہ مسئلہ بن جاتا۔ لیکن میرے ساتھی کہاں ہیں"...... کرنل نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"ان کی لاشیں اوپر کمرے میں پڑی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ چلو رقم میں مزید حصہ دار ختم ہوگئے۔ میں کرنل شرما سے کہہ دوں گا وہ ان کی لاشیں غائب کرا دے گا"...... کرنل رائے نے کہا اور عمران اس کا جواب سن کر حیران رہ گیا کہ یہ انسان کس حد تک لالچی اور سفاک ہے۔

"یہاں سے ناپال جانے تک تم نے کیا پروگرام بنایا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"بڑا سیدھا سا پروگرام ہے پہلے یہاں سے نکل کر میں آپ لوگوں کو ایک خاص مقام پر لے جاتا جہاں مادام ریکھا کے آدمی موجود ہوں گے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا بلکہ ہم یہاں سے سیدھے کال گڑھ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے آپ لوگ آسانی سے ناپال کی سرحد میں داخل ہو جائیں گے"...... کرنل رائے نے جواب دیا۔

"کیا یہ سفر پیدل طے ہو گا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں سے کال گڑھ تک تو پیدل جانا ہو گا آگے جیپیں مل سکتی ہیں آپ فکر نہ کریں یہاں سے کال گڑھ کا ایک ایسا راستہ مجھے معلوم ہے جو انتہائی شارٹ اور محفوظ ہے"...... کرنل رائے نے کہا۔

"تم ہمارے ساتھ جاؤ گے تو یہاں پیچھے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ نہیں ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا ہے میں نے پہلے پلاننگ کر رکھی تھی۔ پہلے میرا خیال تھا کہ چیف شاگل فوراً ہی آپ لوگوں کو گولیوں سے اڑا دے گا لیکن وہ آپ لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ پھر مادام ریکھا کی کال آ گئی تو میں چیف شاگل سے باتھ روم کا بہانہ کر کے اٹھ گیا۔ میں نے مادام ریکھا کی کال وصول کی اور اسے یقین دلایا کہ اس کا کام ہو جائے گا۔ پھر اسی وقت صدر صاحب کی کال آ گئی کیونکہ چیف شاگل نے آپ لوگوں کے پاس آنے سے پہلے صدر صاحب کو کال کی تھی لیکن صدر صاحب کسی ضروری میٹنگ میں مصروف تھے۔ اس لئے شاگل نے پیغام چھوڑ دیا تھا۔ پھر جب میں باتھ روم سے باہر آیا تو ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔ میں نے سمجھا کہ ہو سکتا ہے کہ صدر صاحب آپ لوگوں کو یہاں سے پریذیڈنٹ ہاؤس لے جانے کا حکم دیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دیا اور پھر میرے خاص آدمی نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور وہاں موجود چار مسلح فوجیوں سمیت چیف شاگل کے

نائب وکرم سنگھ کو ہلاک کر دیا گیا اور آپ لوگوں کو فوری طور پر
زنجیروں سے آزاد کرا کر وہاں سے ایک خفیہ راستے سے نکال لیا گیا
اور پھر یہاں اوپر والے محفوظ کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ میں وہیں رہا تا کہ
کسی کو شک نہ پڑسکے۔ صدر صاحب نے چیف شاگل کو حکم دیا کہ وہ
آپ کو فوری طور پر ہلاک کرا دے اور پھر سب لاشیں پریذیڈنٹ
ہاؤس پہنچائی جائیں۔ چنانچہ چیف شاگل مجھ سمیت واپس آیا تو یہاں
نقشہ ہی بدلا ہوا تھا چیف شاگل تو غصے سے پاگل ہو گیا لیکن اسے
کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ لوگ کہاں گئے اور
یہاں کس نے واردات کی ہے۔ وہ سمجھا کہ آپ کا کوئی دوسرا گروپ
اس چکر میں ملوث ہے جس نے یہاں خفیہ حملہ کیا اور آپ لوگوں کو
چھڑا کر لے گیا۔ چیف شاگل نے بہت بھاگ دوڑ کی بہت شور مچایا
لیکن اسے کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا۔ مجھ پر اسے شک اس لئے نہ پڑسکا
تھا کہ میں مسلسل اس کے ساتھ تھا۔ ویسے بھی میں نے ان کے
ساتھ مل کر ارد گرد کا سارا علاقہ چیک کرایا لیکن ظاہر ہے آپ لوگ
کہاں مل سکتے تھے اور نہ ہی وہ خفیہ راستہ انہیں مل سکتا تھا۔ ویسے
بھی میں نے دیکھا ہے کہ وہ وکرم سنگھ بے حد ذہین آدمی تھا اسی لئے
تو میں نے وکرم سنگھ کا خاتمہ کرا دیا تھا پھر جب چیف شاگل نے صدر
صاحب کو دوبارہ کال کر کے آپ لوگوں کے انتہائی پراسرار انداز میں
نکل جانے کی رپورٹ دی تو صدر صاحب نے انہیں بڑے چوکنا اور
محتاط رہنے کے ساتھ ساتھ حکم دیا کہ اس بار آپ لوگوں کو وقت

ضائع کئے بغیر ختم کر دیں۔ ادھر چیف شاگل کو نجانے یہ خیال کیسے آ
گیا کہ آپ لوگوں کو یہاں سے نکالنے کا کام پاور ایجنسی کی مادام ریکھا
کے آدمیوں کا ہے۔ چنانچہ وہ آپ لوگوں کی چیکنگ کے لئے اس
ممنوعہ علاقے سے نکل کر مادام ریکھا کے پاس چلے گئے۔ میں نے
مادام ریکھا کو ٹرانسمیٹر کال پر ساری صورت حال بتا دی تو مادام ریکھا
نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو اس وقت تک باہر نہ نکالوں جب تک
چیف شاگل پوری طرح مطمئن ہو کر واپس نہ چلا جائے۔ چنانچہ آپ
لوگ وہیں پڑے رہے پھر جب چیف شاگل واپس آیا تو مادام ریکھا
نے مجھے کال کر کے مزید ہدایات دیں تو میں آپ لوگوں کو یہاں سے
نکالنے کے لئے آیا لیکن نجانے آپ لوگ کس طرح نہ صرف ہوش
میں آ چکے تھے بلکہ آپ لوگ آزاد بھی ہو گئے تھے۔ حالانکہ جس گیس
سے آپ لوگوں کو بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کا انٹی سونگھے بغیر آپ
کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتے تھے"۔ کرنل رائے نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو اور ہاں ایک بات میری سن لو کہ تم رقم
حاصل کر لینے کے بعد جلدی نوکری نہ چھوڑنا شاگل انتہائی خطرناک
آدمی ہے اسے لامحالہ تم پر شک ہو گا۔ اس لئے وہ کافی عرصہ تک
تمہاری چیکنگ کراتا رہے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر تم ملٹری انٹیلی
جنس میں رہ کر پاکیشیا کے لئے کام کرو تو تمہیں ہر ماہ پچاس لاکھ
روپے معاوضہ مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے کیا کرنا ہو گا"...... کرنل رائے نے چونک کر پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں ہر ماہ پچاس لاکھ ملنے پر تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"صرف معلومات مہیا کرنا ہوں گی لیکن مصدقہ اور حتمی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... کرنل رائے نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازے پر مخصوص انداز میں دستک کی آواز سنائی دی تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ یہ اندرونی دروازہ تھا جس کی دوسری طرف سے دستک دی جا رہی تھی۔ کرنل رائے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ سب سائیڈوں میں تیزی سے بڑھتے چلے گئے ان کے ہاتھوں میں موجود فوجیوں سے لی ہوئی مشین گنیں بھی موجود تھیں۔ عمران کرنل رائے کے ساتھ تھا۔ پھر ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھوں پر ایک ادھیڑ عمر آدمی لدا ہوا تھا۔ یہ بے ہوش تھا۔ اس نے بے ہوش آدمی کو تیزی سے زمین پر لٹا دیا۔

"کرنل شرما نے کہا ہے کہ آپ فوری طور پر یہاں سے روانہ ہو جائیں"...... اس بے ہوش آدمی کو لے کر آنے والے نے آہستہ سے کرنل رائے سے کہا اور تیزی سے واپس دروازے میں غائب ہو گیا

اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا تو عمران تیزی سے بے ہوش آدمی کی طرف بڑھا۔ یہ آدمی پہلو کے بل پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اسے سیدھا کیا تو وہ ڈاکٹر غوری تھا لیکن عمران اس پر جھک گیا اس نے اپنی انگلیوں سے باری باری اس کی دونوں آنکھوں کو کھول کر دیکھا۔ اسے دراصل خطرہ تھا کہ کہیں ڈاکٹر غوری کے میک اپ میں کسی اور آدمی کو نہ بھجوا دیا گیا ہو۔ اس لئے اس نے اس کی آنکھوں کو کھول کر دیکھا تھا کیونکہ اتنا تو اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ اگر میک اپ کریں گے بھی ہی تو چہرے کا ہی کریں گے۔ آنکھوں کی پتلیوں کی مخصوص بناوٹ اور ان میں موجود مخصوص انداز کے ڈوروں کو بدلنے کا خیال انہیں نہیں آ سکتا تھا اور عمران ڈاکٹر غوری کی آنکھوں کی مخصوص بناوٹ کو پہچانتا تھا اس لئے اس نے بے ہوش آدمی کی باری باری آنکھیں کھول کر دیکھیں اور اس کا دل بے اختیار سکون سے بھر گیا کیونکہ بے ہوش آدمی واقعی ڈاکٹر غوری تھا اور ڈاکٹر غوری کو لیبارٹری سے نکال کر لے جانا ہی ان کا مشن تھا۔

"تم اسے اٹھاؤ"...... عمران نے سیدھے ہو کر صفدر سے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر غوری کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔

"اب چلیں"...... کرنل رائے نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے ہمیں بتاؤ کہ یہ خفیہ راستہ کہاں جا کر نکلے گا اور وہاں کس قسم کے حالات ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ راستہ اس ممنوعہ علاقے سے باہر ویران پہاڑی علاقے میں جا کر نکلے گا، وہاں سے ہم پیدل کال گڑھ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے ناپال"...... کرنل رائے نے کہا۔

"مادام ریکھا کے آدمی کہاں موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا تو کرنل رائے بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ مادام ریکھا کے آدمی کہاں سے آ گئے"...... کرنل رائے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جن کے حوالے تم ہمیں کرنا چاہتے تھے وہ بہرحال باہر موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں وہ یہاں کیسے آ سکتے ہیں۔ چیف شاگل کو اگر ذرا بھی بھنک پڑ جائے تو وہ مادام ریکھا کو بھی گولی سے اڑا دے گا۔ وہ تو میرے آدمی آپ کو یہاں سے نکال کر خاموشی سے سوناپور میں ان کے ایک پوائنٹ پر پہنچا کر واپس آ جاتے اور پھر میں مادام ریکھا کو اطلاع کر دیتا اور وہ آپ لوگوں کو اس پوائنٹ سے بے ہوشی کے عالم میں اٹھوا لیتیں"...... کرنل رائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ چلو"...... عمران نے کہا اور کرنل رائے تیزی سے اس سرنگ کے دہانے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ سب اس کے پیچھے آگے بڑھتے چلے گئے۔ صفدر نے بے ہوش ڈاکٹر غوری کو اٹھایا ہوا تھا۔

"اسے بے ہوش کر کے کیوں لایا گیا ہے"...... اچانک جولیا نے عمران نے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"رازداری کی وجہ سے۔ ظاہر ہے ڈاکٹر غوری ان پر اعتماد نہ کر سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب تو اسے ہوش میں لے آیا جائے۔ صفدر کہاں تک اسے اٹھائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی نہیں جب ہم کھلے اور محفوظ علاقے میں پہنچ جائیں گے تب"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس سرنگ نما راستے کے دوسرے سرے کو کھول کر وہ باہر آ گئے۔ یہ راستہ کرنل رائے نے مخصوص انداز میں کھولا تھا۔ باہر ابھی رات کا اندھیرا موجود تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ جگہ وہاں سے کافی دور تھی جہاں سے وہ ایک کریک میں داخل ہوئے تھے اور پھر بے ہوش ہو کر پکڑے گئے تھے۔ کرنل رائے اس طرف جانے کی بجائے اس کی مخالف سمت میں چل پڑا اور پھر وہ سب اونچی نیچی چٹانوں میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے تھوڑی دیر بعد وہ اس ممنوعہ علاقے سے کافی دور پہنچ گئے لیکن اس دوران انہیں نہ کوئی فوجی نظر آیا اور نہ کوئی عام آدمی ملا تھا۔

"رک جاؤ۔ ہم مناسب فاصلے پر آ گئے ہیں۔ اب ڈاکٹر غوری کو ہوش میں لے آیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"ابھی خطرہ موجود ہے جناب۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک ویران

کیبن ہے۔ وہاں پہنچ کر رکیں گے"...... کرنل رائے نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے بعد ایک وادی میں لکڑی کا بنا ہوا ایک کیبن نظر آنے لگ گیا۔ کرنل رائے کا رخ اس کیبن کی طرف تھا۔

"ایک منٹ پہلے میرا آدمی جا کر اسے چیک کرے گا"...... عمران نے کرنل رائے سے کہا اور کرنل رائے سر ہلاتا ہوا رک گیا عمران کے اشارے پر تنویر تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر وہ محتاط انداز میں اس کیبن میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا اور اس نے ہاتھ ہلا کر انہیں اشارہ کیا تو عمران کے کہنے پر وہ سب تیزی سے اس کیبن کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کیبن صرف ایک بڑے کمرے پر مشتمل تھا اور خالی تھا۔

"ڈاکٹر غوری کو فرش پر لٹا دو اور اسے ہوش میں لے آؤ۔ اس کے سر پر موجود ابھار بتا رہا ہے کہ اسے سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ عام طریقے سے ہی ہوش میں آجائے گا"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کرنل آپ میرے ساتھ آئیں تاکہ ہم باقی راستے کے بارے میں ڈسکس کر لیں"...... عمران نے کرنل رائے سے کہا اور پھر اسے ساتھ لے کر وہ کیبن سے باہر آگیا۔ شاید وہ کرنل رائے کے سامنے ڈاکٹر غوری کے ہوش میں آنے کی کارروائی نہ کرنا چاہتا تھا۔

"اب بتاؤ۔ یہاں سے کال گڑھ کا کتنا فاصلہ ہے"۔ عمران

نے کرنل رائے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تقریباً چار گھنٹوں کا سفر ہے"...... کرنل رائے نے فاصلے کو وقت کے پیمانے میں تبدیل کرتے ہوئے کہا۔

"وہاں کال گڑھ میں کیا سلسلہ ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں ہمارا ایک آدمی پردیپ موجود ہے جو انتہائی با اعتماد آدمی ہے اس کے ذریعے ہم محفوظ پناہ گاہ بھی حاصل کر لیں گے اور پھر جیپیں اور راستہ جاننے والے ڈرائیور بھی۔ البتہ ان اخراجات کی ادائیگی آپ کو کرنا ہو گی۔ کرنل رائے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گارینٹڈ چیک کے ساتھ ہی ان اخراجات کی رقم نقد مل جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔ ویسے وہ کرنل رائے کے اس جواب سے نفسیاتی طور پر مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ وہ انتہائی لالچی طبیعت کا آدمی تھا۔ اس لئے ظاہر ہے اس کی اخراجات طلب کرنے کی بات نیچرل تھی۔ اگر وہ اخراجات طلب نہ کرتا تو یقیناً عمران کو شک پڑ سکتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب عمران کرنل رائے سمیت واپس کیبن میں داخل ہوا تو ڈاکٹر غوری کو نہ صرف ہوش آچکا تھا بلکہ عمران کے ساتھیوں نے اسے سچوئیشن بھی بتا دی تھی۔ اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"آپ ہی ٹیم کے لیڈر ہیں جناب"...... ڈاکٹر غوری نے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیڈر تو بہت بڑا اعزاز ہے ڈاکٹر غوری۔ ہم سب کا مشن آپ کو

یہاں سے نکال کر واپس پاکیشیا پہنچانا ہے اس لئے ہم سب ہی لیڈر ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب چلنا چاہیے میں چاہتا ہوں کہ دن کی روشنی پوری طرح نمودار ہونے سے پہلے ہم کال گڑھ پہنچ جائیں کیونکہ صبح ہوتے ہی ڈاکٹر غوری کی گمشدگی اعلیٰ حکام کے سامنے آ جائے گی"...... کرنل رائے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے اس کیبن سے باہر آگئے اور ایک بار پھر کرنل رائے کی رہنمائی میں سفر طے ہونے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں صرف ایک تنگ سا درہ تھا اور سب نے اس تنگ سے درے سے گزر کر ہی آگے جانا تھا۔ عمران نے تنویر کو ایک بار پھر پہلے کی طرح چیکنگ کے لئے بھجوایا اور پھر کلیئرنس کے اشارے پر وہ سب آگے بڑھے اور اس تنگ سے درے کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچ گئے اور پھر واقعی ساڑھے تین گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ کال گڑھ کے نواح میں پہنچ گئے۔

"آپ یہاں رکیں۔ میں اپنے آدمی کے پاس جا کر انتظامات کر لوں۔ ورنہ اتنے آدمیوں کا اکٹھے آبادی میں داخل ہونا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"...... کرنل رائے نے کہا۔

"تم کرنل رائے کے ساتھ جاؤ گے"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر کرنل رائے اور صفدر

تیزی سے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران باقی ساتھیوں اور ڈاکٹر غوری کے ساتھ وہیں رک گئے۔

"مجھے کرنل رائے کا رویہ سمجھ نہیں آ رہا۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ شخص دھوکہ دے گا"...... کیپٹن شکیل نے عمران کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کی بات سن کر باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے اس بات کا اندازہ ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ جس رازداری سے وہ کام لے رہا ہے وہ مشکوک ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ بھی اس معاملے میں خاصے محتاط ہیں لیکن اس کے باوجود کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن جب تک ہم ناپال کی سرحد میں داخل نہ ہو جائیں تب تک بہرحال اس کا ساتھ ضروری ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا تم ناپال پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دو گے جبکہ تم نے تو اسے مستقل سیکرٹ سروس کے مخبر کے طور پر کام کرنے کی پیشکش بھی کی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے اس لالچی آدمی کو ڈبل لالچ دینے کے لئے کہا تھا تاکہ اگر اس کے ذہن میں کوئی گڑبڑ ہو تو وہ ایسا ارادہ ترک کر دے۔ جہاں تک اس کے خاتمے کا تعلق ہے تو اس کا دارومدار اس ن

اپنی کارروائی پر ہو گا۔ اگر اس نے کہیں دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر اسے ختم بھی کیا جا سکتا ہے ورنہ اسے چیک بھی دیا جائے گا اور زندہ بھی رہنے دیا جائے گا کیونکہ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو ہمارے مشن کی تکمیل میں خاصا معاون ثابت ہوا ہے کیونکہ ڈاکٹر غوری کو لیبارٹری سے اس انداز میں باہر نکالنا ناممکن تھا"۔ عمران نے کہا۔

"میں تو سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے بلکہ سچ پوچھیں تو مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا"...... ڈاکٹر غوری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بعض اوقات حالات واقعات اس انداز میں پیش آتے ہیں کہ آدمی کو واقعی یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بھلا اب کون پہلے سوچ سکتا تھا کہ کرنل رائے اپنے ہی ملک کے خلاف سازش کرتے ہوئے ہمارا آلہ کار بن جائے گا۔ بہرحال اس سے کافرستان کو ایک فائدہ ضرور ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"فائدہ۔ کیسا فائدہ"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر ڈاکٹر غوری کو نکالنے کے لئے ہم کسی بھی انداز میں اس لیبارٹری میں داخل ہوتے تو پھر یقیناً اس لیبارٹری کو اسی طرح صحیح سلامت نہ چھوڑا جاتا"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ واقعی ان کی لیبارٹری تباہ ہونے سے بچ گئی ہے"۔ جو

نے ہنستے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا ہم اس طرح پیدل چلتے ہوئے ناپال میں داخل ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں یقیناً وہاں سخت چیکنگ کی جا رہی ہو گی۔ ہماری گمشدگی تو ایک طرف۔ ڈاکٹر غوری کے غائب ہونے پر یقیناً شاگل اور مادام ریکھا کے ساتھ ساتھ تمام اعلیٰ احکام بوکھلا گئے ہوں گے اور یہ بات تو طے ہے کہ ہم نے بہرحال ناپال میں ہی داخل ہونا ہے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر تقریباً پون گھنٹے بعد کرنل رائے اور صفدر واپس آئے۔ کرنل رائے نے یونیفارم اتار کر دوسرا عام لباس پہن رکھا تھا۔

"آیئے جناب تمام بندوبست ہو گیا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے تو لباس بھی تبدیل کر لیا ہے تاکہ کافرستان حکومت تک کسی فوجی کرنل کی نقل و حرکت کی رپورٹ نہ پہنچ سکے"...... کرنل رائے نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا اور پھر صفدر نے تفصیل بتائی کہ وہ کرنل رائے کے ساتھ آبادی سے ہٹ کر ایک خالی مکان میں گئے جہاں کوئی موجود نہ تھا۔ کرنل رائے نے کسی پردیپ سے فون پر بات کی اور پھر پردیپ خود وہاں آ گیا۔ کرنل رائے نے اسے اپنی ناپ کا لباس دو جیپیں اور ایسے ڈرائیور مہیا کرنے کا کہا جو ایسے راستوں سے واقف ہوں جہاں سے چیکنگ ہوئے بغیر کافرستان سے ناپال میں داخل ہوا جا سکتا ہو۔ چنانچہ پردیپ نے وہیں سے فون کر

کے سارا بندوبست کر لیا۔ میں نے ان ڈرائیوروں اور پردیپ سے گفتگو کی ہے۔ وہ واقعی ایسے راستوں سے واقف ہیں اس کے بعد ہم واپس یہاں آئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ کرنل رائے اور صفدر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ وہ مکان جو ان کی منزل تھا آبادی کے جنوبی حصے کی طرف بنا ہوا تھا اور آبادی سے کافی فاصلے پر تھا۔ وہاں واقعی دو جیپیں اور دو مقامی آدمی موجود تھے۔

"چلیئے جناب۔ ہم نے فوری نکلنا ہے"...... کرنل رائے نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب دونوں جیپوں میں سوار ہو گئے اور دونوں جیپیں آگے پیچھے چلتی ہوئی مکان سے نکلیں اور تیزی سے ایک تنگ اور دشوار راستے سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں۔ پھر کافی طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ جیسے ہی ایک درے سے گزرے پہلی جیپ میں سوار کرنل رائے نے مسرت بھرے انداز میں ناپال میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا اور جب جیپ کے ڈرائیور نے بھی اس کی بات کی تصدیق کر دی تو عمران سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جناب آگے ایک چیک پوسٹ ہے۔ اس سے بچ کر نکلنا ہے۔ وہاں چیکنگ کرائیں گے آپ"...... اچانک ڈرائیور نے کہا۔

"چیک پوسٹ۔ اوہ نہیں ہمارے پاس تو کاغذات نہیں ہیں"۔

عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کو کچھ فاصلہ پیدل طے کرنا پڑے گا۔ ہم تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم اس چیک پوسٹ کو کراس کر کے آگے آپ سے ملیں گے لیکن آپ کو یہ فاصلہ پیدل ہی طے کرنا ہو گا"۔ ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑے سے مزید سفر کے بعد دونوں جیپیں ایک سائیڈ پر رک گئیں۔

"کیا تمہیں پیدل چلنے کا راستہ معلوم ہے"...... عمران نے کرنل رائے سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میری تو ڈیوٹی ہی اسی سرحد پر رہی ہے میں نے سینکڑوں بار یہ راستہ استعمال کیا ہوا ہے"...... کرنل رائے نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے بہرحال یہ اطمینان تھا کہ وہ اب کافرستان کی بجائے ناپال میں ہیں۔ پھر کرنل رائے کی رہنمائی میں وہ سب پیدل چلنے لگے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی ایک موڑ مڑے اچانک اردگرد کی چٹانوں کے پیچھے سے پندرہ کے قریب افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے نمودار ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی سنبھلتے پورا علاقہ فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور اس گونج میں کرنل رائے کا فاتحانہ قہقہہ بھی شامل تھا۔

مادام ریکھا اور کاشی دونوں سوناپور کے اس مکان کے ایک کمرے میں موجود تھیں۔ یہاں مادام ریکھا نے کاپولی سے آکر اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ کاشی کو اس نے خصوصی طور پر کاپولی سے بلایا تھا اور اس وقت وہ دونوں کمرے میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین پڑی ہوئی تھی جس پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب لگے ہوئے تھے لیکن مشین بند تھی۔

"چیف شاگل تو پاگل ہو رہا ہو گا مادام"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں اس کی شکل اور حالت دونوں دیکھنے والی تھیں۔ اس نے اپنے آدمیوں سمیت سوناپور کے اس مکان کی تلاشی لی ہے جس میں میرا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس نے مجھ پر چڑھ دوڑنے کی کوشش کی لیکن جب میں نے اسے صدر صاحب سے بات کرنے کی دھمکی دی تو وہ

خاموش ہو گیا اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے سو فیصد یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے غائب ہونے میں میرے آدمیوں کا ہاتھ ہے لیکن اس کے پاس اس کا نہ کوئی ثبوت تھا اور نہ کوئی جواز۔ اس لئے آخرکار وہ واپس چلا گیا"...... مادام ریکھا نے ہنستے ہوئے اسے تفصیل بتائی۔

"ویسے کرنل رائے نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں سارا کام مکمل کیا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی کہ اس طرح شاگل کے ساتھیوں کی ہلاکت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان غائب بھی ہو سکتے ہیں"...... کاشی نے کہا۔

"وہ بے حد ذہین اور باصلاحیت ہے اور اب میں سوچ رہی ہوں کہ اس مشن کے بعد اسے صدر صاحب سے کہہ کر باقاعدہ پاور ایجنسی میں شامل کرا لوں گی"...... مادام ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن مادام یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ آخر کس طرح انہیں یہاں لے آئے گا"...... کاشی نے کہا۔

"اس نے تمام بندوبست کر رکھا ہے۔ تم دیکھنا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کس طرح بے ہوشی کے عالم میں ہمارے پاس پہنچائے گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اس بار آپ انہیں ہوش میں لے آنے اور ان سے گفتگو کرنے کے چکر میں نہ پڑیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر انہیں ہوش

آگیا تو وہ پھر نکل جائیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں اس بار میں انہیں فوری ہلاک کر دوں گی"...... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک سامنے پڑی ہوئی مشین میں جیسے زندگی دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو مادام ریکھا اور کاشی دونوں چونک پڑیں۔ مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ راجندر کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس مادام ریکھا اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا کرنل رائے کے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہنچا دیا ہے۔ اوور"۔ مادام ریکھا نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ مقررہ وقت گزر چکا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کافی دیر ہو گئی ہے لیکن ابھی تک نہ ہی یہ لوگ پہنچے اور نہ ہی کسی قسم کا رابطہ ہوا ہے۔ اوور"۔ راجندر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو گیا ہو گا بہرحال تم ہوشیار رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین آف کر دی۔

"کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو"...... کاشی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ہوئی بھی ہی تو کرنل رائے سنبھال لے گا۔ وہ انتہائی تیز اور ہوشیار آدمی ہے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ مزید گزر گیا لیکن رابطہ نہ ہوا تو مادام ریکھا کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"آپ کرنل رائے سے رابطہ کریں"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ نجانے وہ کس پوزیشن میں ہو اور کہاں ہو۔ کال چیک بھی ہو سکتی ہے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اچانک ایک بار پھر مشین سے ٹوں ٹوں آنا شروع ہو گئی تو مادام ریکھا نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مشین آن کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ رام دیال بول رہا ہوں مادام۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"تم رام دیال۔ کیا بات ہے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام کرنل رائے پانچ مردوں اور دو عورتوں کے ساتھ پہاڑی علاقے میں سفر کر رہا ہے ان میں سے ایک آدمی نے ایک آدمی کو کاندھے پر اس طرح اٹھایا ہوا ہے جیسے وہ بے ہوش ہے۔ ان کا رخ کال گڑھ کی طرف ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ان آدمیوں کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ بندھے ہوئے ہیں۔ اوور"...... مادام ریکھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام وہ آزاد بھی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی موجود ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔میں معلوم کرتی ہوں۔تم انہیں چیک کرتے رہو۔اوور اینڈ آل"...... مادام ریکھا نے کہا اور تیزی سے مشین کے کچھ بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے ایک بڑا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا تو اس کے اوپر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا پھر اچانک وہ بلب مسلسل جلنے لگا اور مادام ریکھا چونک پڑی لیکن اسی لمحے مشین سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر غوری کو فرش پر لٹا دو اور اسے ہوش میں لے آؤ۔اس کے سر پر موجود ابھار بتا رہا ہے کہ اسے سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔اس لئے یہ عام طریقے سے ہی ہوش میں آجائے گا"۔ایک آدمی بات کر رہا تھا اور اس کی آواز سن کر مادام ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں کیونکہ یہ عمران کی آواز تھی جسے وہ دونوں اچھی طرح پہچانتی تھیں۔ان دونوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"کرنل آپ میرے ساتھ باہر آئیں تاکہ باقی سفر کے بارے میں ڈسکس کر سکیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران کی آواز دوبارہ سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"اب بتاؤ یہاں سے کال گڑھ کا کتنا فاصلہ ہے"...... تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"تقریباً چار گھنٹوں کا سفر ہے"...... کرنل رائے کی آواز سنائی دی اور مادام ریکھا چونک پڑی۔

"وہاں کال گڑھ میں کیا سلسلہ ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں ہمارا ایک آدمی پردیپ موجود ہے جو انتہائی بااعتماد آدمی ہے اس کے ذریعے ہم محفوظ پناہ گاہ بھی حاصل کر لیں گے اور پھر جیپیں اور راستہ جاننے والے ڈرائیور بھی۔وہ بلب ایک بار پھر مسلسل جلنے کی بجائے بار بار جلنے بجھنے لگا اور مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کی ہی تھی کہ ایک بار پھر مشین جاگ اٹھی اور اس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔رام دیال کالنگ۔اوور"...... رام دیال کی آواز سنائی دی۔

"یس مادام ریکھا اٹنڈنگ یو۔اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔کرنل رائے اور اس کے ساتھ چلنے والے پہاڑیوں میں موجود ایک کیبن میں چلے گئے ہیں۔اوور"...... رام دیال نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب تم نے یہ چیکنگ کرنی ہے کہ کال گڑھ میں پردیپ کے اڈے پر پہنچنے تک شاگل یا فوجی تو انہیں چیک نہیں کر رہے۔اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین آف کر دی اور پھر تیزی سے مشین کے

مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

" ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور "...... مادام ریکھا نے کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس پردیپ اٹنڈنگ یو۔ اوور "...... چند لمحوں بعد بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پردیپ کرنل رائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے ساتھ تمہاری طرف آ رہا ہے پہلے تو تمہارے ساتھ یہی پروگرام طے ہوا تھا کہ پاور ایجنسی کے آدمی انہیں بے ہوشی کے عالم میں تمہارے پاس لے آئیں گے لیکن شاید حالات بدل جانے کی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکا اور اب کرنل رائے انہیں یہ کہہ کر تمہارے پاس لے آ رہا ہے کہ تمہاری مدد سے وہ ناپال کی سرحد میں داخل ہو سکیں۔ اوور "۔ مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

" پھر مادام میں نے کیا کرنا ہے۔ اوور "...... پردیپ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" تم نے ان کے ساتھ اس انداز میں پیش آنا ہے کہ انہیں کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ یہ حد درجہ ہوشیار اور تیز لوگ ہیں اور اگر انہیں معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر کرنل رائے بھی ہلاک ہو جائے گا اور تم بھی اور اس کے ساتھ ہی یہ لوگ پھر غائب ہو جائیں گے۔ اس لئے تم نے کرنل رائے کے ساتھ اس انداز میں ڈیلنگ کرنی ہے

جیسے تمہارا تعلق پاور ایجنسی کے ساتھ نہ ہو بلکہ تم کرنل رائے کے آدمی ہو اور انہیں بے شک جیپوں میں سوار کر کے سپیشل دے کے ذریعے ناپال لے جانا۔ لیکن اپنے ڈرائیوروں کو بتا دینا کہ وہ انہیں ٹی ایس پوائنٹ پر چیک پوسٹ کا کہہ کر پیدل چلنے پر مجبور کر دیں۔ وہاں میرے آدمی موجود ہوں گے۔ وہ انہیں خود ہی کور کر لیں گے۔ اوور "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یس مادام آپ کے احکامات کی مکمل تکمیل ہو گی۔ اوور "۔ پردیپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ خیال رکھنا جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہونا چاہئے۔ میرے آدمی ٹی ایس پوائنٹ پر انہیں ہلاک کرنے کے لئے موجود ہوں گے لیکن تم نے کسی قسم کی نہ کوئی مشکوک حرکت کرنی ہے اور نہ ہی مشکوک بات کرنی ہے تاکہ یہ لوگ مشکوک نہ ہوں اور سیدھے ہمارے جال میں آ پھنسیں۔ اوور "...... مادام ریکھا نے کہا۔

" یس مادام۔ ایسا ہی ہو گا۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین آف کر دی اور ایک بار پھر مشین پر موجود مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور "...... مادام ریکھا نے ایک بار پھر بٹن پریس کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

" یس۔ راجندر اٹنڈنگ یو۔ اوور "...... دوسری طرف سے راجندر کی آواز سنائی دی۔

"راجندر تمام پلان بدل گیا ہے۔ کرنل رائے اپنے پلان پر عمل نہیں کر سکا۔ اس لئے اب وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تمہارے حوالے کرنے کی بجائے کال گڑھ میں پردیپ کے پاس لے جا رہا ہے۔ میں نے پردیپ کو ہدایات دے دی ہیں۔ وہ پاور ایجنسی کی بجائے اپنے آپ کو کرنل رائے کا آدمی ظاہر کرے گا اور بغیر کوئی مشکوک حرکت کئے وہ ان لوگوں کو جیپوں کے ذریعے کافرستان سے ناپال کی سرحد میں لے جائے گا تاکہ یہ لوگ ہر لحاظ سے مطمئن ہو جائیں لیکن پھر چیک پوسٹ کی بات کر کے انہیں پیدل ٹی ایس پوائنٹ پر لے جایا جائے گا۔ تم اپنے آدمیوں سمیت فوری طور پر ٹی ایس پوائنٹ پر پہنچ جاؤ۔ جانتے ہو ناں ٹی ایس پوائنٹ کو۔ اوور"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام کانارو پہاڑی کو ٹی ایس پوائنٹ کہا جاتا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ تم نے وہاں چٹانوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھنا ہے۔ کسی صورت بھی ان لوگوں کو شک نہیں پڑنا چاہئے۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ جن کی تعداد کرنل رائے سمیت آٹھ ہے جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ سامنے آئیں ان پر اچانک فائر کھول دینا۔ کرنل رائے کو بھی ساتھ ہی ہلاک کر دینا۔ اور سنو۔ اچانک فائرنگ کھول دینا تاکہ ان میں سے کوئی سنبھلنے نہ پائے اور پھر ان کی لاشیں واپس لے آنا اور مجھے اطلاع دے دینا۔ اوور"۔۔۔۔ مادام ریکھا نے

کہا۔

"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"۔۔۔۔ راجندر نے کہا اور مادام ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ ٹی ایس پوائنٹ کیا ناپال میں ہے"۔۔۔۔ کاشی نے پوچھا۔

"نہیں۔ کافرستان میں ہے دراصل سرحدی پٹی یہاں سے گھوم کر جاتی ہے اس لئے گو عمران اور اس کے ساتھی پہلے ناپال میں داخل ہو جائیں گے لیکن جب وہ گھوم کر کانارو پہاڑی پر پہنچیں گے تب وہ کافرستان میں ہوں گے یہ ایسی جگہ ہے جہاں سے ان میں سے کوئی بچ کر نہیں جا سکتا اور وہاں کسی قسم کی کوئی مداخلت بھی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے اس پوائنٹ کا انتخاب کیا ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی پوری طرح مطمئن ہوں کہ وہ کافرستان کی بجائے ناپال کی سرحد میں ہیں اور یہاں ان پر کسی قسم کا حملہ نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ مادام ریکھا نے جواب دیا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان انتہائی جوشیلے انداز میں اندر داخل ہوا تو کرسی پر بیٹھا ہوا شاگل بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے

"یہ کیا طریقہ ہے۔ نانسنس۔ کیوں آئے ہو اس طرح"۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ دراصل ایک ایسی کال ٹریس ہوئی ہے باس کہ میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹریس ہو گئے ہیں"۔ آنے والے نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ کہاں ہیں۔ کہاں ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ کہاں ہیں وہ"۔ شاگل نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"باس ایک کال کیچ ہوئی ہے۔ میں نے اسے ٹیپ کر لیا ہے آپ

سن لیں"۔ آنے والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈبے کو میز پر رکھا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"...... ڈبے کا بٹن پریس ہوتے ہی مادام ریکھا کی آواز کمرے میں گونج اٹھی اور شاگل جو اب دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یس راجندر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں کے وقفے کے بعد ڈبے میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجندر تمام پلان بدل گیا ہے"...... مادام ریکھا نے کہنا شروع کیا اور پھر جیسے جیسے وہ راجندر سے بات کرتی گئی شاگل کے چہرے کا رنگ بدلتا چلا گیا اور پھر جب اوور اینڈ آل کے الفاظ کے بعد کال ختم ہوئی تو آنے والے نوجوان نے ڈبے کا بٹن آف کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ سلسلہ ہے۔ یہ کرنل رائے اس سے ملا ہوا تھا نانسنس۔ میں اس کا عبرتناک حشر کروں گا۔ نانسنس لیکن تم نے کیسے کال کیچ کی۔ کیا اس سے پہلے ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ یہ کال تو بتا رہی ہے کہ پہلے بھی ان کے درمیان گفتگو ہوتی رہی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"باس پہلے ہم کوئی کال کیچ نہ کر سکے۔ میں نے وہاں کے ایک ملازم کو بھاری رقم دے کر اس سے معلومات کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ مادام ریکھا نے خصوصی طور پر کراس رینج سسٹم ٹرانسمیٹر مشین منگوا کر اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ اور وہ اس پر گفتگو کرتی ہے۔

چنانچہ اس اطلاع کے بعد ہم نے اسے ٹریس کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ ہم اندازے سے مختلف فریکوئنسز ایڈجسٹ کرتے رہے پھر اچانک ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ ہو گئی اور یہ کال کیچ ہو گئی"...... آنے والے نوجوان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب کال گڑھ پر چھاپہ مارنا ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"باس میرا خیال ہے کہ کال گڑھ کی بجائے ہم بھی ٹی ایس پوائنٹ پر کارروائی کریں کیونکہ جب تک ہم کال گڑھ پر آدمی پہنچائیں گے وہ لوگ وہاں سے نکل جائیں گے"...... آنے والے نے کہا۔

"لیکن وہاں تو پاور ایجنسی کے آدمی ہوں گے"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ انہیں تو معلوم نہیں ہو گا کہ ہمیں ان کے پلان کا علم ہے۔ ہم ان سے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے اور اس انداز میں چھپ جائیں گے کہ جیسے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھولیں گے ہمارے آدمی ان پر فائر کھول دیں۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ پاور ایجنسی کا گروپ بھی مارا جائے گا اور اس طرح صدر صاحب کو یقین ہو جائے گا کہ ان کی گمشدگی میں پاور ایجنسی کا ہاتھ تھا۔ اس طرح مادام ریکھا غدار قرار دے دی جائے گی

اور پھر اس کا کورٹ مارشل ہو گا ورنہ کسی نے یقین نہیں کرنا"۔ آنے والے نوجوان نے کہا۔

"ارے ہاں، ویری گڈ۔ ویری گڈ شنکر۔ ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ ویری گڈ"...... شاگل نے فوراً کہا تو شنکر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں تو آپ کا خادم ہوں جناب۔ آپ کی قدر شناسی ہے کہ آپ میری تعریف کر رہے ہیں ورنہ اس تعریف کے قابل تو آپ ہیں جناب"۔ شنکر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ آج سے تم میرے نمبر ٹو ہو میں پریشان تھا کہ وکرم سنگھ کی ہلاکت کے بعد کسے نمبر ٹو بناؤں لیکن تم تو وکرم سنگھ سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ ویری گڈ۔ تو پھر فوراً ایسا انتظام کرو کہ آخری لمحے تک کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور ہم ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں"...... شاگل نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی شنکر کو نمبر ٹو بنا دیا۔

"یہ بھی آپ کی قدر شناسی ہے جناب"...... شنکر نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اب جا کر انتظامات کرو اور سنو اگر تم نے کامیابی حاصل کر لی تو میں تمہیں نمبر ٹو کی بجائے ڈپٹی چیف بنا دوں گا۔ جاؤ جب تمام انتظامات ہو جائیں تو مجھے اطلاع دو میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا"۔ شاگل نے کہا۔

"باس مادام ریکھا نے آپ کی نگرانی کا کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہو گا۔ اس لئے اگر آپ باہر گئے تو اسے اطلاع مل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ ایک بار پھر اپنا پلان بدل دے۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ میں بے داغ طریقے سے کام کروں گا"...... شکر نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ جاؤ اور جیسے ہی کامیابی ہو مجھے اطلاع دینا"...... شاگل نے کہا اور شکر سلام کر کے مڑا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

"ریکھا تم نے شیر کے منہ سے شکار چھیننے کی کوشش کی ہے۔ میں تمہیں عبرت کی مثال بنا دوں گا"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے باقی رات گزر گئی اور صبح ہونے کے قریب ہو گئی لیکن شکر کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو شاگل کو شکر پر غصہ آنے لگا لیکن پھر اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور شاگل نے جھپٹ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شکر کالنگ۔ اوور"...... شکر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں مر گئے ہو تم ابھی تک کال نہیں کی تھی نانسنس اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس میں انتظامات میں مصروف تھا اور میں چاہتا تھا کہ تمام انتظامات کر کے آپ کو اطلاع دوں۔ اوور"...... شکر کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا انتظامات کئے ہیں تم نے۔ جلدی بولو۔ اوور"...... شاگل نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"باس ہمارے دس مسلح آدمی ایسی جگہوں پر چھپے ہوئے ہیں کہ جہاں سے وہ آسانی سے پاور ایجنسی کے آدمیوں کو کور کر سکتے ہیں میں ان کے ساتھ ہوں اور باس پاور ایجنسی کے بارہ مسلح افراد ہمارے سامنے چٹانوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے موجود ہیں اور باس عمران اور اس کے ساتھی بھی اب اس پوائنٹ پر پہنچنے والے ہیں۔ اوور"...... شکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خیال رکھنا فوری طور پر فائر کھول دینا انہیں معمولی سا بھی وقفہ نہ دینا ورنہ وہ نکل جائیں گے کسی کو بھی بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... شکر نے کہا۔

"او کے۔ جیسے ہی مشن مکمل ہو مجھے فوراً اطلاع دینا۔ میں سپیشل ہیلی کاپٹر پر پہنچ جاؤں گا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... شکر نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اسے یقین تھا کہ شکر کامیاب رہے گا اور پھر اس بار وہ نہ صرف عمران اور اس

کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا بلکہ ساتھ ہی مادام ریکھا پر بھی
غداری کا الزام آجائے گا اور اس طرح اس کا بھی ہمیشہ کے لئے خاتمہ
ہو جائے گا۔اس نے ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی کرنل رائے اور ڈاکٹر غوری کے ساتھ
انتہائی اطمینان سے پیدل چلتے ہوئے اونچی نیچی پہاڑی چٹانوں پر آگے
بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ان سب کے چہروں پر اطمینان تھا کیونکہ وہ
کافرستان سے اب ناپال میں داخل ہو چکے تھے اور ظاہر ہے کہ ناپال
میں انہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہ ہو سکتا تھا کہ اچانک وہ بے
اختیار رک گئے جب انہوں نے چٹانوں کے پیچھے سے دس مسلح افراد
کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا۔چونکہ وہ ذہنی طور پر مطمئن تھے اس
لئے گنیں سیدھی کرنے کا ایکشن بہرحال چند سیکنڈ لیتا تھا اور اتنا وقفہ
انہیں چونکانے کے لئے کافی تھا۔چنانچہ عمران اور اس کے ساتھیوں
نے گو اپنی طرف سے انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کیا لیکن اس کے باوجود
جب تک وہ اوٹ لیتے ان پر فائر کھل چکا تھا اور فائرنگ کے پیدا
ہونے والے اس یکلخت شور کے ساتھ ہی صالحہ اور ڈاکٹر غوری کی

چیخیں بھی شامل ہو گئیں تھیں۔ ڈاکٹر غوری صفدر کے قریب تھا اور گو صفدر نے اوٹ میں چھلانگ لگاتے ہوئے ڈاکٹر غوری کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹ لیا تھا لیکن ظاہر ہے ڈاکٹر غوری کا ایکشن اس قدر تیز نہ ہو سکتا تھا جتنا صفدر کا تھا۔ اس لئے صفدر کے گھسیٹے جانے کے باوجود وہ گولی کا شکار ہو گئے تھے۔ صالحہ اس وقت ایک چھوٹی سی چٹان پر چڑھی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ براہ راست گولی کی زد میں آ گئی اور چیختی ہوئی الٹ کر چٹان کے پیچھے جا گری تھی اس کے ساتھ ہی کرنل رائے کا فاتحانہ قہقہہ بھی گونج اٹھا تھا اور کرنل رائے کے اس فاتحانہ قہقہے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ذہنی اور لاشعوری طور پر منجمد کر دیا تھا کیونکہ کرنل رائے کے اس قہقہے کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ انہیں کور کرنے والے اس کے آدمی ہیں اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو باقاعدہ ٹریپ کیا ہے لیکن ابھی کرنل رائے کا فاتحانہ قہقہہ ختم نہ ہوا تھا کہ اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور تڑپنے لگا چونکہ اس نے حملہ آوروں کے مقابل کوئی اوٹ نہ لی تھی اس لئے گولیوں نے اسے چھلنی کر دیا تھا۔ یہ سب کچھ صرف چند سیکنڈ میں وقوع پذیر ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے جوابی فائر کھول دیئے تھے اور اس بار حملہ آوروں کی چیخیں فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ شامل ہو گئی تھیں۔ حملہ آور چونکہ اس اطمینان کے ساتھ نمودار ہو گئے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اطمینان کی وجہ سے جوابی حملے کا

موقع نہ مل سکے گا اور وہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ اس لئے وہ بالکل سامنے آ گئے تھے۔ اور نتیجہ یہ کہ پہلے ہی جوابی راؤنڈ میں ان کے آٹھ آدمی گر گئے جبکہ دو نے چھلانگیں لگا کر اوٹ لے لی لیکن وہ عمران اور تنویر کے نشانے پر تھے۔ ان دونوں نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر ان دونوں حملہ آوروں کا بھی خاتمہ کر دیا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ بند ہو گئی۔ فائرنگ بند ہوتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس طرف چھلانگ لگائی جس طرف صالحہ گری تھی اور وہیں قریب ہی صفدر اور ڈاکٹر غوری بھی موجود تھے لیکن جیسے ہی عمران نے چھلانگ لگائی یکلخت اوپر کی چٹان سے فائر ہوا اور گولی عمران کی ٹانگ کے اس قدر قریب سے گزری کہ عمران کو اپنی ٹانگ پر اس کی رگڑ کا باقاعدہ احساس ہوا۔ لیکن دوسرے فائر سے پہلے عمران ایک چٹان کی اوٹ لے چکا تھا۔

"ابھی دشمن موجود ہیں۔ کوئی سامنے نہ آئے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اس بار اس پر فائر ہوا لیکن اس کے ساتھ ہی دائیں طرف سے فائر ہوا اور اوپر کی چٹان سے انسانی چیخ سنائی دی۔ یہ فائرنگ جولیا کی طرف سے ہوئی تھی اور اس چیخ کے بلند ہوتے ہی اوپر کی چٹان سے یکلخت ان پر فائرنگ شروع ہو گئی لیکن عمران دوسری چھلانگ کے ساتھ ہی اس چٹان کے پیچھے پہنچ چکا تھا جہاں صالحہ ہٹ ہو کر گری تھی لیکن وہاں تنویر پہلے سے موجود تھا اور صالحہ بھی اٹھ کر بیٹھی ہوئی

تھی۔ اس کے بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی لیکن پٹی کے باوجود خون ابھی تک رس رہا تھا۔

"ہڈی تو نہیں ٹوٹی"...... عمران نے قریب جا کر صالحہ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ گولی گوشت کو پھاڑتی ہوئی نکل گئی ہے۔ تنویر نے پٹی باندھ دی ہے۔ آپ کے اس انداز میں آنے کا شکریہ۔ میں ٹھیک ہوں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک خون رس رہا ہے لیکن حوصلہ رکھنا۔ ابھی یہ مشکل مرحلہ ختم ہو جاتا ہے پھر میں باقاعدہ پٹی کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور اب وہ اس چٹان کے پیچھے پہنچ گیا جہاں صفدر اور ڈاکٹر غوری موجود تھے۔ ڈاکٹر غوری چٹان سے پشت لگائے ٹانگیں سیدھی کئے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی ران پر کپڑے کی پٹی بندھی ہوئی تھی جبکہ صفدر سامنے کے رخ فائرنگ میں مصروف تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں ڈاکٹر غوری"...... عمران نے ڈاکٹر غوری سے کہا جو آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا لیکن غوری نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ڈاکٹر غوری بے ہوش ہیں عمران صاحب۔ لیکن خطرے کی بہرحال کوئی بات نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں اطرف سے فائرنگ جاری تھی لیکن دونوں فریق ہی چٹانوں کی اوٹ میں تھے۔

"تنویر اور صفدر تم دونوں ان کے عقب میں جاؤ۔ میں یہاں کا محاذ سنبھالتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر نے فائرنگ بند کی اور پھر تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔ عمران وقفے وقفے سے فائر کر رہا تھا کیونکہ ان کے پاس فالتو میگزین موجود نہ تھے۔ یہ گنیں چونکہ انہوں نے کرنل رائے کے فوجیوں سے حاصل کی تھی اس لئے ان میں جو میگزین موجود تھا وہی ان کے پاس تھا جبکہ ظاہر ہے حملہ آور ہر لحاظ سے تیار ہو کر آئے ہوں گے۔ اس لئے وہ مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔ عمران حیران تھا کہ پہلا گروپ اگر کرنل رائے کا ساتھی تھا تو یہ دوسرا گروپ کون ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں کرنل رائے کی ہلاکت کا منظر بھی موجود تھا۔ جس بے دریغ انداز میں اس پر فائر کیا گیا تھا اس کے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ گروپ کرنل رائے کا ساتھی نہ تھا لیکن پھر کیا کرنل رائے کو غلط فہمی ہوئی تھی یا یہ دوسرا گروپ ہے لیکن ان لوگوں نے اس وقت تو فائر نہ کھولا تھا جب تک پہلا گروپ مکمل طور پر ختم نہ ہو گیا تھا۔ ویسے عمران یہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ صالحہ کو دیکھنے کے لئے اچانک چھلانگ نہ لگاتا تو یقیناً یہ دوسرا گروپ پہلے سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتا۔ کیونکہ اس کے ساتھی تو حملہ آوروں کے خاتمے کا تصور لے کر سامنے آجاتے اور اس طرح وہ یقینی طور پر مارے جاتے لیکن عمران کی اس چھلانگ کی وجہ سے انہوں نے اس پر فائر کھول دیا تھا اور اس طرح یہ دوسرا گروپ بھی سامنے آگیا تھا۔

صفدر اور تنویر چٹانوں کے پیچھے غائب ہو چکے تھے۔ اب جولیا عمران
اور کیپٹن شکیل تینوں وقفے وقفے سے ان پر فائرنگ کر رہے تھے کہ
اچانک بائیں طرف سے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی
دیں اور عمران چونک پڑا لیکن چیخنے والوں کی آوازیں بہرحال صفدر
اور تنویر کی نہیں تھیں اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ یقیناً صفدر اور
تنویر کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں پہنچ رہے
ہوں گے اور اس طرح ان کا صفدر اور تنویر سے ٹکراؤ ہو گیا ہو گا۔
چیخوں کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی تھی اور اس طرف خاموشی
طاری ہو گئی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد ہی فضا فائرنگ اور انسانی چیخوں
سے گونج اٹھی یہ فائرنگ اب ان چٹانوں کے عقب میں ہو رہی تھی
اور پھر چند لمحوں بعد ہی فائرنگ ختم ہو گئی۔

"جلدی آؤ۔ صفدر شدید زخمی ہو گیا ہے" اچانک تنویر نے
ایک چٹان پر چڑھتے ہوئے چیخ کر کہا تو عمران چٹان کی اوٹ سے نکل
کر دوڑتا ہوا اس کی طرف کو بڑھنے لگا جہاں تنویر موجود تھا۔ جولیا اور
کیپٹن شکیل بھی چٹان کی اوٹ سے نکل کر دوڑ پڑے۔ صفدر زمین پر
پشت کے بل لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سینے میں دو گولیاں لگی تھیں اور وہ
اس انداز میں سانس لے رہا تھا جیسے اس کی سانس اکھڑ رہی ہو۔

"کیپٹن شکیل گولیاں نکالو میں سانس ٹھیک کرنے کی کوشش
کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
گھٹنوں کے بل بیٹھ کر صفدر پر جھک گیا۔ اس کے منہ سے منہ ملا

کر مخصوص انداز میں اس کے منہ کے اندر سانس پھونکنا شروع کر
دی جبکہ کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے ساتھ بیٹھ کر صفدر کی
قمیص پھاڑی اور پھر اس کے زخم کے گرد دو انگلیاں رکھ کر اس نے
انہیں وقفے وقفے سے مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا اور چند
لمحوں کے بعد ایک خون آلود گولی کا سرا باہر آ گیا۔ کیپٹن شکیل نے
چٹکی سے گولی پکڑی اور اسے کھینچ کر باہر پھینک دیا جبکہ دوسری گولی
ایک پسلی کو توڑتی ہوئی سائیڈ سے نکل گئی تھی۔ تنویر نے اس
دوران اپنی قمیص پھاڑی اور اس کی پٹیاں بنانا شروع کر دیں جبکہ
عمران وقفے وقفے بار بار صفدر کے منہ سے منہ ملا کر اندر سانس
پھونک رہا تھا۔ گولی نکال لینے کے بعد کیپٹن شکیل اور تنویر نے مل
کر صفدر کے زخموں پر پٹیاں باندھ دیں۔

"ادھر قریب تلاش کرو اگر پانی مل جائے۔ جلدی کرو"۔ عمران
نے تیز لہجے میں کہا۔

"ادھر ہے ایک چھوٹا سا چشمہ۔ میں لے آتا ہوں پانی"۔۔۔۔ تنویر
نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے چٹانیں پھلانگتا ہوا ایک طرف غائب ہو
گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر
ان میں پانی بھرا ہوا تھا جو اس کی انگلیوں سے بہہ رہا تھا لیکن اس کے
باوجود اس نے کافی پانی روک لیا تھا۔ عمران نے صفدر کے جبڑے
بھینچے تو تنویر نے پانی کی دھار صفدر کے منہ میں ڈالنا شروع کر دی۔
پانی صفدر کے حلق سے نیچے اترتے ہی صفدر کی تیزی سے ڈوبتی ہوئی

نبض بحال ہونے لگ گئی۔

"اور پانی لے آؤ۔ جلدی جاؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر ایک بار پھر دوڑتا ہوا اس طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس دوران صفدر کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر مخصوص انداز میں مالش کر رہی تھی تاکہ صفدر کے جسم میں حرارت کسی حد تک قائم رہے۔ پھر تنویر جب دوبارہ واپس آیا تو اسی لمحے صالحہ بھی وہاں پہنچ گئی۔

"اوہ۔ اوہ ویری سیڈ۔ یہ بچ تو جائے گا ناں"...... صالحہ کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

"اللہ اپنا فضل کرے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر صفدر کے جبڑے بھینچے اور تنویر نے ہاتھوں کے بنے ہوئے پیالے میں موجود پانی صفدر کے کھلے ہوئے منہ میں ڈال دیا۔ عمران نے صفدر کی نبض پکڑ لی۔

"کہاں ہے چشمہ جہاں سے پانی لے آتے ہو"...... عمران نے تنویر سے پوچھا۔

"یہاں سے قریب ہی ہے۔ کیوں۔ اور لے آؤں پانی"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں اسے وہاں لے جانا ہو گا۔ اب یہ اس قابل ہو گیا ہے کہ وہاں تک پہنچ سکے۔ اصل مسئلہ اس کے زخموں سے مسلسل بہنے والے خون کا ہے۔ اس کا بہاؤ بند کرنا ضروری ہے۔ اٹھاؤ اسے مگر احتیاط سے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں نے

مل کر صفدر کو ہاتھوں پر اٹھایا اور پھر وہ آہستہ آہستہ اور احتیاط سے آگے بڑھتے ہوئے اس چشمے تک پہنچ گئے۔ یہ انتہائی چھوٹا چشمہ تھا لیکن بہرحال اس میں سے پانی نکل رہا تھا۔ صفدر کو چشمے کے قریب لٹا دیا گیا اور پھر عمران اور کیپٹن شکیل نے مل کر پانی صفدر کے زخموں پر ڈالنا شروع کر دیا اور تیزی سے بہتا ہوا خون آہستہ آہستہ بند ہوتا چلا گیا۔

"تنویر۔ ڈاکٹر غوری وہاں بے ہوش پڑا ہے۔ اسے بھی اٹھا لاؤ۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہلاک ہو جائے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گولی مارو اسے۔ پہلے صفدر کے بارے میں تفصیل بتاؤ"۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ اللہ کا فضل ہو گیا ہے البتہ اور چند لمحے اسے فرسٹ ایڈ نہ ملتی تو شاید بڑا حادثہ ہوتا"۔ عمران نے جواب دیا تو تنویر کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے"...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ صفدر کو ہوش کیوں نہیں آ رہا"...... صالحہ کے لہجے میں ابھی تک پریشانی موجود تھی۔

"خوش ذوق آدمی ہے۔ ظاہر ہے تمہارا چہرہ دیکھنے کے بعد خوش

ذوق آدمی کو ہوش کہاں رہ سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ یہ وقت ہے ایسی باتیں کرنے کا".... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری ابھی میں صفدر کی طرح خوش ذوق نہیں ہوا۔ اس لئے ہوش میں ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ بے اختیار مسکرا دی جبکہ جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اسی لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور عمران کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ صفدر کی حالت اب واقعی خطرے سے باہر ہو گئی تھی اسی لمحے تنویر ڈاکٹر غوری کو اٹھائے وہاں آ گیا۔ ڈاکٹر غوری بدستور بے ہوش تھا۔

"کیپٹن شکیل تم ڈاکٹر غوری کو ہوش میں لے آؤ۔ میں ذرا ماحول کو چیک کر لوں"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا اور خود تیزی سے چٹانیں پھلانگتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں دوسرے گروپ کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ابھی عمران آخر تک پہنچا ہی تھا کہ ایک چٹان کی اوٹ سے اسے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے اس طرف مڑ گیا۔ یہ ایک نوجوان تھا جو شدید زخمی تھا اور نیم بے ہوشی کے عالم میں تھا۔ عمران نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں اس کے سینے کی مالش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد ہی اس نوجوان نے آنکھیں کھول دیں۔

"پپ۔ پپ۔ پانی"...... اس نوجوان کے منہ سے رک رک کر نکلا تو عمران نے اسے اٹھا کر مخصوص انداز میں کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کون ہے"...... اس کے ساتھیوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مخالف گروپ کا آدمی ہے۔ یہ اگر بچ جاتا ہے تو اس سے حالات معلوم ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے پر لدے ہوئے نوجوان کو زمین پر لٹایا اور پھر اس کے کہنے پر نہ صرف اسے پانی پلایا بلکہ اس کے زخموں پر بھی ڈالنا شروع کر دیا تاکہ خون کا بہنا بند ہو جائے۔ اس کے پہلو میں گولیاں لگی تھیں اور زخموں کی پوزیشن ایسی تھی کہ گولیاں نکالی نہ جا سکتی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان پوری طرح ہوش میں آ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پوچھا۔

"شکر۔ میرا نام شکر ہے۔ تم کون ہو۔ کیا عمران ہو یا پاور ایجنسی کے آدمی ہو"...... نوجوان نے رک رک کر کہا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے اس کا مطلب تھا کہ یہ دونوں گروپ علیحدہ علیحدہ تنظیموں سے منسلک تھے۔

"تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں چیف شاگل کا نمبر ٹو ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"اس کا نمبر نو تو دکرم سنگھ تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ اب میں نمبر نو ہوں۔ تم کون ہو۔" شکر نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے جواب دیا تو شکر نمایاں طور پر چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم زندہ بچ گئے ہو۔ دونوں گروپس کی فائرنگ کے باوجود۔ تم واقعی خوش قسمت ہو"...... شکر نے آہستہ سے کہا البتہ اس کے لہجے میں گہری مایوسی تھی۔

"تمہیں بھی بچایا جا سکتا ہے شکر۔ کیونکہ تم اور ہم دونوں ہی ہم پیشہ ہیں۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس سے متعلق ہو اور ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے۔ بشرطیکہ تم مجھے بتاؤ کہ سارا کھیل کس طرح کھیلا گیا ہے"...... عمران نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے بچا لو۔ پلیز۔ میں مرنا نہیں چاہتا"...... شکر نے رک رک کر لیکن انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے شکر۔ لیکن ہم بہرحال اپنی سی کوشش ضرور کریں گے۔ تم ہمیں پہلے بتاؤ کہ کافرستان سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی دونوں کے گروپ یہاں کیسے اکٹھے ہو گئے اور کرنل رائے کس کے ساتھ تھا"...... عمران نے کہا تو شکر نے رک رک کر اسے بتایا کہ کس طرح اس کے آدمیوں نے مادام ریکھا کی کال کیچ کی جس سے انہیں پتہ چلا کہ کرنل رائے پاور

ایجنسی کے ساتھ ملا ہوا تھا اور پردیپ بھی پاور ایجنسی کا آدمی تھا اور کس طرح انہوں نے یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں پر اچانک فائرنگ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ شکر نے پوری تفصیل بتا دی تھی۔

"پھر ہم نے بھی جوابی منصوبہ بندی کی اور ہمارا پروگرام تھا کہ جب پاور ایجنسی کے لوگ تمہیں ہلاک کر دیں گے تو پھر ہم انہیں ہلاک کر دیں گے اس طرح کامیابی کافرستان سیکرٹ سروس کے حصے میں آئے گی اور مادام ریکھا پر غداری کا جرم ثابت ہو جائے گا کیونکہ اس کی وجہ سے تم لوگ نہ صرف ممنوعہ علاقے سے غائب ہو گئے تھے بلکہ بعد میں سائنسدان بھی غائب ہو گیا۔ چیف شاگل جب صدر صاحب کو بتاتا کہ کس طرح پاور ایجنسی غداری کر کے آپ لوگوں کو کافرستان سے باہر بھجوا رہی تھی کہ ہم نے تمہارے ساتھ اس کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا اور ان کا مشن ختم کر دیا۔ چنانچہ ہم یہاں آ گئے لیکن پھر وہ تمہیں تو ہلاک نہ کر سکے البتہ تم لوگوں نے انہیں ہلاک کر دیا اور پھر تم لوگ فرار ہونے لگے۔ ہم سمجھ گئے کہ تم نے ہمیں چیک نہیں کیا اس لئے ہم نے تم پر فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی میں نے اپنے دو آدمی سائیڈ سے ہو کر تمہارے عقب میں بھجوا دئے اور پھر اچانک میرے پہلو پر فائرنگ ہوئی اور میں زخمی ہو کر گرا اور بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"...... شکر نے تفصیل بتائی۔

"لیکن پاور ایجنسی کے آدمیوں نے کرنل رائے کو کیوں ہلاک

کر دیا۔ وہ تو ان کا خاص آدمی تھا۔" ..... عمران نے پوچھا۔

"مادام ریکھا نے اس کا حکم اپنے آدمی راجندر کو دیا تھا۔ وہ شاید ثبوت ختم کرنا چاہتے تھے" ..... شکر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر واقعی عمران نے شکر کو بچانے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن ایک تو اس کا خون کافی سے زیادہ بہہ گیا تھا۔ دوسرا اس کے جسم میں گولیاں بھی ایسی جگہ موجود تھیں جہاں سے باہر نہ نکالی جا سکتی تھیں اور ان کا زہر بھی اس کے خون میں شامل ہوتا جا رہا تھا اس کے باوجود عمران کی کوششوں سے شکر دوبارہ نیم بے ہوشی کے عالم میں چلا گیا اور پھر بے ہوش ہو گیا۔

"سوری۔ اب اس کا بچنا ناممکن ہو گیا ہے۔ بہرحال اسے پانی پلاؤ۔ شاید بچ جائے" ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن شکر کے حلق میں پانی نہ اترا اور اس کے ہونٹوں کے کناروں سے باہر بہہ گیا اور چند لمحوں بعد ہی شکر ختم ہو گیا۔

"اس کے پاس لازماً ٹرانسمیٹر ہو گا۔ وہ تلاش کر کے لے آؤ۔ ابھی ہم خطرے میں ہیں۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہ ناپال ہے۔ لیکن ہم گھوم پھر کر کافرستان پہنچ گئے ہیں" ...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں اس طرف بڑھ گئے جدھر اس گروپ کی لاشیں موجود تھیں۔

"انتہائی خوفناک پلاننگ تھی ان کی نجانے ہم بچ کیسے گئے ہیں" ..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہوتا ہے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل واپس آئے تو ان دونوں کے ہاتھوں میں ٹرانسمیٹر پکڑے ہوئے تھے۔

"دونوں گروپوں کے پاس ٹرانسمیٹر موجود تھے" ... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس نے ایک ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شکر کالنگ۔ اوور" ...... عمران نے بٹن آن کرتے ہی شکر کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس شاگل بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ اتنی دیر کیوں لگا دی کال کرنے میں۔ اوور" ..... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وکٹری باس۔ پاور ایجنسی کے آدمی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی سب ختم ہو گئے ہیں اوور" ...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کیسے ہوا تفصیل بتاؤ۔ اوور" ...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتائی کہ کس طرح پاور ایجنسی کے آدمیوں نے اچانک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمیوں پر فائر کھول دیا اور وہ سنبھلنے سے پہلے ہی ہلاک ہو گئے اور اس کے بعد شکر کے آدمیوں نے ان پر اچانک فائر کھول دیا اور اس طرح وہ سب بھی ہلاک ہو گئے۔

"کیا واقعی عمران ہلاک ہو گیا ہے۔ اوور" ...... شاگل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے شکر کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں اسے پہچانتا تو نہیں باس لیکن بہرحال پاور ایجنسی اور پاکیشیائی ایجنٹ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں خود وہاں آ رہا ہوں ہیلی کاپٹر پر۔ تم خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ مادام ریکھا کو اطلاع مل جائے اور وہ وہاں پہنچ کر تم لوگوں کو بھی ختم کر دے اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں خیال رکھوں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا۔

"کیا ہم نے شاگل کے آنے تک یہاں رکنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے دانستہ اسے کال کیا ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر پر ہی نقل و حرکت کرنے کا عادی ہے اور میں بہرحال صفدر کی حالت کے پیش نظر ہیلی کاپٹر حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن شاگل بے حد وہمی آدمی ہے اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے ہم لوگوں کی موت پر یقین نہیں آیا۔ اس لئے وہ ہیلی کاپٹر پر آنے سے پہلے بہرحال تصدیق کرے گا اور اس وقت دن نکل چکا ہے۔ اس لئے اگر آپ یا ہم میں سے کوئی بھی سامنے آیا تو وہ پہچان لے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ مجھے پہلے اس کا خیال نہ آیا تھا ورنہ

میں اپنے آپ کو زخمی ظاہر کر دیتا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا فریکوئنسی تو پہلے ہی ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ شکر کالنگ۔ اوور"...... عمران نے شکر کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس شاگل بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے کیوں اس قدر جلدی دوبارہ کال کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے شاگل کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"باس۔ مادام ریکھا تک یہ بات پہنچ چکی ہے۔ اس کے آدمیوں میں سے ایک آدمی کی لاش کے قریب آن ٹرانسمیٹر پڑا ہوا ملا ہے۔ اس لئے آپ پلیز فوراً آ جائیں البتہ میں اپنے ساتھیوں سمیت اوٹ میں رہوں گا تاکہ اگر آپ سے پہلے مادام ریکھا پہنچ جائے تو وہ ہمیں دیکھ نہ سکے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں۔ میں ہیلی کاپٹر میں بیٹھ ہی رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی اگر مادام ریکھا یا اس کے آدمی آ جائیں تو بے شک ان پر فائر کھول دینا۔ وہ غدار ہیں اور غداروں کو سزا دینے کا اختیار مجھے بھی ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن ہم سامنے نہیں آئیں گے تاکہ وہ ہمیں پہچان کر کہیں فرار نہ ہو جائے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف

سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ان لاشوں کو اوٹ میں کر دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے تنویر کیپٹن شکیل اور جولیا سے کہا اور پھر وہ خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک ہیلی کاپٹر دور سے آتا ہوا نظر آیا وہ سب اس انداز میں اوٹ میں ہو گئے کہ اوپر سے انہیں دیکھا نہ جا سکے۔ ہیلی کاپٹر اوپر پہنچ کر معلق ہو گیا اس کے ساتھ ہی عمران کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے کیونکہ شاگل واقعی بے حد احتیاط سے کام لے رہا تھا۔ اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف شاگل کالنگ اوور"...... شاگل کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ میں شنکر بول رہا ہوں باس آپ فوراً نیچے آ جائیں۔ مادام ریکھا اور اس کے آدمی بھی پہنچنے ہی والے ہیں۔ انہوں نے آپ کے ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا تو وہ فرار ہو جائیں گے۔ اس طرح آپ انہیں رنگے ہاتھوں بھی پکڑ سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا کہ شاگل مزید احتیاط کرنے کے چکر میں نہ پڑے۔ عمران کو چونکہ شاگل کی نفسیاتی کمزوریوں کا علم تھا اس نے اس نے اس انداز میں بات کی تھی۔

"اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے عمران

کی توقع کے عین مطابق تیز لہجے میں کہا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے اترنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک مسطح چٹان پر اتر گیا لیکن یہ چٹان بھی اس جگہ سے کافی دور تھی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے لیکن عمران نے دیکھ لیا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے علاوہ صرف شاگل ہی تھا۔ ہیلی کاپٹر اترنے کے بعد شاگل تیزی سے نیچے اترا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود وہ تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھنے لگا جہاں ہیلی کاپٹر اور شاگل موجود تھے۔

"شنکر کہاں مر گئے تم"...... شاگل کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"خادم حاضر ہے"...... اچانک عمران نے ایک چٹان کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا تو شاگل اس بری طرح بوکھلا کر اچھلا کہ چٹان سے نیچے گرتے گرتے بچا اور عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گیا اور دوسرے ہی لمحے علاقہ فائر اور انسانی چیخ کی آواز سے گونج اٹھا۔ عمران نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے پائلٹ پر فائر کھول دیا تھا۔

"خبردار۔ ہاتھ اوپر اٹھا لو ورنہ"...... عمران نے شاگل کو تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالتے دیکھ کر کہا تو شاگل نے جلدی سے ہاتھ اٹھا لیے۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے جولیا کیپٹن شکیل اور تنویر بھی چٹانوں کی اوٹ

سے باہر نکل کر سامنے آ گئے اور پھر تنویر نے پائلٹ سیٹ پر مردہ پڑے ہوئے پائلٹ کو نیچے گھسیٹ لیا۔

"تم۔ تم۔ زندہ ہو۔ وہ۔ وہ شنکر۔ وہ۔ وہ"...... شاگل نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں مارنے کی پوری کوشش کی تھی لیکن ہماری زندگی باقی تھی مگر اب بہرحال تم بچ کر نہیں جا سکتے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیا تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ پہلے تو تم نے کبھی ایسا نہیں کیا"...... شاگل نے رک رک کر کہا۔

"اگر تم نے کوئی غلط حرکت نہ کی تو اب بھی بچ جاؤ گے۔ میرا ایک ساتھی تمہارے آدمیوں کے ہاتھوں شدید زخمی ہو گیا ہے اس لئے مجھے تمہارا ہیلی کاپٹر چاہئے تھا اور اسی لئے میں نے شنکر کی آواز اور لہجے میں تمہیں کال کیا تھا۔ شنکر زخمی حالت میں ہمارے ہاتھ آ گیا تھا اس سے ہمیں سارے حالات کا علم ہو گیا۔ ہم نے اسے بچانے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا وقت آ گیا تھا"...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کوئی غلط حرکت نہیں کروں گا۔ تم بے شک ہیلی کاپٹر لے جاؤ"...... شاگل نے فوراً آفر کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ شنکر کی بیلٹ کے ساتھ ہتھکڑی موجود ہے۔ وہ اتار لاؤ اور چیف شاگل کے ہاتھوں میں ڈال دو۔ ورنہ اس نے اپنی فطرت

سے باز نہیں آنا اور میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے ہاتھوں مارا جائے"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گولی مار کر قصہ ختم کرو اس کا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو تنویر خاموشی سے واپس پلٹ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی موجود تھی۔ اس نے شاگل کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی اس کی کلائیوں میں ڈال دی اور کلپ بند کر دیا جبکہ اس دوران کیپٹن شکیل صفدر کو کاندھے پر اٹھا کر لے آیا تھا۔ پھر عمران کے کہنے پر تنویر جا کر ڈاکٹر غوری کو لے آیا جبکہ صالحہ خود وہاں پہنچ گئی تھی۔ صفدر کو ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹ پر لٹا دیا گیا۔

"پہلے ہم یہاں پیدل آئے تھے۔ اب تم نے پیدل یہاں سے واپس جانا ہے"...... عمران نے شاگل سے کہا اور پھر تیزی سے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ شاگل ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ شاید اس کے لئے اتنا اطمینان کافی تھا کہ اسے زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور پھر اسے ایک جھٹکے سے فضا میں بلند کر لیا اور دوسرے لمحے اس نے اس کا رخ کافرستان کی طرف کیا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب کیا ہم کافرستان جائیں گے"...... جولیا نے حیران ہو

کر کہا۔

"ہاں۔ اگر ہم ہیلی کاپٹر سے ناپال میں داخل ہوئے تو اسے ہٹ کر دیا جائے گا۔ پھر صفدر کو جلد از جلد کسی ہسپتال پہنچانا ہے۔ جبکہ ہم یہاں سے بڑے شہر گورکھ پور جائیں گے۔ اس کے گرد گھنا جنگل ہے۔ وہاں یہ ہیلی کاپٹر چھپا دیں گے۔ پھر صفدر کا علاج بھی ہو گا اور ڈاکٹر غوری اور صالحہ کے زخموں کا علاج بھی۔ اس دوران ناپال میں سیکرٹ سروس کے ایجنٹ سے بات کر کے ہم باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ناپال میں داخل ہوں گے۔ عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے چہروں پر بہرحال کامیابی اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

صدر کافرستان کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور سامنے بیٹھے ہوئے شاگل، مادام ریکھا اور ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل جسونت تینوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"وہ لوگ تمہاری تینوں ایجنسیوں کے تمام حفاظتی انتظامات کو توڑ کر ڈاکٹر غوری کو نکال کر لے بھی گئے اور تم اب بیٹھے ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر رہے ہو۔ کیا یہی کارکردگی ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہے وہ جب چاہیں کافرستان میں آ کر جو چاہیں کرتے پھریں۔ تم سب بے بس ہو ان کے سامنے۔ قطعی بے بس۔ یہ ہے تمہاری کارکردگی"...... صدر کو اس قدر غصہ آیا ہوا تھا کہ وہ اپنے وقار اور عہدے کو بھول کر بری طرح چیخ کر بات کر رہے تھے۔

"جناب میں نے تو انہیں پکڑ لیا تھا لیکن"...... شاگل نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا۔

"خاموش ہو جائیں۔ سن لی ہے میں نے پہلے بھی یہ کہانی۔ میں نے پکڑ لیا تھا۔ اس نے چھڑا لیا۔ کرنل رائے غدار تھا۔ یہ کیا اور وہ کیا۔ اب میں کچھ نہیں سننا چاہتا"...... صدر نے پہلے کی طرح چیختے ہوئے شاگل کی بات کاٹ کر کہا تو شاگل ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"میں اب اس کمزوری کو مستقل طور پر دور کرنا چاہتا ہوں تم تینوں کی سربراہی کافرستان کے لئے اب انتہائی خطرے کا باعث بن چکی ہے اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ تمہاری جگہ دوسرے آدمی لائے جائیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صحیح طور پر مقابلہ کر سکیں"۔ صدر نے میز پر مکہ مارتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ سختی بھی تھی۔

"ڈاکٹر راجندر کی کال ہے۔ وہ آپ سے کوئی فوری اور ضروری بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ میٹنگ روم کا فون تھا اس لئے اس میں خصوصی طور پر ایسا سسٹم موجود تھا کہ کال کی آواز میٹنگ روم میں موجود تمام افراد تک پہنچ جائے۔ اس لئے ملٹری سیکرٹری کی آواز شاگل مادام ریکھا اور کرنل جسونت تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"کراؤ بات"...... صدر نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ سر میں ڈاکٹر راجندر بول رہا ہوں سر۔ میں آپ کو ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر راجندر کی آواز سنائی دی۔

"خوشخبری۔ کیسی خوش خبری"...... صدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاگل مادام ریکھا اور کرنل جسونت کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سر۔ پاکیشیا جو میزائل تیار کر رہا ہے اس کا اینٹی نظام ہم تیار کرنے کے قابل ہو گئے ہیں جناب اس لئے اب اس پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر غوری کو دوبارہ اغوا کرنے کی ضرورت نہیں رہی"۔ ڈاکٹر راجندر نے کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ شاگل مادام ریکھا اور کرنل جسونت تینوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ پہلے تو آپ نے بتایا تھا کہ اس کا بنیادی فارمولا جب تک نہ ہو ایسا نہیں ہو سکتا"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر ڈاکٹر غوری نے تو تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا اور ہم اس پر تشدد بھی نہیں کر سکتے تھے اس لئے میں نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کے ذہن کو چیک کیا جائے چنانچہ ہم نے مشین کے ذریعے ان کے لاشعور کو چیک کیا لیکن مشین نے جو ریڈنگ دی وہ اس قدر پیچیدہ تھی کہ ہم باوجود کوشش کے اس سے کچھ حاصل نہ کر سکے۔ ڈاکٹر غوری کے لاشعور میں ایسی نفسیاتی گرہیں موجود تھیں جن کی

وجہ سے مشین ان سے اس فارمولے کے بارے میں کوئی واضح
پوائنٹ حاصل نہ کر سکتی تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ گریٹ لینڈ سے
خصوصی مشین منگوا کر اسے چیک کریں گے لیکن پھر ڈاکٹر غوری
غائب ہو گئے اور پھر ہمیں اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی پراسرار
طریقے سے انہیں لیبارٹری میں داخل ہوئے بغیر نکال کر لے گئے
ہیں۔ اس کے بعد ہم نے اس مشینی ریڈنگ پر دوبارہ غور کرنا شروع
کر دیا اور اس کے لئے میں نے خصوصی طور پر ڈاکٹر پرشاد کی خدمات
حاصل کیں جو ایسی ریڈنگ پڑھنے کی بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں
اور یہ کافرستان کی خوش قسمتی ہے کہ ہم کئی گھنٹوں کی محنت کے بعد
آخر کار کامیاب ہو گئے اور نتیجہ یہ کہ فارمولے کے سلسلے میں بہت
سے امور واضح طور پر سامنے آگئے اور ان امور کے سامنے آنے کے بعد
اب ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ ڈاکٹر غوری کے بغیر اس موجود
فارمولے سے ہی ان میزائلوں کا اینٹی نظام تیار کر سکیں"...... ڈاکٹر
راجندر نے کہا تو صدر مملکت کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے
تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ یہ تو اور بھی اچھا ہو گیا۔ اب
پاکیشیا والے مطمئن ہو جائیں گے کہ وہ ڈاکٹر غوری کو نکال کر لے
جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اس لئے اب ان کے میزائل محفوظ
رہیں گے جبکہ ہم ان کا اینٹی نظام تیار کر لیں گے۔ ویری گڈ۔ یہ تو اور
بھی اچھا ہوا"...... صدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ واقعی ایسا ہی ہو گا"...... ڈاکٹر راجندر نے جواب دیا تو
صدر نے اس اطلاع پر ڈاکٹر راجندر کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور پھر
رسیور رکھ دیا۔

"آپ صاحبان تو ناکام رہے لیکن قدرت نے کافرستان کے حق
میں فیصلہ دے دیا ہے اس لئے میں نے اپنا فیصلہ بھی تبدیل کر لیا
ہے ورنہ اس بار میں نے حتمی فیصلہ کر لیا تھا کہ آپ تینوں کا کورٹ
مارشل کیا جائے گا اور آپ کو ناکامی کی سخت ترین سزا دی جائے گی۔
لیکن میں ایک بار پھر آپ لوگوں کو موقع دے رہا ہوں لیکن اس بار
مجھے شدت سے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ سیکرٹ سروس اور
پاور ایجنسی دونوں کو بیک وقت کسی مشن میں سامنے لانے کے
نتائج ہمیشہ غلط نکلتے ہیں اور نفسیاتی طور پر دونوں ایجنسیاں ایک
دوسرے سے کریڈٹ لینے کی کوشش کرتی ہیں جس کا نتیجہ ہمیشہ
ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آئندہ کے لئے
دونوں ایجنسیوں کا فیلڈ مستقل طور پر فکسڈ کر دیا جائے"۔ صدر نے
کہا۔

"جناب سیکرٹ سروس کا فیلڈ تو فکسڈ ہے البتہ پاور ایجنسی کی
حدود مقرر ہونی چاہئے"...... شاگل نے فوراً ہی کہا۔

"جناب سیکرٹ سروس کا دائرہ کار ہمیشہ غیر ملکی مشنز ہوتا ہے۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دیکھیں۔ وہ ہمیشہ غیر ملکی مہمات میں غیر
ملک میں ہی کام کرتی ہے جبکہ کافرستان سیکرٹ سروس اس انداز

میں کام کرتی ہے جیسے یہ انٹیلی جنس ہو سیکرٹ سروس نہ ہو۔ اس لئے میری تجویز ہے جناب کہ سیکرٹ سروس کو بیرون ملک مشنوں تک محدود کر دیا جائے جبکہ پاور ایجنسی کافرستان کے اندر کام کرے"۔ مادام ریکھا نے فوراً ہی شاگل کو کاٹنے کے لئے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے ملک میں بھی کام کرتی ہے اور بیرون ملک بھی"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے اپنے طور پر غور کیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مثال کو بھی اگر سامنے رکھا جائے تو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مشن کی اہمیت کے پیش نظر ایجنسی کا فیصلہ ہونا چاہئے اس لئے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ایسے مشنز جن کا تعلق دفاع کے ساتھ ہو۔ ان مشنز پر پاور ایجنسی کام کرے گی چاہے ان مشنز کے لئے کافرستان میں کام کرنا پڑے یا بیرون ملک اور دفاع سے ہٹ کر قومی سلامتی اور تحفظ کے دوسرے جتنے مشنز ہوں ان پر سیکرٹ سروس کام کرے۔ چاہے یہ کافرستان کے اندر ہوں یا کافرستان کے باہر"۔ صدر نے کہا۔

" جناب۔ آپ کا فیصلہ درست ہے"...... مادام ریکھا نے فوراً ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ موجودہ دور میں تمام اہم مشنز کا کسی نہ کسی انداز میں بہرحال دفاع یا دفاعی اسلحے سے ہی تعلق ہوتا ہے اس لحاظ سے سیکرٹ سروس مکمل طور پر بے کار ہو

کر رہ جائے گی۔

" آپ کا کیا خیال ہے چیف شاگل"...... صدر صاحب نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش رہا تھا۔ اب چونکہ صدر صاحب کا غصہ ختم ہو گیا تھا اس لئے اب وہ تم سے دوبارہ آپ پر آ گئے تھے۔

" جناب مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں انتہائی مؤدبانہ انداز میں اس فیصلے میں صرف ایک ترمیم کرنے کی درخواست کروں گا کہ ایسے مشنز جن کا تعلق سائنسی لیبارٹری سے ہو۔ چاہے یہ لیبارٹری دفاعی ہتھیار تیار کر رہی ہو یا دفاع سے ہٹ کر کسی اور اہم ایجاد میں مصروف ہو۔ ان کے خلاف مشنز سیکرٹ سروس کو ہی دیئے جائیں کیونکہ سیکرٹ سروس دراصل قائم ہی ایسے مشنز کے لئے کی جاتی ہے"...... شاگل نے کہا۔

" اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ ہم آپ کی تجویز منظور کرتے ہیں"۔ صدر نے فوراً ہی کہا اور شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ اس سلسلے میں مزید کوئی بات ہوتی صدر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کا مطلب تھا کہ میٹنگ برخاست کر دی گئی ہے اور فیصلہ حتمی ہو گیا ہے۔

" اس فیصلے کے مطابق دونوں سروسز کو خصوصی نوٹیفکیشن جاری کر دیئے جائیں گے اور آئندہ آپ نے اس کے مطابق ہی عمل کرنا ہو گا"...... صدر نے کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ اسے کافرستان سے براستہ ناپال واپس آئے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ ڈاکٹر عوری کو میزائل فیکٹری میں پہنچا دیا گیا تھا اور ساتھ ہی عمران نے بطور ایکسٹو وزارت سائنس کے سیکرٹری کو خصوصی طور پر یہ احکامات جاری کر دیئے تھے کہ ڈاکٹر عوری کو لیبارٹری سے باہر اور خاص طور پر ملک سے باہر اس وقت تک نہ جانے دیا جائے جب تک کہ میزائل مطلوبہ ٹارگٹ کے تحت تیار ہو کر سرحدوں پر نصب نہیں ہو جاتے اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اس بار اگر کافرستان چاہے بھی سہی تو وہ ڈاکٹر عوری کو دوبارہ اغوا نہیں کر سکے گا۔ اس لئے اس کے لحاظ سے یہ مشن ختم ہو چکا تھا۔ اس وقت اسی فراغت کے نتیجے میں وہ فلیٹ میں بیٹھا رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اس

نے سلیمان کو آواز دینے کی بجائے خود ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"خالی سلطان۔ میرا مطلب ہے کوئی ڈگری آپ نے حاصل نہیں کی ہوئی۔ چلو سائنس کی نہ سہی آرٹس کی سہی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلطان کسی ڈگری کے بغیر بھی سلطان ہی ہوتا ہے"۔ سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران ان کے اس خوبصوت اور گہرے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن بغیر سر کے سلطان تو سلطان ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ڈگری نہ سہی تاج تو بہرحال سر پر رکھنا ہی پڑتا ہے سلطانی کا"۔ عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور اس بار دوسری طرف سے سر سلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ سرداور نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ وہ ڈاکٹر عوری کے سلسلے میں چیف ایکسٹو کے علم میں ایک بات لانا چاہتے ہیں جس پر میں نے انہیں کہا کہ وہ پیغام دے دیں ان کا پیغام چیف ایکسٹو تک پہنچ جائے گا لیکن وہ بضد تھے کہ وہ براہ راست چیف ایکسٹو سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر میں نے انہیں

کہہ دیا ہے کہ میں چیف ایکسٹو تک یہ بات پہنچا دوں گا۔ وہ آپ سے خود ہی بات کر لیں گے"...... سر سلطان نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو کوئی اہم بات ہو گی۔ ٹھیک ہے۔ میں پیغام چیف ایکسٹو تک پہنچا دیتا ہوں"...... عمران نے احتیاطاً اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ کے۔ خدا حافظ"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ڈاکٹر غوری کا نام درمیان میں آنے کی وجہ سے اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھی تھیں۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران کے پاس ان کا خصوصی نمبر تھا اس لئے اس نمبر پر براہ راست رابطہ ہو جاتا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میں چیف سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے نمائندہ خصوصی یا عمومی سے نہیں"...... دوسری طرف سے سرداور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف کے پاس چونکہ سائنسی ڈگریاں نہیں ہیں اس لئے آپ جیسے انتہائی قابل اور مشہور سائنس دان سے بات کرنے کے لئے اسے مجبوراً میری خدمات حاصل کرنا پڑتی ہیں جناب۔ ہاں اگر آپ نے سائنس سے ہٹ کر کوئی اور بات کرنی ہے یعنی کوئی بزنس ٹاک کرنی ہے یا ملک میں نظام تعلیم یا سیاست وغیرہ پر بات کرنی ہو تو دوسری بات ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے آج تمہارے اس جواب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ چیف نے تمہیں کیوں نمائندہ خصوصی بنا رکھا ہے۔ وہ تمہاری ڈگریوں سے مرعوب ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس نے ڈگریوں سے کیا مرعوب ہونا ہے جناب اسے تو میری ڈگریوں کی حقیقت کا علم ہے البتہ اس کا خیال ہے کہ سائنس دان میری ڈگریوں سے خود مرعوب ہو جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہاری یہ بات درست ہے۔ واقعی تمہاری ڈگریاں سن کر میں بھی مرعوب ہو جاتا ہوں لیکن صرف ڈگریوں کی حد تک۔ اس کے بعد جو کچھ بولتے ہو۔ اس پر مجھے آکسفورڈ یونیورسٹی کی ڈگریوں پر غصہ آنا شروع ہو جاتا ہے"...... سرداور نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آکسفورڈ یونیورسٹی تو مجھے ڈگریاں دے کر مفت کی پبلسٹی

حاصل کر رہی ہے۔ جتنی اس یونیورسٹی کی میں پبلسٹی کرتا ہوں شاید اتنی پوری دنیا میں نہ ہوتی ہوگی"...... عمران نے جواب دیا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹر غوری جب سے کافرستان سے واپس آئے ہیں ان سے فیکٹری میں کام نہیں ہو رہا۔ ان کا کہنا ہے کہ جب بھی وہ کام پر توجہ دیتے ہیں ان کا ذہن منتشر ہو جاتا ہے حالانکہ پہلے ایسا نہ تھا۔ ڈاکٹر غوری نے اس سلسلے میں سائیکالوجسٹ سے بھی رابطہ کیا تھا لیکن کوئی بات سامنے نہیں آ سکی۔ اتفاق سے کل میں نے سائنسی مسئلے کے لئے ان سے خود رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے یہ سب کچھ بتایا تو میں چونک پڑا میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں پاکیشیا کے ایک بڑے سائیکالوجسٹ ڈاکٹر ابراہیم کو ان کے پاس بھیجوں گا۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر ابراہیم سے اس معاملے کو ڈسکس کیا تو معاملے کی اہمیت کے پیش نظر وہ فیکٹری گئے اور انہوں نے انتہائی تفصیل سے ڈاکٹر غوری کا معائنہ کیا اس کے بعد ان سے میری فون پر بات ہوئی انہوں نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر غوری کے لاشعور کا سب کانشس مانیٹرنگ مشین کے ذریعے کھنگالا گیا ہے اور اس قدر طاقتور مشین استعمال کی گئی ہے کہ ڈاکٹر غوری کا لاشعور ابھی تک دوبارہ نارمل نہیں ہو سکا اور چونکہ ڈاکٹر غوری عام حالات میں نارمل ہیں صرف اپنے سائنسی فارمولے یا ایجاد کے سلسلے میں غور کرتے ہی ان کی لاشعوری پراگندگی سامنے آ جاتی ہے اس لئے یہ بات طے شدہ ہے کہ اس مشین کے ذریعے ڈاکٹر غوری

کے لاشعور سے اس میزائل فارمولے کے سلسلے میں ہی معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ جب میں نے یہ رپورٹ سنی تو میں چونک پڑا کیونکہ سرسلطان نے ایک محفل میں تمہارا ذکر کرنے پر بتایا تھا کہ تمہیں چیف نے ڈاکٹر غوری کے سلسلے کے کیس میں کافرستان بھجوایا ہوا ہے۔ اس لئے میں ڈاکٹر ابراہیم کی یہ رپورٹ چیف آف سیکرٹ سروس کے علم میں لانا چاہتا تھا"...... سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

" ڈاکٹر ابراہیم کیا حال ہی میں پاکیشیا آئے ہیں کیونکہ پہلے کبھی اس سلسلے میں ان کا نام سامنے نہیں آیا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" وہ اسی یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے ہیں جس کی پبلسٹی تم اپنے نام کے ساتھ کرتے رہتے ہو۔ اب وہ ریٹائر ہوئے ہیں تو گو انہیں دنیا کے تمام بڑے ممالک نے آفر کی تھی لیکن انہوں نے پاکیشیا واپس آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیونکہ وہ اب باقی زندگی پاکیشیا میں ہی گزارنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہاں آئے ہوئے ایک ڈیڑھ سال ہی ہوا ہے اور یہاں انہوں نے دانستہ اپنے آپ کو گمنام اور گوشہ نشین ہی رکھا ہے کیونکہ وہ اس ٹاپک پر کوئی کتاب لکھ رہے ہیں لیکن میرے دیرینہ کرم فرما ہیں اس لئے اکثر ان سے فون پر ملاقات ہوتی رہتی ہے چونکہ وہ اس ٹاپک پر بین الاقوامی اتھارٹی سمجھے جاتے

ہیں اور ڈاکٹر غوری جس کام میں مصروف ہیں وہ پاکیشیا کے لئے انتہائی فائدہ مند ہے اس لئے میں نے ذاتی طور پر ان سے درخواست کی تھی"...... سرداور نے ڈاکٹر ابراہیم کے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ ان کا فون نمبر مجھے دے دیں اور میرا تعارف بھی ان سے کرا دیں یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اس لئے میں ان سے تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ چیف کو مکمل رپورٹ دی جا سکے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور نے عمران کو ڈاکٹر ابراہیم کا فون نمبر بتا دیا۔

"تم کچھ دیر بعد انہیں فون کر لینا۔ میں ان سے بات کر لیتا ہوں"۔ سرداور نے کہا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جو کچھ سرداور نے بتایا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی ساری جدوجہد رائیگاں گئی ہے اور اس میزائل لیبارٹری کے سائنسدانوں نے ڈاکٹر غوری سے اپنے مطلب کی چیزیں مشینی ذرائع سے حاصل کر لی ہیں اور اگر واقعی ایسا ہے تو یقیناً وہ میزائل بھی بنالیں گے اور اس کا انٹی نظام بھی اس طرح تو پاکیشیا کا یہ پراجیکٹ مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا۔ وہ بیٹھا یہی باتیں سوچتا رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے رسیور اٹھایا اور سرداور کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے

"ڈاکٹر ابراہیم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی اور باوقار آواز سنا دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور نے ابھی آپ سے میرے متعلق بات کی ہو گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف علی عمران یا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)" دوسری طرف سے ڈاکٹر ابراہیم نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرداور نے ڈاکٹر ابراہیم کو عمران کا پورا تعارف کرا دیا تھا۔

"آپ جیسے استاد اور عظیم انسان کے سامنے یہ معمولی سی ڈگریاں دوہراتے شرم آتی ہے جناب"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر ابراہیم بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرداور نے تمہارا جس طرح تعارف کرایا ہے میں تو تم سے بات کرنے کے لئے خود بے چین ہو رہا تھا۔ کسی وقت آ جاؤ تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے جہاں تک ڈاکٹر غوری کا سلسلہ ہے میں سرداور کو تفصیل بتا چکا ہوں اور یقیناً انہوں نے یہ تفصیل تمہیں بتا دی ہو گی"...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

"وہ تو انہوں نے بتا دی ہے لیکن میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ڈاکٹر غوری کے لاشعور کو چیک کیا ہو گا۔ کیا ان کے لاشعور میں نفسیاتی گرہیں موجود ہیں یا نہیں اور اگر موجود ہیں تو کتنی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سٹرینج۔ تمہارا یہ سوال بتا رہا ہے کہ تم اس سبجیکٹ کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ ورنہ عام معلومات رکھنے والا کبھی اس قدر گہری بات نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر ابراہیم کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"آپ تو خیر اس سبجیکٹ پر اتھارٹی ہیں۔ میں تو بس طالب علم ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر غوری کے لاشعور میں نفسیاتی گرہیں نارمل تعداد سے تقریباً تین گنا زیادہ ہیں"...... ڈاکٹر ابراہیم نے جواب دیا۔

"پھر تو سب کانشس مانیٹر مشین نے جو ریڈنگ دی ہو گی اسے پڑھا نہ جا سکے گا۔ کیونکہ نارمل تعداد سے کچھ زیادہ گرہیں بھی اپنا اثر ریڈنگ پر ڈال دیتی ہیں۔ جبکہ ان کے لاشعور میں ان کی تعداد نارمل تعداد سے تین گنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم قدم قدم پر مجھے زیادہ حیران کر رہے ہو علی عمران۔ اب تو میں بوڑھا ہونے کے باوجود تم سے خود ملنے آؤں گا۔ تمہاری بات درست ہے اس ریڈنگ کو نہیں پڑھا جا سکے گا لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسے پڑھا جا چکا ہے کیونکہ کافرستان میں اس سبجیکٹ کا ایک بہت بڑا ماہر ڈاکٹر پرشاد موجود ہے اور چونکہ میری ان سے اکثر بات چیت ہوتی رہتی ہے اس لئے میں نے اپنے تجسس کے طور پر ان سے بات کی تھی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے میزائل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر راجندر کے کہنے پر اس ریڈنگ کو پڑھا اور تھوڑی سی

دقت کے بعد وہ اسے پڑھ لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کو ڈی کوڈ کر کے ڈاکٹر راجندر کو دے دی ہے جنہوں نے یہ رپورٹ پڑھ کر ان کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور انہیں بتایا کہ ڈاکٹر غوری نے جو میزائل ایجاد کیا ہے کافرستان اس کا اینٹی نظام تیار کرنا چاہتا تھا لیکن ان کے پاس میزائل فیکٹری کا عملی فارمولا تو تھا لیکن بنیادی فارمولا نہ تھا جو ڈاکٹر غوری کے ذہن میں تھا۔ چنانچہ اس ریڈنگ سے انہیں مطلوبہ ضروری اور بنیادی نکات مل گئے ہیں اس لئے اب وہ ان میزائلوں کا اینٹی نظام تیار کر لیں گے اس طرح ان میزائلوں کے مقابل کافرستان کا دفاع محفوظ ہو جائے گا"۔ ڈاکٹر ابراہیم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے پاس ڈاکٹر پرشاد کا فون نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ڈاکٹر ابراہیم نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس معاملے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں اور انہیں اس بات پر رضامند کر لیں کہ وہ مجھ سے اس معاملے پر گفتگو کر لیں تو آپ کا یہ احسان پاکیشیا پر ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ ان معاملات میں بے حد وسیع ذہن کے مالک ہیں۔ اسی لئے تو انہوں نے مجھے تفصیل بتا دی ہے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں وہ یقیناً تم سے بھی اسی طرح کھل کر بات کریں گے"...... ڈاکٹر ابراہیم

نے کہا اور ساتھ ہی کافرستان دارالحکومت کا ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔

"میں انہیں کتنی دیر بعد فون کروں سر"...... عمران نے پوچھا۔

"آدھے گھنٹے بعد"...... ڈاکٹر ابراہیم نے جواب دیا تو عمران نے ایک بار پھر ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا پھر نصف گھنٹہ اس نے انتہائی بے چینی کے عالم میں گزارا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے پہلے کافرستان کا رابطہ نمبر پھر اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر اور آخر میں وہ فون نمبر ڈائل کر دیا جو ڈاکٹر ابراہیم نے بتایا تھا۔

"ہیلو"...... ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کے لہجے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ ڈاکٹر پرشاد نہیں ہو سکتے۔

"ڈاکٹر پرشاد سے بات کرنی ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے ابھی ان سے فون پر بات کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ڈاکٹر پرشاد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن پر وقار آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے جناب۔ ابھی ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے آپ کو فون کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر پرشاد کا لہجہ قدرے سخت تھا۔

"میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایس ایم کی ریڈنگ پڑھی ہے اس کا حل ڈفرن کے کس سکیل پر نکلا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ تو کیا تم اس مضمون کے سکالر ہو۔ تمہارا نام تو پہلے میں نے کبھی نہیں سنا"...... ڈاکٹر پرشاد کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں تو صرف طالب علم ہوں جناب اور صرف اپنے ذاتی تجسس کے تحت مجبور بھی ہوں کیونکہ آپ جیسے اہل علم کا ہی کام تھا کہ آپ نے اس پیچیدہ ریڈنگ کو پڑھ لیا"...... عمران نے جان بوجھ کر اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ریڈنگ بے حد پیچیدہ تھی کیونکہ جس ذہن کی یہ ریڈنگ لی گئی تھی وہ انتہائی جنونی اور خود سر ذہن کا مالک تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے خاندانی حالات بھی ایسے ہوں گے کہ اس کے لاشعور میں بے حد پیچیدگیاں اور نفسیاتی گرہیں تھیں۔ میں نے پہلے تو اسے ڈفرن مرکب سکیل چار پر اسے پڑھنے کی کوشش کی لیکن مسئلہ حل نہ ہوا تو میں نے سکیل بڑھا دیا۔ بہرحال سکیل ایٹ پوائنٹ تھری پر کام ہو گیا"...... ڈاکٹر پرشاد نے جواب دیا۔

"جناب۔ ایٹ پوائنٹ تھری کا مطلب میرے خیال میں تو یہی ہے کہ ایک تہائی ریڈنگ پڑھی نہ جا سکی ہو گی۔ صرف اندازے سے

کام لیا ہو گا کیونکہ اس سکیل میں ایٹ پوائنٹ تھری کا تو یہی مطلب ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔ اس قدر گہری معلومات کسی عام تو کیا خاص لوگوں کو بھی نہیں ہو سکتیں۔ بہرحال تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ میں نے سکیل نمبر نائن پر کوشش کی تو سب کچھ بلینک ہو گیا جس پر مجھے پوائنٹ ٹرائی کرنا پڑی اور ایٹ پوائنٹ تھری پر کام بن گیا اور واقعی ایک تہائی ریڈنگ اندازے سے پڑھی گئی ہے"...... ڈاکٹر پرشاد نے جواب دیا۔

"لیکن سر۔ آپ نے میزائل سائنس تو بہرحال پڑھی نہ ہو گی۔ کیا آپ اس کی مخصوص اصطلاحات پڑھ سکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میں اس سائنس کو گہرائی تک تو نہیں جانتا لیکن ڈاکٹر راجندر بہرحال میرے ساتھ تھے۔ ان کی مدد سے یہ کام ہو گیا تھا"۔ ڈاکٹر پرشاد نے جواب دیا۔

"کیا آپ کی ڈاکٹر راجندر صاحب سے بات چیت ہوتی رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"...... ڈاکٹر پرشاد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کے اس سوال کا مطلب نہ سمجھ سکے تھے۔

"لیکن وہ تو لیبارٹری میں ہوتے ہیں اور سنا ہے کہ وہاں فون کا رابطہ نہیں ہے ٹرانسمیٹر استعمال ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہاں فون ہے۔ میری ان سے فون پر بات ہوتی ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈاکٹر پرشاد نے پوچھا۔

"کوئی خاص بات نہیں جناب۔ بس ویسے ہی خیال آ گیا تھا۔ بہرحال اس کرم فرمائی کا شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا۔ یہ بات تو طے ہو گئی کہ ایک تہائی ریڈنگ پڑھی نہیں جا سکی۔ انکل پچو سے کام لیا گیا ہے اس کے باوجود وہ اس معاملے کو کنفرم کئے بغیر نہ چھوڑ سکتا تھا۔ اس نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اس نے کافرستان پریذیڈنٹ ہاؤس کے نمبر ڈائل کئے تھے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر پرشاد بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر راجندر سے میں نے فون پر بات کرنی ہے لیکن ان کا میزائل لیبارٹری والا خصوصی فون نمبر جس ڈائری میں تھا وہ ڈائری میں کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں لیکن آپ کے پاس یقیناً ان کا فون نمبر ہو گا کیونکہ صدر صاحب سے ان کی بات چیت ہوتی رہتی ہے"...... عمران نے ڈاکٹر پرشاد کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہمارے کمپیوٹر میں موجود ہے میں بتاتی ہوں۔ ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"ہیلو۔ سر کیا آپ لائن پر ہیں" ...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس" ...... عمران نے ڈاکٹر پرشاد کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

"فون نمبر نوٹ کر لیں جناب" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ" ...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ہاتھ ہٹایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نمبر سن کر ہی سمجھ گیا کہ یہ سپیشل نمبر ہیں اس لئے انہیں صرف کافرستان کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اگر ڈائل کر دیا جائے تو رابطہ ہو جائے گا۔ اس سپیشل نمبر کے لئے اس علاقے کا جہاں میزائل لیبارٹری موجود تھی رابطہ نمبر ڈائل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے عمران نے کافرستان کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے براہ راست وہ نمبر ڈائل کر دیا تھا جو اسے پریذیڈنٹ ہاؤس سے بتایا گیا تھا۔

"یس پی اے ٹو ڈاکٹر راجندر" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پرشاد بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر راجندر سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر راجندر بول رہا ہوں" ...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

"ڈاکٹر پرشاد بول رہا ہوں ڈاکٹر راجندر" ...... عمران نے ڈاکٹر پرشاد کی آواز میں جواب دیا۔ اس نے بھی لہجہ میں ہلکا سا بے تکلفانہ پن رکھا تھا۔

"خیریت ڈاکٹر پرشاد کیسے فون کیا" ...... ڈاکٹر راجندر نے پوچھا۔

"ڈاکٹر غوری والی ایس ایم کی ریڈنگ کے بعد میں مسلسل اس پر غور کرتا رہا ہوں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ تم اس سے مطمئن ہو لیکن میں مکمل طور پر مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ڈاکٹر غوری کی رپورٹ میں دو ایسی پیچیدگیاں تھیں جو شاید درست طور پر حل نہیں ہو سکتیں" ...... عمران نے جان بوجھ کر ایڈوانس بات کرتے ہوئے کہا تاکہ ڈاکٹر راجندر کھل سکے۔

"اوہ نہیں ڈاکٹر پرشاد آپ بے فکر رہیں یہ ریڈنگ درست ہے"۔ ڈاکٹر راجندر نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس ریڈنگ میں ایک اصطلاح ٹاسٹانی بھی تھی" ...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"ہاں وہ تو اس میزائل فارمولے کی بنیادی اصطلاح ہے آپ نے تو اسے ایورگاڈرو پڑھا تھا لیکن میں جانتا ہوں ایورگاڈرو صرف بین

الابراعظمی میزائل میں استعمال ہوتی ہے اور کم فاصلے کے میزائل میں
ٹاسٹانی ہی استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ٹاسٹانی ہی ہے ایورگاڈرو
نہیں ہے"...... ڈاکٹر راجندر نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے۔ بس میرے ذہن میں یہی الجھن تھی۔
اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون
آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو ڈاکٹر غوری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر غوری سے بات کرائیں"۔
عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ڈاکٹر غوری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر غوری
کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر غوری صاحب"...... عمران نے
کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ۔ خیریت۔ کیسے یاد کیا ہے۔ حقیقت
یہ ہے کہ آپ کی دلچسپ باتیں سننے کو بہت جی چاہتا ہے لیکن یہاں کی
پریشانی اور مصروفیت کی وجہ سے فرصت نہیں نکال سکا"...... ڈاکٹر
غوری نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا کافرستان میں ایس ایم اے

مشین پر لاشعور چیک کیا گیا اور ڈاکٹر ابراہیم نے بھی آپ کو چیک
کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں پہلے تو معاملہ بے حد خراب تھا لیکن ڈاکٹر ابراہیم واقعی اس
سبجیکٹ میں جادوگر ہیں۔ انہوں نے دو گھنٹے مجھ پر صرف کئے اور اب
میں سو فیصد تو نہیں البتہ ننانوے فیصد ٹھیک ہوں"...... ڈاکٹر
غوری نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ بتائیں ڈاکٹر غوری کہ اس میزائل کے فارمولے میں بنیادی
اصطلاح ٹاسٹانی استعمال کی جاتی ہے یا ایواگاڈرو"...... عمران نے
کہا۔

"اوہ اوہ ان انتہائی پیچیدہ اور خاص میزائل سائنسی اصطلاحوں کا
آپ کو کیسے علم ہو گیا"...... ڈاکٹر غوری نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے آپ جیسے میزائل سائنس دانوں کے ساتھ میں نے کچھ
وقت گزار لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر غوری بے
اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"لیکن اس ٹاپک پر تو ہماری بات چیت نہیں ہوئی۔ بہرحال مجھے
آپ کی حیرت انگیز صلاحیتوں کا علم بھی ہے اور سرداور نے آپ کے
متعلق بہت کچھ بتا دیا ہوا ہے اس لئے میں مزید حیرت ظاہر نہیں
کروں گا۔ البتہ آپ نے چونکہ یہ سوال پوچھا ہے اس لئے بتا دیتا ہوں
ورنہ شاید نہ بتاتا۔ جس فارمولے پر ہم کام کر رہے ہیں یہ عام

فارمولے سے ہٹ کر ہے اس میں نہ ٹاشانی استعمال ہو رہی ہے اور نہ ہی ایورگاڈرو۔ یہی اس کی خصوصیت ہے۔ ورنہ یہ تو عام میزائل بن جاتے۔ ٹاشانی استعمال ہوتی تو کم فاصلے کا میزائل بن جاتا اور اگر ایورگاڈرو استعمال ہوتی تو طویل فاصلے کا میزائل تیار ہو جاتا جبکہ ہمارے فارمولے میں کاشان استعمال ہو رہی ہے جو اس سے پہلے کسی میزائل میں استعمال نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ ہمارا یہ فارمولا عام میزائل فارمولے سے ہٹ کر ہے۔ اس کی رینج بھی اور اس کی پاور بھی سب کچھ علیحدہ ہے"...... ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"اگر اس فارمولے میں کاشان کی بجائے ٹاشانی استعمال کی جائے تو کیا فرق پڑے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"زمین آسمان کا فرق پڑ جائے گا عمران صاحب"...... ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"چلیں یہ بتا دیں کہ اگر کاشان استعمال ہونے والا میزائل کے لئے ٹاشانی استعمال ہونے والا میزائل شکن نظام تیار کیا جائے تو کیا وہ کام دے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"بظاہر تو اسے کام دینا چاہئے لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہو گا۔ کاشان والا میزائل ٹاشانی والے میزائل سے زیادہ تیز رفتار ہو گا اس لئے وہ کسی صورت ہٹ نہ ہو سکے گا"...... ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"اور اگر آپ کے میزائل کے مقابلے میں انٹی نظام ایورگاڈرو سے

استعمال کر کے تیار کیا جائے تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"پھر تو اس سے بھی بدتر نتیجہ نکلے گا کیونکہ ایورگاڈرو طویل فاصلے والے میزائل میں استعمال ہوتی ہے اور اس کی رفتار تو ٹاشانی سے بے پناہ تیز ہوتی ہے۔ ایسا نظام تو سو فیصد فیل ہو جائے گا لیکن آپ کیوں پوچھ رہیں"...... ڈاکٹر غوری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے لاشعور کی کافرستان کی میزائل فیکٹری میں ایس ایم ایم پر جو ریڈنگ لی گئی تھی اسے جب پڑھا گیا تو اسے ایورگاڈرو پڑھا گیا لیکن ڈاکٹر راجندر نے اسے ٹاشانی سمجھ لیا ہے اور اب وہ ٹاشانی پر ہی انٹی نظام تیار کر رہے ہیں میں نے یہ باتیں اس لئے پوچھی ہیں کہ اگر اس سے کوئی خطرہ ہو تو پھر اس کا سدباب کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر راجندر کو میں نے بھی ریڈ کیا ہے۔ وہ ٹاشانی کا ہی ماہر ہے۔ ایورگاڈرو پر اس کی زیادہ دسترس نہیں ہے اور کاشان کے بارے میں تو بہرحال وہ سرے سے ہی کچھ نہیں جانتا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ وہ چاہے ایورگاڈرو انٹی نظام بنائے چاہے ٹاشانی۔ دونوں صورتوں میں بہرحال ان کا یہ نظام عملی طور پر ناکام رہے گا"۔ ڈاکٹر غوری نے جواب دیا۔

"کیا آپ کنفرم ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سو فیصد"...... ڈاکٹر عوری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہو گی پھر باتیں کریں گے۔ خدا حافظ"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ یہ تمہاری خاص رحمت ہے پاکیشیا پر"۔ عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر سرداور کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ انہیں تفصیل کے ساتھ سب کچھ بتانے کے ساتھ ساتھ یہ خوشخبری بھی سنا دے اور پھر واقعی جب عمران نے انہیں پوری تفصیل بتائی تو سرداور نے بھی ڈاکٹر عوری کی بات کی تائید کر دی اور انہوں نے اس پر بے پناہ مسرت کا بھی اظہار کیا تو عمران نے ان کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جلدی سے ایک اور چیک تیار کر لو میں وصول کرنے کے لئے آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ۔ خیریت۔ کیا ہوا ہے جو آپ چیک کی بات کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت بڑا مشن مکمل کیا ہے میں نے۔ اتنا بڑا کہ میرے دماغ کی

چولیں نہ صرف ہل گئی ہیں بلکہ ابھی تک ہل رہی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا۔ وہ کون سا مشن تھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہی ڈاکٹر عوری والا مشن"...... عمران نے کہا۔

"اس کا چیک تو آپ وصول کر چکے ہیں کہیں واقعی آپ کے دماغ کی چولیں تو نہیں ہل گئیں جو آپ کی یادداشت ختم ہو گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے سر سلطان کے فون آنے سے لے کر اب تک کی فون پر ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ واقعی آپ نے تو کمال کر دیا ورنہ تو لامحالہ اس کافرستان کی لیبارٹری کو تباہ کرنا پڑ جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب تم خود بتاؤ کہ میں دوسرے چیک کا حقدار ہوں یا نہیں"۔ عمران نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے عمران صاحب۔ آپ نے سوائے زبانی جمع خرچ کے اور تو کچھ کیا ہی نہیں اور زبانی جمع خرچ پر اگر آپ کو چیک ملنا شروع ہو جائیں تو پھر تو پورے پاکیشیا کے خزانے ہی خالی ہو جائیں"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھو۔ اگر تم ٹیم بھیجتے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے تو ظاہر ہے بہت خرچہ ہوتا جو میرے اس زبانی جمع خرچ سے بہرحال بچ گیا ہے۔ چلو اس بچی ہوئی رقم کا چیک دے دو"...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"خرچہ کیسا۔ ٹیم کے ارکان تو باقاعدہ تنخواہیں لیتے ہیں اور ان کی تنخواہیں ظاہر ہے آپ کو نہیں دی جا سکتیں"..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں نے خواہ مخواہ دماغ سوزی کی۔ چلو میری دماغ سوزی کو چھوڑو کیونکہ غریب کا دماغ کیا اور دماغ سوزی کیا لیکن بہرحال ٹیلی فون کالز کا تو بل آئے گا۔ وہی دے دو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں یہ تو واقعی درست ہے۔ ٹھیک ہے سلیمان ہی فون کا بل ادا کرتا ہے اس سے میں خود ہی حساب کر لوں گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔ اس کا مطلب ہے کوئی امید بر نہیں آتی۔ کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ عمران نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"بر دکھاوے کے لئے اور صورت دیکھنے کے لئے آپ کو جولیا کے فلیٹ پر جانا ہو گا عمران صاحب"..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور عمران اس کے اس خوب صورت اور گہرے جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ایڈونچر کہانی

ڈیزرٹ کمانڈوز

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ڈیزرٹ کمانڈوز ____ خوفناک صحرا میں موجود یہودیوں کی اہم ترین لیبارٹری کے محافظ۔
- ڈیزرٹ کمانڈوز ____ جنہیں خاص طور پر علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔
- ڈیزرٹ کمانڈوز کا چیف ____ کرنل اباگر ____ جو چاہتا تھا کہ ایک بار عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے مقابل آجائے ____ اور جب اس کی خواہش پوری ہوئی تو ____؟
- ڈاکٹر درانی۔ پاکیشیا کا قابل فخر سائنسدان ____ جسے یہودیوں نے اغوا کر کے صحرا میں موجود اپنی لیبارٹری میں پہنچا دیا ____ کیوں۔ ____؟
- ڈیتھ آف فیوچر ____ ایک ایسا خوفناک ہتھیار جو اس لیبارٹری میں تیار کیا جا رہا تھا ____ اور جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس لیبارٹری کو تباہ کرنے نکلا تو ____؟
- وہ لمحہ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت طوفانی صحرا میں اس طرح پھنس گیا کہ زندگی بچانا ناممکن ہو گیا ____؟
- وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر کرنل اباگر قہر بن کر ٹوٹ پڑا۔
- ڈیزرٹ کمانڈوز اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ کہ ریت کے ذرے بھی خوف سے اپنی چمک کھو بیٹھے۔
- عمران جب اپنے ساتھیوں سمیت ڈیزرٹ کمانڈوز کے مقابلے پر آیا تو پھر ریت کے ٹیلوں پر ایک ایسی ہولناک ذہنی اور جسمانی جنگ کا آغاز ہو گیا جس کا انجام انتہائی عبرت ناک تھا ____؟
- وہ لمحہ جب اسرائیل کا صدر عمران کا نام سنتے ہی دہشت سے بیہوش ہو گیا ____ کیوں ____؟
- ڈیزرٹ کمانڈوز اور عمران کے درمیان ہونے والی اس خوفناک جنگ کا کیا انجام ہوا ____؟

کیا عمران ڈاکٹر درانی کو چھڑانے اور لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ____ یا اس کی اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ریت میں دفن ہو کر رہ گئیں ____؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن	اعصاب شکن سسپنس

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتی ہوئی سچوایشن

ایک یادگار ایڈونچر کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک حد دلچسپ اور قطعی منفرد کہانی

سیکرٹ ہارٹ

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

- سیکرٹ ہارٹ ۔ ایک ایسا منصوبہ جسے ایکریمیا اور اسرائیل نے مسلمانوں سے خفیہ رکھنے کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں۔ مگر ـــــ؟
- آفندی ـــ سیکرٹ سروس کے رکن نعمانی کا بہنوئی ۔ جس کے ہاتھ سیکرٹ ہارٹ کا منصوبہ لگ گیا اور ایکریمیا کی سپیشل ایجنسیاں اور یہودی آفندی کی جان کے دشمن بن گئے۔
- آفندی ـــ جسے رُوسیاہی ایجنٹ کے طور پر گرفتار کر لیا گیا اور اس نے اقرار جرم بھی کر لیا ـــ کیا آفندی واقعی رُوسیاہی ایجنٹ تھا؟
- آفندی ـــ جس کی گرفتاری کی اجازت پاکیشیا کے صدر نے ایکریمین حکام کو دے دی۔ مگر ایکسٹو نے صدر کا حکم منسوخ کر دیا۔ کیوں ؟
- آفندی ـــ جس سے سیکرٹ ہارٹ کا منصوبہ حاصل کرنے کے لئے ایکریمین حکام نے اس پر تشدد کی انتہا کر دی مگر آفندی نے انتہائی تشدد برداشت کر لینے کے باوجود زبان نہ کھولی ـــ کیوں ـــ؟
- نعمانی ـــ جو اپنے بہنوئی کو ایکریمین حکام کے قبضے سے برآمد کرنے کے لئے موت کے منہ میں کود پڑا۔ مگر شکست اس کا مقدر بن چکی تھی۔ کیا نعمانی واقعی موت کا شکار ہو گیا؟
- آفندی ـــ جسے منصوبے کی حفاظت کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جانوں کی حفاظت بھی کرنی پڑی۔ حیرت انگیز سچویشن۔
- راسکو ـــ ایکریمیا کی انتہائی خطرناک ایجنسی کا سپر ایجنٹ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں دعویٰ سے اُترا ـــ اور وہ اپنے دعویٰ میں اپنی حیرت انگیز کارکردگی کی بنا پر کامیاب بھی ہو گیا ـــ کیسے ـــ؟
- سیکرٹ ہارٹ جس لیبارٹری میں تکمیل پذیر ہو رہا تھا اُسے ہر لحاظ سے ناقابلِ تسخیر بنا دیا گیا اور عمران نے بھی اس میں داخلے کو ناممکن قرار دے دیا ـــ پھر ـــ؟
- عمران ـــ جس نے دعویٰ کیا کہ وہ ٹیلیفون کال کے ذریعے اس ناقابلِ تسخیر لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہے ـــ کیا عمران اپنے اس دعویٰ میں کامیاب رہا ـــ یا ـــ؟

بے پناہ تیز رفتار ایکشن
عروج پر پہنچا ہوا سسپنس

ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور زندگی کی کشمکش کا لمحہ بن گیا

قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

فلاسٹر پروجیکٹ (ڈبل سنچری نمبر)

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

● فلاسٹر پروجیکٹ ـــ جو آرک لینڈ میں مکمل کیا جارہا تھا۔ وہی آرک لینڈ جس کی سیکرٹ سروس کا سربراہ جم مارکر تھا۔

● فلاسٹر پروجیکٹ ـــ مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر کے یہودیوں اور حکومت اسرائیل کا ایک خفیہ مگر انتہائی خوفناک پروجیکٹ۔

● جم مارکر ـــ آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف جو اسرائیلی سیکرٹ سروس کو تربیت دے رہا تھا۔

● فلاسٹر پروجیکٹ ـــ جسے اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ جم مارکر سیکرٹ سروس کا چیف ہونے کے باوجود اس سے واقف نہ تھا۔

● فلاسٹر پروجیکٹ ـــ جس کی حفاظت کی ذمہ داری "مادام بلیک گروپ" کی ذمہ داری تھی۔

● مادام بلیک ـــ ایک ایسی عورت جو اس پروجیکٹ کی مدد سے پوری دنیا پر حکومت کرنے کی خواہشمند تھی۔

● فلاسٹر پروجیکٹ ـــ جس کی تلاش اور خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم براہ راست ایکسٹو (بلیک زیرو) کی سربراہی میں گئی۔

● فلاسٹر پروجیکٹ مشن۔ جس میں عمران کو شامل ہونے سے روک دیا گیا۔ کیوں؟

● فلاسٹر پروجیکٹ ـــ جس کے خاتمے کے لئے عمران ٹائیگر سمیت علیحدہ اپنے ذاتی خرچ پر آرک لینڈ پہنچ گیا۔

● جم مارکر ـــ جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو روکنے کے لئے پورے آرک لینڈ میں جگہ جگہ موت کے جال بچھا دیئے۔

● جم مارکر ـــ جس نے ایکسٹو (بلیک زیرو) کو پہلے ہی قدم پر گرفتار کر کے اپنے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی لاش غلیظ گٹر میں بہا دی

کیا ایکسٹو ختم ہو گیا ـــ ؟

● مادام بلیک ـــ جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو قدم قدم پر عبرت ناک شکست سے دوچار کر دیا۔

● عمران اور ٹائیگر جب آرک لینڈ پہنچے تو جم مارکر اور مادام بلیک پاکیشیا سیکرٹ سروس پر مکمل طور پر فتح حاصل کر چکے تھے ـــ پھر کیا ہوا ـــ ؟

● مادام بلیک ـــ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زخمی اور بے ہوش کر کے ان کے خاتمے کیلئے کمپیوٹرائزڈ فائٹنگ مشینیں بھیج دیں اور پھر فائٹنگ مشینوں نے ان پر واقعی قیامت توڑنی شروع کر دی۔

● کیا عمران، ٹائیگر، بلیک زیرو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس، جم مارکر اور مادام بلیک کا مقابلہ کر سکے ـــ یا ـــ ؟

● کیا عمران اور اس کے ساتھی فلاسٹر پروجیکٹ کا خاتمہ کر سکے یا خود موت کا شکار ہو گئے ـــ ؟ لمحہ بہ لمحہ بڑھنے والا سسپنس۔ موت کے قہقہوں میں ڈوبا ہوا خوفناک ایکشن، زندگی اور موت کے درمیان ہونے والی خوفناک کشمکش پر مبنی ایک ایسا شاہکار جو جاسوسی ادب کا ناقابل فراموش ایڈونچر کہلانے کا صحیح حقدار ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

تھرڈ فورس

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

تھرڈ فورس —— ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جس نے پاکیشیا میں ایک ایسی پلاننگ کی کہ عمران بھی اس کا آلہ کار بن کر رہ گیا۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ پلاننگ۔

تھرڈ فورس —— جس کی کامیاب پلاننگ کی وجہ سے سر رحمان جیسے شخص کو اخبارات میں معافی نامہ شائع کرانا پڑا —— کیوں —— ؟ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔

تھرڈ فورس —— جس سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاسٹریا کے مختلف شہروں میں انتہائی بے چارگی کے عالم میں مارے مارے پھرنا پڑا۔

تھرڈ فورس —— جس کے ہیڈکوارٹر اور سربراہ کو تلاش کرنے کے لئے عمران نے اپنی پوری ذہنی صلاحیتیں صرف کر دیں۔ مگر نتیجہ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ نکلا۔

تھرڈ فورس —— جس کا ہیڈکوارٹر اور سربراہ ایکسٹو سے بھی زیادہ خفیہ تھا جسے عمران جیسا شخص بھی تلاش نہ کر سکا۔

تھرڈ فورس —— جس کے ہیڈکوارٹر کی تلاش کے لئے عمران اور نعمانی میں شرط لگ گئی اور عمران کو نعمانی کے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑی۔

تھرڈ فورس —— جس کے ہیڈکوارٹر اور سربراہ کو نعمانی نے انتہائی آسانی سے ٹریس کر لیا —— کیسے —— ؟

تھرڈ فورس —— جس کا سربراہ جب نعمانی کی ذہانت کی وجہ سے سامنے آیا تو عمران بھی حیرت سے بت بن کر رہ گیا —— تھرڈ فورس کا سربراہ کون تھا —— ؟ انتہائی حیرت انگیز انکشاف۔

- کیا عمران تھرڈ فورس کے سربراہ سے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا —— یا —— ؟
- وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر چوہان نے شادی کرنے کا اعلان کر دیا اور ایکسٹو اور عمران باوجود کوشش کے اسے نہ روک سکے۔ کیوں —— ؟ کیا چوہان کی شادی ہو گئی —— ؟

ایکشن، سسپنس اور ذہنی صلاحیتوں کی مسلسل اور بھرپور جنگ۔

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا ہنگامہ خیز ایڈونچر۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ایک ہنگامہ خیز ایکشن کہانی

سارتو مشن

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

سارتو مشن ـــــ کافرستان کا ایک ایسا مشن جس کی کامیابی کے بعد وہ پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا سکتے تھے۔

سارتو مشن ـــــ جس کی حفاظت کی ذمہ داری پاور ایجنسی پر تھی ـــــ اور مادام ریکھا پاور ایجنسی کی چیف تھی۔

سارتو مشن ـــــ جس کے تحفظ کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا جال بُن دیا اور ـــــ ؟

سارتو مشن ـــــ جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار موت کی اندھی غاروں میں کودنے پر مجبور ہو گئے۔

سارتو مشن ـــــ ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر طرح سے مکمل طور ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا ـــــ کیا یہ لیبارٹری تسخیر ہو سکی یا ـــــ ؟

سارتو مشن ـــــ جس کو تباہ کرنا تو ایک طرف اس تک پہنچنے کے لئے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل اور لمحہ بہ لمحہ یقینی موت سے دیوانہ وار لڑنا پڑا۔

سارتو مشن ـــــ ویران اور بنجر پہاڑی سلسلوں میں قدم قدم پر بکھری ہوئی موت کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایسی جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

سارتو مشن ـــــ جس کو تباہ کرنے کے لئے جب تنویر اور دوسرے ممبرز آگے بڑھے تو مادام ریکھا نے انہیں گرفتار کر کے ان پر پٹرول چھڑک کر انہیں زندہ جلانے کا بھیانک منصوبہ بنایا ـــــ کیا تنویر اور اس کے ساتھی واقعی زندہ جلا دیئے گئے ـــــ ؟

- ریکھا کی پاور ایجنسی اور شاگل کی سیکرٹ سروس کے مقابلے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایسے دلیرانہ اقدامات کہ جرأت اور بہادری کے الفاظ بھی اپنے آپ پر فخر کرنے لگے۔
- کیا سارتو مشن کامیاب ہو گیا ـــــ یا عمران اور اس کے ساتھی اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ـــــ یا خود موت کی گہری غاروں میں اُتر جانے پر مجبور ہو گئے ـــــ ؟
- ہیلی کاپٹروں سے برسنے والی گولیاں ـــــ میزائل موں کی خوفناک بارش ـــــ موت کی اندھی چٹانوں پر ایسے جان لیوا مقابلے جن کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔
- مسلسل اور بے پناہ ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ایک یادگار کہانی۔

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان